رجوع کرنا کسے کہتے ہیں۔

باب نمبر1

رجوع کرنا کسے کہتے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے

باب نمبر2

رجوع اور یکسو کو سمجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ اوران کی ملت کو بطور نمونہ پیش کیا۔مختصر جائزہ قرآن پاک سے

باب نمبر3

ہر دور میں انسان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے زریعے ہی اللہ تعالیٰ کو مظبوطی سے پکڑ سکتا ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے۔

باب نمبر 1

رجوع کرنا کسے کہتے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے۔

توبہ کرنا اور رجوع کرنا یعنی اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنا۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا۔جولوگ دنیا میں توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے رجوع کرتے ہیں۔یعنی قرآن پاک سے رجوع کرتے ہیں۔وہ اللہ تعالیٰ کی طرف واپس لوٹ آتے ہیں۔دوسری قسم کا وہ لوٹنا ہے جو انسان مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف واپس چلا جاتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ جاتا ہے۔کیونکہ دنیا میں انسان کو اختیار دیا گیا ہے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ سے
رجوع کرے یا کسی اور سے۔مگر مرتے ہی انسان سے اللہ تعالیٰ یہ اختیار چھین لیتا ہے۔اب کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے پاس نہیں جا سکتا۔وہ چاہتے ہوئے اور نہ چاہتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہی جائیگا۔

رسول ﷺ سمیت تمام رسول اللہ تعالیٰ سے رجوع رہتے تھے۔اور یکسو تھے۔ یعنی ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔اور ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے تھے۔اور اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں زندگی بسر کرتے تھے۔اور یہ طریقہ ایمان والوں کا بھی ہوتا ہے۔اس طریقے کو سکھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کا انتخاب کیا۔اسی طریقے پر تمام رسول تھے اور رسول ﷺ بھی اسی طریقے پر تھے۔اور قیامت تک آنے والے لوگوں کو قرآن پاک کے زریعے یہی سکھایا گیا ہے۔اور ایسے لوگوں کو ہی ابراہیم کا پیروکار کہا جاتا ہے۔جو بھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ رہنمائی کے لیے کسی اور طرف رجوع کرتا ہے۔تو وہ مشرک بن جاتا ہے۔۔وہ ابراہیمؑ کا پیروکار نہیں ہے۔

رسول ﷺ نے یہی بات لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پیغام کے زریعے سکھائی۔کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو۔اور یہ بات بھی سکھائی کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے پاس ہی جانا ہے۔لہذا اللہ تعالیٰ سے رجوع کرو۔آج ہم اسی موضوع پر ڈسکس کریں گے۔۔۔

رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو۔اور اطاعت کرلو۔اس بہترین کتاب کی۔جو تمھارے رب کی طرف سے تمھاری طرف نازل کی گئی ہے۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اور تمھیں پتہ بھی نہ چلے۔

سورہ زمر آیات 54 تا 55 پارہ 24

اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو۔اور اُس کی فرمابرداری کرلو۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اور تمھیں کہیں سے مدد نہ مل سکے۔اور اطاعت کرلو اس بہترین کتاب کی۔جو تمھارے رب کی طرف سے تمھاری طرف نازل کی گئی ہے۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اور تمھیں پتہ بھی نہ چلے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ فرمارہے ہیں ۔اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو۔اور اُس کی فرمابرداری کرلو۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اور تمھیں کہیں سے مدد نہ مل سکے۔اور اطاعت کرلو اس بہترین کتاب کی۔جو تمھارے رب کی طرف سے تمھاری طرف نازل کی گئی ہے۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اور تمھیں پتہ بھی نہ چلے۔

خواتین وحضرات

رسول ﷺ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا ہے۔قرآن پاک کی طرف بلایا ہے۔اور کسی چیز کا نام نہیں لیا ہے۔اور فرقہ پرست کس طرف بلاتے ہیں۔

اس آیت میں رسول ﷺ ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلا رہے ہیں۔

آئیں ان آیات کو تفصیل سے دیکھتے ہیں

سورہ زمر۔آیات 53 تا 62۔پارہ 24

آپ ﷺ کہہ دو! اے میرے بندوں یعنی غلاموں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کرلو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آچکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا۔جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔لہذا رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہمیں سناتے ہیں۔اے میرے غلاموں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کر لو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیز گاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔

ان کے جواب میں پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آچکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا یعنی فرقہ پرستوں میں سے تھا۔جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیز گاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے کا مطلب ہے قرآن پاک سے رجوع کرنا۔اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا مطلب ہے قرآن پاک کی فرمانبرداری کرنا۔قیامت والے دن کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے منہ کالے ہوں گے۔کیونکہ وہ اپنے فرقے کی دی ہوئی کتابوں سے رجوع کرتے ہیں۔اور ان کے سات سات سال کورس کرتے ہیں۔

ہمارے باپ ابراہیمؑ نے ہمارے درمیان رہنمائی حاصل کرنے کے لیے یہ فارمولہ دیا ہے۔کہ لوگ اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں۔یاد رہے کہ وہ ہمارے امام ہیں۔

کیا ہم اپنے امام کے بتائے ہوئے فارمولے پر عمل کرتے ہیں۔یا نام نہاد اماموں کے دیے ہوئے فارمولوں پر عمل کرتے ہیں۔
یاد رہے کہ مدرسوں میں دیے ہوئے فارمولے ان نام نہاد اماموں کے ہی ہیں۔جن سے فرقے وجود میں آئے ہیں۔

سورہ ذخرف۔آیت 26 تا 28۔پارہ نمبر 25

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ جن کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تا کہ وہ اُس کی طرف رجوع کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل دکھایا گیا ہے۔اور وہ قیامت تک آنے والے لوگوں میں صرف ایک بات کو چھوڑ گیا ہے۔کہ جن کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تا کہ لوگ اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں۔

خواتین وحضرات!

اس بات کو نوٹ کریں یعنی اس کلمے کو نوٹ کریں۔کہ جن کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی میری رہنمائی کرے گا۔یعنی وہی میری ہدایت کرے گا۔

اور قیامت تک آنے والے لوگوں میں جو اس بات کی اطاعت کرنے والے لوگ ہوں گے۔وہ ابراہیمؑ کے طرز عمل کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے والے ہوں گے۔ہمارا رابطہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے کیونکہ یہ ہماری ہدایت ہے۔لہٰذا ہمیں اس سے رجوع کرنا چاہیے۔یاد رہے کہ یہی نبی ﷺ کا طرز عمل بھی تھا۔کہ وہ بھی قرآن پاک کی اطاعت کرنے ولے تھے۔اور اللہ تعالیٰ سے رجوع رہتے تھے۔

سورہ البقرہ 124 کا پہلا حصہ پارہ 1

اور جب ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے کچھ باتوں میں آزمایا۔اور انہوں نے اسے پورا کر کے دیا۔تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تم کو سب لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ جب ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے چند باتوں میں آزمایا۔ اور انہوں نے اسے پورا کر کے دکھایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تم کو سب لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارا امام حضرت ابراہیمؑ کو بنایا۔ یعنی ہمارے امام ابراہیمؑ ہیں۔ یعنی ہمارے پیشوا ابراہیمؑ ہیں۔۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ ان میں یہ بات دو دفعہ آئی ہے۔ یعنی یہ سوال دو دفعہ آیا ہے۔ پہلی دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔
بیشک تمہارے لیے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ اور دوسری دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔
بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔ اس آیات میں قیامت تک آنے والوں کو اسوہ حسنہ کے بارے میں مکمل جواب دیا گیا ہے۔۔۔

ابراہیم علیہ السلام کے اسوہ حسنہ میں یہ پوائنٹ سرفہرست ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ سے رجوع رہیں

سورہ الممتحنہ۔ آیت 4 تا 6۔ پارہ نمبر 28

بیشک آپ ﷺ لیے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہہ دیا کہ بیشک ہم تم سے اور ان سے جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا غلامی کرتے ہو بیزار ہیں۔ ہم نے تمہارا انکار کر دیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کیلئے دشمنی اور بغض ظاہر ہو گیا ہے۔ جب تک کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لے آؤ۔ جو ایک ہے۔ مگر ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں آپ کیلئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگوں گا۔ اور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے لیے کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے رب ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنا اور ہمارے رب ہمیں معاف کر دے بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔ بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرز عمل کو کھول کھول کر بیان کیا گیا ہے اور نبی ﷺ اور قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے ان لوگوں کے طرز عمل میں بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے جو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کریں اور اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے امیدوار ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرز عمل میں ہمارے لیے اور نبی کریمؐ کیلئے بہترین نمونہ ہے۔ آئیں ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرز عمل کو دیکھتے ہیں ان کا طرز عمل یہ تھا کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کی غلامی کرتے ہو ہم تم سے اور ان سے بیزار ہیں۔ ہماری اور تمہاری دشمنی کی یہی وجہ ہے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔ اور ابراہیمؑ نے اپنے والد سے کہا کہ میرے پاس کوئی اختیار نہیں البتہ میں اللہ تعالیٰ سے آپ کی بخشش کی دعا کروں گا۔ اے اللہ ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں اور ہمیں تمہاری طرف ہی لوٹنا ہے اور ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنانا اور ہمارے رب ہمیں معاف کر دے۔

خواتین وحضرات

ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کا طرز عمل یہ تھا۔ یعنی اسوہ حسنہ یہ تھا۔ کہ وہ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے تھے۔ اسی پر بھروسہ کرتے تھے۔ اور اسی سے رجوع رہتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانے کا مکمل یقین تھا۔ یہ اسوہ حسنہ یعنی طرز عمل نبیؐ کا بھی تھا اور اللہ تعالیٰ ہم سے اس اسوہ حسنہ یعنی طرز عمل کے نمونے کی ڈیمانڈ کرتا ہے کیا ہم اس طرز عمل سے واقف ہیں۔ یا ہم اس طرز عمل سے پھر چکے ہیں۔ یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔ یاد رہے کہ فرقہ پرست اس طرز عمل سے پھر چکے ہیں۔ یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔ اور وہ اپنے نام نہاد مفسروں کے بتائے ہوئے طریقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرز عمل یعنی اسوہ حسنہ کو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ مِلتِ ابراہیمی کے نام سے پکارتا ہے۔ یعنی ابراہیم کی ملت۔ یعنی ابراہیم کے ساتھی۔ ابراہیم کی قوم یا گروہ۔ یعنی ابراہیمؑ کے ساتھی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں یہ بات دو دفعہ آئی ہے۔ بیشک تمہارے لیے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ اور دوسری دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔ بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔ اس سوال نامے میں قیامت تک آنے والوں کو مکمل جواب دیا گیا ہے۔ یعنی ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے اسوہ

حسنہ کو بیان کیا گیا ہے۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو اس سے پھر جائے۔یعنی مرتد ہو جائے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔یعنی تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں ہے۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان آیات میں رسول ﷺ اور ایمان لانے والے یعنی صحابہ کرام نے ابراہیم کی اطاعت کی۔۔۔۔

سورہ آل عمران۔آیات 67 تا 68۔پارہ 3

ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے بلکہ وہ تو یکسو فرمابردار تھے یعنی مسلم تھے۔اور وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھے۔بے شک سب لوگوں سے قریب ترا براہیمؑ سے وہ لوگ ہیں۔جنہوں نے اس کی اطاعت کی اور یہ نبی ﷺ اور جو لوگ ایمان لائے۔اللہ تعالیٰ مومنوں کا ولی ہے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی وضاحت کر رہے ہیں۔کہ وہ نہ یہودی تھے نہ عیسائی تھے۔بلکہ وہ تو یکسو یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والا یعنی ایک اللہ تعالیٰ کا ہو گیا تھا۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والا تھا۔اور اللہ تعالیٰ کا فرمابردار تھا یعنی مسلم تھا۔اور وہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا۔ابراہیمؑ سے تعلق رکھنے کا حق ان کو پہنچتا ہے۔جنہوں نے اُس کی اطاعت کی۔اب یہ نبی ﷺ اور اس کے ماننے والے اس نسبت کے حق دار ہیں اللہ تعالیٰ صرف اس کا ولی ہے جو مومن ہیں یعنی جو اللہ کی آیات کو سچ مانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔بے شک ابراہیمؑ سے قریب تر وہ لوگ ہیں۔جنہوں نے اس کی اطاعت کی اور یہ نبی ﷺ اور جو لوگ ایمان لائے۔یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بات مان لیں گے۔اور اللہ تعالیٰ ماننے والوں کا ولی ہے۔یعنی دوست ہے۔

خواتین وحضرآت!

رسول ﷺ تو ابراہیمؑ کی اطاعت کرنے والے تھے۔کیا ہم لوگ بھی ابراہیمؑ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اگر ہم ابراہیم کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔تو ہم ایمان والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ہمارا بھی ولی ہوگا۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو وحی بھیجی کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کریں۔

سورہ نحل۔آیت 123۔پارہ 14

پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔جو یکسو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے حکم بھیجا کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں ان کا طریقہ یہ تھا کہ صرف اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہتے تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جو آیت پیش کر رہی ہوں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت پر ہیں۔اور یہ سیدھے راستے کی ہدایت ہے۔یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم ہے۔

سورہ انعام آیت 161 پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دو۔بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے۔ابراہیم کی ملت جو یکسو تھے یعنی ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے۔یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم پر ہوں۔جو بالکل ٹھیک

دین ہے۔ابراہیمؑ نے سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کر لیا تھا۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والے تھے۔وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔

خواتین وحضرآت!

آئیں اس آیت کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ انعام آیات 161 تا 164 پارہ 8

کہہ دو بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔ابراہیم کی ملت جو یکسو تھے۔اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔جو تمام جہانوں کا رب ہے۔اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔اور میں سب سے پہلے خود فرمابردار ہوں یعنی مسلم ہوں۔آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں۔حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔اور جو انسان عمل کرتا ہے تو اسی کے ذمے ہے۔اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔پھر تم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔پھر وہ تمھیں بتا دے گا۔جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرمارہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم پر ہوں۔جو بالکل ٹھیک دین ہے۔ابراہیمؑ نے سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کر لیا تھا۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع کر رہنے والے تھے۔وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔

اس قرآن پاک میں ابراہیمؑ کی ملت کا طریقہ موجود ہے۔جس کی اطاعت رسول ﷺ اور ایمان والے کرتے ہیں۔یہ صراطِ مستقیم ہے۔جو رسول ﷺ کا ہے۔اور رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔یعنی مسلم تھے۔

جو انہوں نے ہمیں قرآن پاک کے زریعے سکھایا۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں۔حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔اور انسان جو عمل کرتا ہے تو اسی کے ذمے ہے۔اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔پھر تمھیں اپنے رب کی طرف جانا ہے۔پھر وہ تمھیں بتا دے گا۔جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

جو لوگ بھی رسول ﷺ کے لائے دین یعنی ابراہیم کی ملتؑ کے طریقے میں اختلاف کریں گے۔اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ان کو سب بتا دے گا۔جو وہ کرتے تھے۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔اس میں اھدِ نا الصراط المستقیم کا مکمل جواب ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی اُمت کو منتخب کر لیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔یعنی صراط مستقیم کی ہدایت پر تھے۔پھر اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کی طرف وحی کی۔کہ ابراہیم کے ملت کی اطاعت کریں۔

سورہ نحل۔آیات 120 تا 123۔پارہ 14

بے شک ابراہیمؑ کی امت اللہ تعالیٰ کی فرمابردار اور یکسو تھی۔اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی۔اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر گزار تھی۔اللہ تعالیٰ نے اسے منتخب کر لیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔اور ہم نے دنیا میں ان لوگوں کو بھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیم کے ملت کی اطاعت کریں۔جو یک سو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے حکم بھیجا کہ ابراہیمؑ کی امت کی اطاعت کریں ان کا طریقہ یہ تھا کہ یکسو تھے یعنی صرف اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والے تھے۔اور مشرکوں میں سے نہ تھے ابراہیمؑ کی امت اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھی۔اور سب کو چھوڑ کر

ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکرادا کرنے والے تھے۔اللہ تعالیٰ نے ان کو چن لیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔اور دنیا میں ان کو بھلائی دی اور بے شک وہ آخرت میں بھی صالح لوگوں میں سے ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اس اسوہ حسنہ کے طریقے کی اطاعت کا نبی کریم ؐ کو حکم دیا گیا ان آیات کو غور سے پڑھیں یہ نبی کریم ؐ کا اسوہ حسنہ تھا طرز عمل تھا۔کیا یہ ہمارا بھی طرز عمل ہے۔کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔یا ہم فرقہ پرستوں کی اطاعت کرر ہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ عذاب اس لیے بھیجتے ہیں۔تا کہ لوگ اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں۔۔۔

سورہ ذخرف آیات 44 تا50 پارہ25

اور بے شک یہ قرآن آپ ﷺ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے۔اور آپ سے جلد ہی پوچھا جائے گا۔اور آپ سے پہلے آنے والے رسولوں سے بھی پوچھا جائے گا۔کہ کیا ہم نے رحمان کے سوا کوئی اور معبود بنائے تھے کہ ان کی غلامی کی جائے۔اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی آیات سمیت فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا۔اس نے کہا۔کہ میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔یعنی پیغام پہنچانے والا ہوں۔پھر جب وہ انکے پاس ہمارے معجزات کے ساتھ آئے۔تو وہ ان پر ہنسنے لگے۔اور ہم ان کو ایک سے بڑھ کر ایک معجزہ دکھاتے رہے۔اور ہم نے ان کو عذاب میں پکڑا۔تا کہ وہ رجوع کریں۔وہ کہنے لگے۔اے جادوگر اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کرو۔جو اس نے تم سے وعدہ کرر کھا ہے۔تو بیشک ہم ضرور ہدایت پانے والے ہیں۔پھر جب بھی ہم ان پر سے عذاب ہٹا دیتے۔تو اپنے وعدے کو توڑ دیتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائیگا۔یعنی رسول ﷺ اور ان کی قوم سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائیگا۔اور آپ سے پہلے آنے والے رسولوں سے بھی پوچھا جائے گا۔کہ کیا ہم نے رحمان کے سوا کوئی اور معبود بنائے تھے کہ ان کی غلامی کی جائے۔لوگوں کا رویہ موسیٰ ؑ کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب میں اس لیے مبتلا کرتے تھے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔مگر اُن کی حالت یہ تھی۔اے جادوگر اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کرو۔جو اس نے تم سے وعدہ کرر کھا ہے۔تو بیشک ہم ہدایت پانے والے ہیں۔پھر جب بھی ہم ان پر سے عذاب ہٹا دیتے۔تو اپنے وعدے کو توڑ دیتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ان کو مختلف عذاب میں اس لیے مبتلا کرتے تھے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔اور ہدایت یعنی تورات کی اطاعت کریں۔اور وہ لوگ وعدہ بھی کرتے۔مگر عذاب جب ان پر سے ٹل جاتا۔تو وہ اپنے وعدے سے پھر جاتے۔اور تورات کی طرف نہ آتے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کرتے۔

خواتین وحضرات!

آئیں حضرت موسیٰ ؑ کا خطاب دیکھتے ہیں۔وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی بھلائی لکھ دے۔بے شک ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔

سورہ اعراف آیت 156 پارہ 9

اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی بھلائی لکھ دے۔بے شک ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے کہا۔کہ میں اپنا عذاب جس کو چاہتا ہوں۔اس کو پہنچاتا ہوں۔اور میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔میں بھلائی کو اس کے لیے لکھ دوں گا۔جو پرہیز گاری کرتے ہیں۔اور زکواۃ دیتے ہیں۔اور وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت موسیٰ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں۔پہلے موسیٰ کی دعا دیکھتے ہیں۔اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی بھلائی لکھ دے۔بے شک ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتے ہیں۔کہ میں اپنا عذاب جس کو چاہتا ہوں۔اس کو پہنچاتا ہوں۔اور میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔میں بھلائی کو اس کے لیے لکھ دوں گا۔جو پرہیز گاری کرتے ہیں۔اور زکواۃ دیتے ہیں۔اور وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

بیشک ہم تو اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں اور بیشک اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

سورہ البقرہ۔آیات 153 تا 157۔ پارہ نمبر 2

اے لوگو جو ایمان لائے ہو صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں یعنی قرآن پاک کے لیے قتل کیے جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے اور ہم تمہیں ضرور خوف بھوک مال اور جان اور پھلوں کے نقصان سے آزمائیں گے۔ وہ لوگ جنہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ بیشک ہم تو اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں اور بیشک اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتے ہیں اور صرف یہی ہدایت پانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا یعنی اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والوں صبر اور نماز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کی خاطر قتل کیے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ایسے ہی ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ آزماتے ہیں اور انہیں جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ بیشک ہم تو اسی اللہ تعالیٰ کے ہیں اور بیشک اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ایسے ہی ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ درود یعنی رحمتیں بھیجتے ہیں اور صرف یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والوں کیلئے خوشخبری ہے۔ کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو عقلمند ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا فرقوں کی بندگی طاغوت کی بندگی ہے۔

سورہ زمر۔آیات 11 تا 20۔ پارہ نمبر 23

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کیلیئے دین کو خالص رکھتے ہوئے صرف اُس کی بندگی یعنی غلامی کروں۔ اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں خود فرمابردار بنوں۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تو دین کو خالص رکھتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں گا تم اس کے سوا جس کی چاہو غلامی کرو۔ آپ کہہ دیجئے کہ نقصان میں تو وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیا سنو یہ بہت واضح نقصان ہے۔ ان کے اوپر بھی آگ کے بادل ہونگے اور نیچے بھی آگ کے بادل ہونگے۔ یہ وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو ڈراتا ہے۔ اے میرے بندوں یعنی غلاموں تم مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ اور جو لوگ طاغوت کی بندگی یعنی غلامی سے بچتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے رجوع رہے۔ انہی کیلئے خوشخبری ہے۔ میرے بندوں یعنی غلاموں کو خوشخبری سنا دیجئے جو کلام الٰہی کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی اعلیٰ باتوں کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو عقلمند ہیں۔ پھر کیا جس پر عذاب سچا ثابت ہو جائے۔ پھر کیا آپ ﷺ اُسے آگ سے نکال سکتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے۔ ان کے لیے ایسے بالاخانے ہیں جن کے اوپر منزلیں بنی ہوئی ہیں۔ ان کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ کے دین کے بارے میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنیوالے لوگوں کے نام ہے۔ ان آیات میں نبی کریمؐ اپنا طرز عمل بتا رہے ہیں۔ ان آیات کو غور سے بار بار پڑھیں ان میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کا حکم ہے جو صرف قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ طاغوت اس چیز کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کسی اور کی بندگی یعنی غلامی کی جائے چاہے وہ فرقے ہوں بت ہوں یا لوگ ہوں۔ یا نام نہاد مفسر ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والوں کیلئے خوشخبری ہے۔ کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو عقلمند ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا فرقوں کی بندگی طاغوت کی بندگی ہے۔

ہم پر جو عذاب آتے ہیں۔۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے رجوع کر لیں۔

سورہ السجدہ آیات 20 تا 24 پارہ 21

ہم انہیں (قیامت کے) بڑے عذاب سے پہلے ہلکے عذاب کا مزا بھی ضرور چکھائیں گے تا کہ وہ رجوع کریں۔ اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا۔ جسے اس کے پروردگار کی آیات سے نصیحت کی جائے۔ پھر وہ اس سے منہ موڑ لے۔ ہم یقیناً ایسے مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے۔ اور بیشک ہم نے

موسیٰ کو کتاب دی تھی۔ لہٰذا آپ کو اس کتاب کے ملنے میں شک میں نہ رہنا چاہیے۔ یہ کتاب بنی اسرائیل کے لیے ہدایت تھی۔ جب انہوں نے صبر کیا تو ہم نے ان میں سے کئی پیشوا بنا دیئے۔ جو ہمارے حکم سے ان کو ہدایت کرتے تھے اور وہ ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ ہم انہیں (قیامت کے) بڑے عذاب سے پہلے ہلکے عذاب کا مزا بھی ضرور چکھائیں گے تاکہ وہ رجوع کریں۔ اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا۔ جسے اس کے پروردِگار کی آیات سے نصیحت کی جائے۔ پھر وہ اس سے منہ موڑ لے۔ ہم یقیناً ایسے مجرموں سے ا

نتقام لے کر رہیں گے ۔ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی۔ لہٰذا آپ کو اس کتاب کے ملنے میں شک میں نہ رہنا چاہیے۔ یہ کتاب بنی اسرائیل کے لیے ہدایت تھی۔ جب انہوں نے صبر کیا تو ہم نے ان میں سے کئی پیشوا بنا دیئے۔ جو ہمارے حکم سے ان کو ہدایت کرتے تھے اور وہ ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے۔ آئیں ان آیات کو ذرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

دنیا میں عذاب کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں۔

سورہ سجدہ آیات 18 تا 22 پارہ 21

تو کیا جو مومن ہے۔ وہ اُس کے برابر ہے ۔ جو نافرمان ہے۔ وہ برابر نہیں ہو سکتے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ ان کے لیے جنتیں ہیں۔ یہ ان کے اعمال کے بدلے میں مہمان نوازی ہوگی۔ اور جو لوگ نافرمان ہیں۔ ان کے رہنے کی جگہ جہنم ہے۔ جب وہ اس سے نکلنا چاہیں گے ۔ وہ دوبارہ لوٹا دیے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا۔ کہ عذاب کا مزہ چکھو۔ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ اور ہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے دنیا میں چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائیں گے تاکہ وہ رجوع کریں ۔ اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جس کو اُس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے۔ اور وہ اُن سے منہ پھیر لے۔ بے شک ہم مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں اور ایمان والوں کا مقابلہ کروایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ وہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ ان کے عمل صالح ہیں۔ ان کے لیے جنتیں ہیں۔ یہ ان کے اعمال کے بدلے میں مہمان نوازی ہوگی۔ اور جو ظالم ہیں یعنی نافرمان ہیں یعنی فرقہ پرست ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں۔ ان کے رہنے کی جگہ جہنم ہے۔ جب وہ اس سے نکلنا چاہیں گے ۔ وہ دوبارہ لوٹا دیے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا۔ کہ عذاب کا مزہ چکھو۔ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ اور ہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے دنیا میں چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائیں گے تاکہ وہ رجوع کریں ۔ اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جس کو اُس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے۔ اور وہ اُن سے منہ پھیر لے۔ بے شک ہم مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم پر دنیاوی عذاب اس لیے بھیجتے ہیں۔ تاکہ ہم اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں

سورہ روم آیات 40 تا 45 پارہ !2

اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا کیا۔ پھر تم کو روزی دی۔ پھر تم کو موت دے گا۔ پھر وہ زندہ کریگا۔ تو کیا تم جن کو اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہراتے ہو ان میں سے کوئی بھی ایسا ہے ۔ جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ اور اس سے برتر ہے۔ جو وہ شریک بناتے ہیں۔ خشکی اور سمندر میں فساد برپا ہو گیا ہے۔ اُن لوگوں کے ہاتھوں نے جو کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھا دے۔ تاکہ وہ رجوع کریں۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ زمین میں سیر کرو۔ پھر دیکھو۔ کہ کیا انجام ہوا اُن کا جو پہلے گزر چکے ہیں۔ ان میں سے اکثر مشرک تھے۔ اپنا رخ سید ھادین کی طرف رکھیے اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہٹایا نہیں جائے گا اس دن لوگ الگ الگ ہو جائیں گے اور جس نے کفر کیا ہوگا تو اس کے کفر کا نقصان اسی کو ہوگا اور جس نے صالح عمل کیے تو ایسے لوگ اپنے لیے ہی تیاری کر رہے ہیں تاکہ وہ بدلہ دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے۔ ان پر فضل کرے گا بیشک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مشرکوں سے یعنی فرقہ پرستوں سے بات چیت کر رہے ہیں۔ ان سے شرک کی وجہ پوچھ رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ تو وہ ہے۔ جس نے تمھیں پیدا کیا ہے۔ پھر تم کو روزی دی۔ پھر تم کو موت دیگا۔ پھر تم کو زندہ کریگا۔ تو کیا تم جن کو اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہراتے ہو ان میں سے کوئی بھی ایسا ہے۔ جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ اور اس سے برتر ہے۔ جو وہ شریک بناتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ جو کچھ ان مشرکوں نے یعنی فرقہ پرستوں نے جو کچھ کیا

ہے۔اس کی وجہ سے خشکی اور سمندر میں فساد برپا ہو گیا ہے۔اُن لوگوں کے ہاتھوں نے جو کیا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھا دے۔تا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں۔پھر آپ ﷺ ان مشرکوں سے کہتے ہیں۔کہ زمین میں سیر کرو۔پھر دیکھو۔کہ کیا انجام ہوا اُن کا جو پہلے گزر چکے ہیں۔

پھر رسول ﷺ ان آیات میں شرک سے پاک دین سکھا رہے ہیں ۔کہ آپ اپنا رخ سیدھا دین کی طرف رکھیے کہ اس سے پہلے کہ قیامت آجائے لوگ اس دن الگ الگ ہو جائیں گے۔

جنہوں نے کفر کیا ہو گا یعنی فرقے بنائے ہوں گے۔تو اس کے کفر کا نقصان اسی کو ہے اور جس نے قرآن پاک کی روشنی میں صالح عمل کیے ہونگے تو ایسے ہی لوگ اپنے لیے تیاری کر رہے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بدلہ دے جو ایمان لائے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانا اور ان کی اطاعت کی۔ان پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا بے شک وہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات

اگر لوگ اپنے باپ دادا کے راستے چھوڑ کر توبہ کر کے قرآن پاک کی باتوں پر عمل کرنے لگ جائے اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑ کر ایک امت بن جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دے گا۔کیونکہ اُس نے اللہ تعالیٰ سے رجوع کر لیا ہے۔آئیں آیات دیکھتے ہیں۔

سورہ فرقان۔آیات 70 تا 73۔پارہ نمبر 19

مگر جو کوئی توبہ کر چکا ہوا اور ایمان لا کر عمل صالح کرنے لگا ہوا یسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا غفور رحیم ہے۔اور جو کوئی توبہ کر کے صالح اعمال کرتا ہے۔بیشک وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹ آتا ہے جیسا کہ پلٹنا چاہیے ۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔جیسا کہ رجوع کرنا ہوتا ہے۔جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور جب کسی بیہودہ پر ان کا گذر ہو جائے تو وقار سے گزر جاتے ہیں جنہیں ان کے رب کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے۔تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں گر پڑتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے بات کر رہے ہیں۔جو توبہ کرنے والے ہیں۔یعنی ہر قسم کی فرقہ پرستی سے توبہ کر کے ایمان لے آئیں۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا۔

اللہ تعالیٰ ان سے کہہ رہے ہیں کہ ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا غفور رحیم ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں۔جو توبہ کر لیتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف واپس آجاتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹ آتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ سے قرآن پاک کے ذریعے رجوع کر لیتے ہیں۔ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

جو کوئی توبہ کر چکا ہوا اور ایمان لا کر عمل صالح کرنے لگا ہوا یسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا غفور رحیم ہے۔اور جو کوئی توبہ کر کے صالح اعمال کرتا ہے۔بیشک وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹ آتا ہے جیسا کہ پلٹنا چاہیے ۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔جیسا کہ رجوع کرنا ہوتا ہے۔جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور جب کسی بیہودہ پر ان کا گذر ہو جائے تو وقار سے گزر جاتے ہیں جنہیں ان کے رب کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے۔

تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں گر پڑتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کو اندھوں اور بہروں سے کتنی نفرت ہے یعنی وہ لوگ جو آنکھیں رکھتے ہوئے اندھوں کی طرح رویہ رکھتے ہوں کان ہوتے ہوئے بھی بہروں کی طرح ہوں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن کی نصیحت پر اندھے بہرے کی طرح عمل نہیں کرنا بلکہ اس میں غور کرنا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا تقاضا ہے۔

خواتین وحضرات!

جیسا کہ نام نہاد مفسروں نے ادھوری آیات سے لوگوں کو بے وقوف بنایا۔اور فرقہ پرست اندھوں اور بہروں کی طرح ان پر گر پڑے۔جس کے لیے میں مثال دینا چاہوں گی ۔کہ رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں لوگوں کو کفر یعنی فرقہ پرستی پر لگا دیا گیا۔اور لوگوں کو قرآن پاک میں غور کرنے سے دور کر دیا گیا۔یعنی قرآن پاک سے روک دیا گیا۔اور فرقہ پرست اندھوں اور بہروں کی طرح ان پر گر پڑے۔اور فرقہ پرست لوگوں کے خون کے پیاسے ہو چکے ہیں۔فرقہ پرست خود کو نیک اور دوسروں کو گناہ گار سمجھتے ہیں۔وہ

دوسوں کو مار کر سمجھتے ہیں۔کہ ان کو جہنم میں بھیج دیا ہے۔اور اگر ہم مرگئے تو جنت میں جائیں گے۔یاد رکھیں کسی فرقہ پرست کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔کیونکہ انہوں نے قرآن پاک کی سچائی میں اختلاف کیا ہے۔تمام فرقہ پرستوں کو جہنم کی آگ پر صبر کرنا پڑے گا۔کیونکہ انہوں نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے دشمنی کی ہے۔

اس قرآن میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے

سورہ انبیاء آیات 105 تا 109 پارہ 17

اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔کہ زمین کے وارث ہمارے صالح بندے یعنی غلام ہوں گے۔بے شک اس قرآن میں بندگی یعنی غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے

پیغام ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔یعنی مسلم بنتے ہو پھر اگر وہ پھر جائیں۔تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں پہلے اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔پھر رسول ﷺ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔بے شک اس قرآن میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔پھر اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔آپ ﷺ فرماتے ہیں۔کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔پھر تم کیا اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہو۔پھر اگر وہ پھر جائیں۔یعنی مرتد ہو جائیں۔تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔رسول ﷺ نے قرآن پاک کے زریعے ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا پیغام دیا۔پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں۔تمھارا ایک ہی معبود ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ۔یعنی ایک زات ہی ایسی ہے جس کی غلامی کی جاسکتی ہے۔پھر تم کیا اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہو۔یعنی مسلم بنتے ہو۔پھر اگر وہ پھر جائیں۔تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے سب لوگوں کو برابر بتا دیا ہے۔

خواتین وحضرات۔

اسی لیے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔یعنی قیامت تک آنے والے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔رسول ﷺ ایک ایک انسان کے لیے رحمت بن کر آئے ہیں۔اب اگر کوئی ان کے لائے ہوئے پیغام کو قبول نہیں کرتا۔اور صالح عمل نہیں کرتا۔ تو وہ ان کی رحمت سے محروم رہ جائیگا۔یعنی کوئی ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی قبول نہیں کرتا۔تو وہ اس رحمت سے محروم رہ جائے گا۔

ابراہیم علیہ السلام نے بڑے بت کے سواسب بت توڑ دیے۔تاکہ وہ اس سے رجوع کریں

سورہ انبیاء آیت 48 تا 70 پارہ 17

اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی روشنی دی تھی۔جو پرہیزگاروں کے لیے نصیحت تھی۔جو لوگ اپنے رب کو بن دیکھے ڈرتے تھے۔اور وہ قیامت سے بھی ڈرتے تھے۔اور یہ نصیحت یعنی قرآن بڑا بابرکت ہے۔جس کو ہم نے نازل کیا ہے۔پھر کیا تم اس کے نافرمان بنتے ہو۔اور ہم نے ابرہیمؑ کو ہدایت دی تھی۔اور ہم اس سے خوب واقف تھے۔اور جب اس نے اپنے باپ آذر سے کہا۔کہ یہ کیا بت ہیں۔جنکی پرستش کے لیے تم بیٹھے ہو۔انہوں نے کہا۔کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی غلامی کرتے دیکھا ہے ابراہیمؑ نے کہا۔کہ تم اور تمھارے باپ دادا واضح گمراہی میں ہیں۔وہ بولے۔کیا تم ہمارے پاس سچ لائے ہو۔یا مذاق کر رہے ہو۔ابرہیمؑ نے کہا۔بلکہ تمھارا رب وہی ہے جو آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے۔اور میں اس بات پر گواہوں میں سے ہوں۔اور اللہ تعالیٰ کی قسم جب تم چلے جاؤ گے۔تو میں ان کے ساتھ ایک چال چلوں گا۔پھر اس نے ان کے تمام بتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔سوائے بڑے بت کے۔تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں۔انہوں نے کہا کہ کس نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کام کیا ہے۔بیشک وہ بڑا ظالم ہے۔وہ بولے۔کہ ہم نے ایک نوجوان کو ان کا ذکر کرتے سنا ہے۔جسے ابراہیمؑ کہتے ہیں۔انہوں نے کہا۔اسے لوگوں کے سامنے لاؤ

۔تا کہ لوگ اس کی گواہی دیں۔ وہ بولے۔اے ابراہیمؑ کیا یہ کام تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ کیا ہے۔تو اسنے کہا بلکہ ان کے اس بڑے بت نے کیا ہوگا۔پھر اگر یہ بولتے ہیں ۔تو ان سے پوچھ لو۔پھر انہوں نے آپس میں رجوع کیا۔پھر کہنے لگے۔کہ بیشک تم ہی ظالم ہو۔پھر انہوں نے اپنے سروں کو جھکا لیا۔کہ تم جانتے ہو۔کہ یہ باتیں نہیں کرتے۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا۔پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انکی غلامی کرتے ہو۔جو تم کو نہ نفع دے سکتے ہیں ۔اور نہ نقصان دے سکتے ہیں ۔
افسوس ہے۔تم پر ان کی جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔اُنہوں نے کہا اسے آگ میں جلا دو۔
اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔اگر تمھیں کچھ کرنا ہے۔اور ہم نے کہا۔اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا۔اور انہوں نے اسے نقصان دینا چاہا۔مگر ہم نے ان کو نقصان میں ڈال دیا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ابراہیمؑ نے سب سے بڑے بت کو اس لیے چھوڑ دیا۔کہ اس سے رجوع کریں کہ وہ انہیں کیا بتا تا ہے۔جبکہ ہمارا رب ہمیں اپنی کتاب کے زریعے ہماری مکمل رہنمائی کرتا ہے۔اس لیے ہمیں اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنا چاہیے۔

شعیبؑ نے کہا۔اور میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا ہے۔اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

سورہ ہود آیات 88 تا 96 پارہ 12

شعیب نے کہا۔کہ اے میری قوم کیا تم دیکھتے ہو۔کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل رکھتا ہوں۔اور اس نے مجھے اپنے ہاں سے اچھی روزی دی ہے۔اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس بات سے تمھیں منع کروں۔وہی خود کرنے لگوں۔میں تو جہاں تک ہو سکتا ہے۔اصلاح ہی چاہتا ہوں۔اور میری توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہے۔اور میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے۔اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔اور اے میری قوم میری مخالفت میں ایسا گناہ نہ کر بیٹھنا۔کہ جو مصیبت قوم نوح قوم ہود اور قوم صالح پر آ پہنچی۔ویسی ہی تم پر آ جائے۔اور لوط کی قوم تم سے کچھ دور نہیں۔اور تم اپنے رب سے بخشش مانگو۔پھر اُسی کی طرف رجوع کرو۔بے شک میرا رب بڑا رحم کرنے والا محبت کرنے والا ہے۔
وہ کہنے لگے۔اے شعیب جو کچھ تم کہتے ہو۔ان میں سے اکثر باتیں ہم نہیں سمجھتے۔اور ہم تمھیں اپنے درمیان کمزور دیکھتے ہیں۔اور اگر تمھارا یا خاندان نہ ہوتا۔تو ہم تجھے سنگسار کر دیتے۔اور تم ہم پر غالب آنے والے نہیں ہو۔اُس نے کہا اے میری قوم کیا میرا خاندان اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمھیں زیادہ قابلِ عزت نظر آتا ہے۔اور تم نے اللہ تعالیٰ کو اپنی پشت پیچھے ڈال رکھا ہے۔بے شک میرا رب تمھارے سب اعمال پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔اور اے میری قوم۔تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ۔میں اپنی جگہ کام کیے جاتا ہوں۔تم بہت جلد جان لوگے۔کہ کس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آتا ہے۔جو اسے زلیل کر دے۔اور کون جھوٹا ہے۔اور تم انتظار کرو۔میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔اور جب ہمارا حکم آ پہنچا۔تو ہم نے شعیب کو اور ان کے ساتھ جو لوگ ایمان لائے تھے۔اپنی رحمت سے نجات دی۔اور ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا تھا۔سخت آواز نے آ پکڑا۔سو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہے۔گویا کہ وہ اس میں بسے ہی نہ تھے۔یاد رکھو کہ مدین والوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے دوری ہے۔جیسے کہ ثمود کے لوگوں کے لیے دوری ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت شعیبؑ جب اللہ تعالیٰ کا پیغام یعنی واضح دلیل کے ساتھ لوگوں کو ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں۔اور فرماتے ہیں۔اور تم اپنے رب سے بخشش مانگو۔پھر اُسی کی طرف رجوع کرو۔بے شک میرا رب بڑا رحم کرنے والا محبت کرنے والا ہے۔تو اس کے جواب میں وہ شعیبؑ سے جھگڑا کرتے ہیں۔پھر ان کا حشر بھی نوح کی قوم ہود کی قوم اور صالح کی قوم جیسا ہوا۔اور شعیبؑ اور جو لوگ ایمان لے آئے تھے۔ان کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔رسول ﷺ بھی ہمارے پاس واضح دلیل یعنی قرآن پاک لائے۔جسے نام نہاد مفسروں نے رد کر کے لوگوں کو فرقوں پر لگا دیا ہے۔اور لوگوں نے قرآن پاک کے زریعے اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے کے بجائے اپنے اپنے فرقوں سے رجوع کر لیا ہے۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ قرآن فرض کیا ہے۔اس کے علاوہ ہم پر کوئی کتاب فرض نہیں۔قرآن پاک کے علاوہ کسی حدیث کی کتاب کی طرف بلانا شرک ہے۔ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے۔اسی کا حکم چلتا ہے اسی کی طرف ہم نے لوٹ کر جانا ہے۔

سورہ القصص۔آیات 85 تا 88۔پارہ 20

بیشک جس نے آپ پر یہ قرآن فرض کیا ہے۔وہ آپکو ایک لوٹانے والی جگہ پر لوٹائے گا۔آپ کہہ دیجیے کہ میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا

ہے اور کون واضح گمراہی میں پڑا ہے۔اور آپ ﷺ کو یہ امید نہ تھی کہ آپ ﷺ پر یہ کتاب نازل کی جائے گی۔مگر یہ تو صرف رب کی رحمت ہے۔پس آپ کافروں کے مددگار نہ بنیں ۔اور آپ ﷺ کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ آیات نازل ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے سے نہ روکیں۔اور آپ اپنے رب کی طرف بلائیں اور مشرکوں میں شامل نہ ہوں۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ پکارو۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے۔اسی کا حکم چلتا ہے اسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

بیشک جس نے آپ پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپکو ایک انجام دے گا۔میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون واضح گمراہی میں ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک فرض کرنے کے بعد کہہ رہے ہیں کہ کہیں تمہیں اللہ تعالیٰ کے کافر یعنی فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کی آیات نازل ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے سے نہ روک دیں۔آپ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف بلائیں اور مشرکوں میں شامل نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ کسی اور طرف بلانے اور رجوع کرنے کو شرک کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس شرک سے منع کیا۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو پکارنا بھی شرک ہے۔اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہو جائے گی۔اور آخر کار حکم تو اللہ تعالیٰ کا ہی چلتا ہے اور نافذ ہو کر رہتا ہے۔

خواتین وحضرات!

ہم لوگوں نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا ہے۔جو ہم پر فرض کیا گیا ہے۔جس کے بارے میں ہم سے قیامت والے دن پوچھا جائے گا۔اللہ تعالیٰ سورہ زخرف آیت 44 پارہ نمبر 25 میں فرماتے ہیں۔اور بیشک یہ قرآن آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور جلد ہی آپ سے پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

میں نے کسی سے کہا کہ قرآن پاک ہم پر فرض ہے۔تو اس نے مجھے کہا کہ نہیں قرآن پاک رسول ﷺ پر فرض تھا۔تو پھر میں نے اُس سے پوچھا۔تو پھر اس آیت کا کیا مطلب ہے۔

سورہ ذمر۔آیت 41۔پارہ 24

بیشک ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آ گیا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ بے شک ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آ گیا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سن لیا کہ آپ ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں اور یہ جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام نام نہاد مسلمانوں کے نام ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں تک قرآن پاک کا سچ رسول ﷺ کے زریعے پہنچا دیا ہے ۔پھر بھی کوئی ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرتا ہے تو وہ خود نقصان کا ذمہ دار ہے۔اور رسول ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں۔یعنی قرآن پاک سے بے خبر رہنے والوں کے وکیل رسول ﷺ نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں ہمیں یہی بات بتائی گئی۔ کہ رسول ﷺ پر قرآن لوگوں کے لیے نازل کیا گیا۔ اس کام کے لیے اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کا انتخاب کیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورہ ابراہیم کی پہلی آیت میں فرمایا۔

الر۔ یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے تا کہ تم لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ ان کے رب کی اجازت سے۔ اس اللہ کے راستے پر لاؤ جو زبردست قابل تعریف ہے ۔

رسول ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا معبود بس ایک ہی ہے۔ لہٰذا اسی کی طرف متوجہ رہو۔ اور اس سے معافی مانگو، اور مشرکوں کے لیے ہلاکت ہے۔

سورہ حٰم السجدہ۔ آیات 2 تا 6۔ پارہ نمبر 24

یہ قرآن نہایت مہربان بڑے رحم والے کی طرف نازل ہوا ہے ایک ایسی کتاب جس کی آیات تفصیل سے بیان کی گئیں ہیں قرآن پاک جو عربی زبان میں ہے اور ان لوگوں کو جو علم رکھتے ہیں بشارت دینے والا اور ڈرانے والا ہے پھر بھی اکثر لوگوں نے منہ موڑ لیا اور وہ سنتے ہی نہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارا دل پردوں میں ہے اس بات سے جس کی طرف آپ ﷺ ہمیں بلاتے ہیں اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور ہمارے اور تمھارے درمیان ایک پردہ ہے۔ بس آپ اپنا کام کیے جائیں۔ بیشک ہم اپنا کام کیے جاتے ہیں آپ ﷺ کہیے کہ میں تو تمہارے ہی جیسا ایک انسان ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمہارا معبود بس ایک ہی ہے۔ لہٰذا اسی کی طرف متوجہ رہو۔ اور اس سے معافی مانگو، اور مشرکوں کے لیے ہلاکت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو عربی میں نازل کرنے کی وجہ بتا رہے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں۔ بشارت دینے والا ہے۔ اور ڈرانے والا ہے۔ جس کی آیات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ قران پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔ رسول ﷺ نے ہمیں قرآن پاک کی طرف بلایا۔ مگر پھر بھی لوگوں نے منہ موڑ لیا اور وہ سنتے ہی نہیں۔ لوگوں کی حالت آج بھی وہی ہے۔ جو آپ ﷺ کے زمانے میں تھی۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں تعلیم کی اہمیت اور افادیت کھل کر ثابت ہوتی ہے۔ اگرچہ لوگ اس تعلیم کو قرآن پاک کو سمجھنے میں بھی صرف کرتے ہیں مگر افسوس کی بات ہے۔ کہ تعلیم یافتہ لوگ بھی اپنے باپ دادا کے راستے پر اسی طرح سختی سے کاربند ہوتے ہیں۔ جس طرح ایک ان پڑھ بندہ۔ اگر یہی حالت ہے تو پھر دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ کیونکہ انہوں نے قرآن پاک سے منہ موڑا ہوا ہے دونوں ہی اسے عربی میں بغیر سمجھے پڑھتے ہیں۔ اور قرآن پاک کی بات سنتے ہی نہیں۔ اگر کبھی قرآن کو سمجھنا بھی چاہیں تو صرف اپنے فرقے کی تفسیر پڑھتے ہیں۔ فرقے کی تفسیر کا مقصد لوگوں کو اپنے فرقے کی طرف بلانا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی خالص تحریر پر توجہ نہیں دی جاتی۔ اسی لیے ہمیں آج تک قرآن پاک کی سمجھ نہیں آسکی۔

خواتین وحضرات!

جب ہم قرآن پاک کو اردو میں سمجھیں گے۔ آیات کو تفصیل سے سمجھیں گے۔ تو گویا ہم نے اپنے تعلیم سے فائدہ حاصل کر لیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا علم حاصل کر لیا۔ جو بشارت دینے اور ڈرانے پر مشتمل ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بات نہیں سننا چاہتے۔ وہ لوگ رسول ﷺ سے کہتے ہیں۔ کہ تم اپنا کام کرتے رہو ہم اپنا کام کر رہے ہیں۔ ہمارے اور تمھارے درمیان پردہ ہے یعنی ہم بھی بہت جانتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے۔ کہ پردہ ہے۔ کہ وہ کسی بہت خوش فہمی میں مبتلا ہیں۔ یہ جواب لوگوں نے رسول ﷺ کو دیا۔ اب بھی لوگوں کا وہی حال ہے۔ کہ ایک قرآن والا اور علم والا انسان ان کی خوش فہمی کو قرآن سے دور کرنا چاہتا ہے۔ مگر وہ اس خوش فہمی کے ذریعے جینا چاہتے ہیں قرآن پاک کی بات نہیں سنتے بلکہ کہتے ہیں کہ آپ جو چاہے آپ کریں۔ ہمارا جو دل چاہے گا ہم کریں گے۔ یعنی آپ ہمیں تنگ نہ کریں ہم آپ کو تنگ نہیں کرتے۔ یہ رویہ رسولؐ کے ساتھ بھی تھا اور اب بھی ہے۔ یعنی آج بھی قران پاک کے ساتھ ہے۔

خواتین وحضرات

رسول ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا معبود بس ایک ہی ہے۔ لہٰذا اسی کی طرف متوجہ رہو۔ اور اس سے معافی مانگو، اور مشرکوں کے لیے ہلاکت ہے۔

خواتین وحضرات

آج ہم قرآن پاک سے رسول ﷺ سمیت تمام دوسرے رسولوں کو بھی دیکھیں گے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے رجوع رہتے تھے۔ اور قرآن پاک کے ذریعے رسول ﷺ نے قیامت تک آنے والے لوگوں کو رجوع کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا پیغام کیا دیا ہے۔

سورہ ہود آیات 1 تا 4 پارہ 11

لف۔لام۔را۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے۔ جس کی آیات حکم ہیں۔ پھر حکمت والے خبردار رب کی طرف سے تفصیل سے بیان کی گئیں ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی بندگی یعنی غلامی نہ کرو۔ بیشک میں تمھیں اس کی طرف سے خبردار کرنے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔ اور یہ کہ اپنے رب سے مغفرت مانگو۔ پھر اسی کی طرف رجوع کرو۔ وہ مقرر وقت تک تمھیں اچھا سامان زندگی دے گا۔ اور زیادہ اچھا عمل کرنے والوں کو اچھا ثواب دے گا۔ اور اگر تم منہ پھیرلو۔ تو بیشک میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف تمھیں لوٹ کر جانا ہے۔ اور وہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔

یہ ایک ایسی کتاب ہے۔ جس کی آیات حکم ہیں۔ پھر حکمت والے خبردار رب کی طرف سے تفصیل سے بیان کی گی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی غلامی نہ کرو۔ بیشک میں تمھیں اس کی طرف سے خبردار کرنے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔ اور یہ کہ اپنے رب سے مغفرت مانگو۔ پھر اسی کی طرف رجوع کرو۔ وہ مقرر وقت تک تمھیں اچھا سامان زندگی دے گا۔ اور زیادہ اچھا عمل کرنے والوں کو اچھا ثواب دے گا۔ اور اگر تم منہ پھیرلو۔ تو بیشک میں تمھیں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف تمھیں لوٹ کر جانا ہے۔ اور وہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔

قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام رسول ﷺ کا پیغام۔ کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے

سورہ رعد۔ آیت 36 تا 37۔ پارہ نمبر 13

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہشات کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کو جواب ہے۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کسی کو شریک نا کروں ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی مددگار ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

اطیعو اللہ واطیعو الرسول کو سمجھنے کے لئے ان آیات کو بار بار پڑھیں ان گروہ بندی کرنے والے لوگوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے ان گروہ بندی والوں کی اطاعت کرنا شرک ہے ۔یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت شرک ہے۔ صرف اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا۔

ہے۔ اللہ تعالیٰ کی غلامی کیساتھ کسی اور کی غلامی ہمیں مشرک بناتی ہے۔

سورہ اعراف آیات 12o تا 126 پارہ 9

اور تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ وہ بولے کہ ہم تمام جہانوں کے رب پر ایمان لائے۔ جو موسیٰ اور ہاروں کا رب ہے۔ فرعون نے کہا۔ کہ تم میری اجازت سے پہلے ایمان لے آئے۔ اور یہ تو ایک چال ہے جو انہوں نے اس شہر میں اس کے لیے چلی ہے۔ تا کہ اس میں رہنے والوں کو یہاں سے نکال دے۔ سو تمھیں جلد معلوم ہو جائے گا۔ میں تمھارے

ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالوں گا۔ پھر تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا۔ وہ کہنے لگے۔ بے شک ہم سب تو اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔ کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔ جب وہ ہمارے پاس آئیں۔ اے ہمارے رب ہمیں صبر عطا کر۔ اور ہمیں مسلم کی حالت میں موت دے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان کا مطلب واضح کیا گیا ہے۔ کہ جادوگر اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لائے تھے۔ اور مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی حالت میں مرنے کی دعا مانگی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان کا مطلب واضح کیا گیا ہے۔ کہ جادوگر اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لائے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی حالت میں مرنے کی دعا مانگی۔

جو اللہ تعالیٰ سے رجوع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت دیتا ہے۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 13 تا 18۔ پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین کا طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہ بنانا یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔ جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔ اور ہر انسان جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت دیتا ہے۔ انہوں نے اس کے بعد فرقے بنائے جب ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا۔ ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا۔ اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی طرف سے شک میں اور تذبذب میں پڑے ہیں بس آپ ﷺ اس کی یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔ اور اس طرح قائم رہیے۔ جیسا کہ آپ کو حکم ملا اور ان کے خواہشوں کی اطاعت نہ کیجئے اور کہہ دیجیے کہ میں تو ہر کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے ایمان رکھتا ہوں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال تمہارے لیے تمہارے اعمال۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو مان لیا گیا ہے۔ ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضول ہے۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی اور میزان بھی۔ اور تجھے کیا معلوم کہ شاید قیامت قریب ہی ہو۔ اور جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے اس کیلئے جلدی مچاتے ہیں اور وہ لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ بیشک وہ سچ ہے یاد رکھو جو لوگ قیامت کے آنے میں جھگڑتے ہیں وہ بڑی دور کی گمراہی میں پڑے ہیں۔

غلطی پر نادم ہونے والوں نے کہا۔ بیشک ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

سورہ قلم آیات 26 تا 33 پارہ 29

پھر جب انہوں نے اس باغ کو دیکھا۔ تو کہنے لگے۔ کہ بیشک ہم راستہ بھول گئے ہیں۔ بلکہ ہم تو بدنصیب ہیں۔ ان میں سے جو درمیانہ تھا۔ کہنے لگا کیا میں نے تمھیں کہا نہ تھا۔ کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے یعنی اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کیوں نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا۔ ہمارا رب پاک ہے۔ بیشک ہم ہی ظالم تھے۔ پھر یہ لوگ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔ انہوں نے کہا ہائے افسوس بے شک ہم ہی حد سے بڑھنے والے تھے۔ امید ہے۔ کہ ہمارا رب اس سے بہتر ہم کو بدلے میں دیگا۔ بیشک ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم عذاب دیتے ہیں۔ اور آخرت کا عذاب تو کہیں بڑھ کر ہے۔ کاش وہ جانتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں.

پھر جب انہوں نے اس باغ کو دیکھا۔ تو کہنے لگے۔ کہ بیشک ہم راستہ بھول گئے ہیں۔ بلکہ ہم تو بدنصیب ہیں۔ ان میں سے جو درمیانہ تھا۔ کہنے لگا کیا میں نے تمھیں کہا نہ تھا۔ کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے یعنی اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کیوں نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا۔ ہمارا رب پاک ہے۔ بیشک ہم ہی ظالم تھے۔ پھر یہ لوگ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔ انہوں نے کہا ہائے افسوس بے شک ہم ہی حد سے بڑھنے والے تھے۔ امید ہے۔ کہ ہمارا رب اس سے بہتر ہم کو بدلے میں

دیگا۔ بیشک ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔اسی طرح ہم عذاب دیتے ہیں۔اور آخرت کا عذاب تو کہیں بڑھ کر ہے۔کاش وہ جانتے۔

تمام کام اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔

سورہ حدید آیت 1 تا 6 پارہ 27

اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں جو بھی زمین اور آسمانوں میں ہیں۔اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔زمین اور آسمانوں میں اسی کی حکومت ہے۔وہ ہی زندہ کرتا ہے۔اور مارتا ہے ۔اور ووہ ہر چیز پر قادر ہے۔وہی اول اور اخر ہے۔اور وہی ظاہر ااور پوشیدہ ہے۔اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔وہی ہے جس نے زمین اور آسمانوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔پھر وہ عرش پر قائم ہوا۔وہ علم رکھتا ہے جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے۔اور جو نکلتی ہے۔اور جو کچھ آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے۔اور وہ تمھارے ساتھ ہے۔ جہاں کہیں تم ہو۔اور اللہ تعالیٰ اور جو کچھ تم کرتے ہو۔اور اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔زمین اور آسمانوں میں اسی کی حکومت ہے۔اور تمام کام اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔وہ دن کو رات میں اور رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور وہ سینوں کے راز جانتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں جو بھی زمین اور آسمانوں میں ہیں۔اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔زمین اور آسمانوں میں اسی کی حکومت ہے۔وہ ہی زندہ کرتا ہے۔اور مارتا ہے۔اور ووہ ہر چیز پر قادر ہے۔وہی اول اور اخر ہے۔اور وہی ظاہر ااور پوشیدہ ہے۔اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔وہی ہے جس نے زمین اور آسمانوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔پھر وہ عرش پر قائم ہوا۔وہ علم رکھتا ہے جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے۔اور جو نکلتی ہے۔اور جو کچھ آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے۔اور وہ تمھارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو۔اور اللہ تعالیٰ اور جو کچھ تم کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔زمین اور آسمانوں میں اسی کی حکومت ہے۔اور تمام کام اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔وہ دن کو رات میں اور رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور وہ سینوں کے راز جانتا ہے۔

سورہ قصص آیت 70 پارہ 20

وہی اللہ تعالیٰ ہے۔جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اسی کے لیے تعریف ہے دنیا اور آخرت میں بھی۔اُسی کا حکم چلتا ہے۔ اور اُسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔
وہی اللہ تعالیٰ ہے۔جس کے سوا کوئی زات ایسی نہیں ہے۔جس کی غلامی کی جاسکے۔اسی کے لیے تعریف ہے دنیا اور آخرت میں بھی۔اُسی کا حکم چلتا ہے۔اور اُسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ کو مظبوطی سے پکڑنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا۔

سورہ لقمان آیات 20 کا دوسرا حصہ تا 24 پارہ 21

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ان کے پاس نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہدایت ہوتی ہے اور نہ روشن کتاب ہوتی ہے۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔کہ اس کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔تو وہ کہتے ہیں۔کہ ہم تو اسی کی اطاعت کریں گے۔جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا اگر شیطان انہیں جہنم کی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔اور جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دے۔اور وہ احسان کرنے والا ہو۔تو بیشک اس نے ایک مظبوط رسی تھام لی۔اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔اور جو کوئی کفر کرے۔تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔پھر ہم انہیں بتادیں گے۔جو وہ کرتے تھے۔بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے کو دکھارہے ہیں۔یہ وہ انسان ہوگا۔جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دے۔یعنی مسلم بن جائے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بن جائے۔ اور وہ احسان کرنے والا ہو۔ یعنی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دینے والا ہو۔تو بیشک اس نے ایک مظبوط رسی تھام لی۔اور سب کاموں کا

انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔اور جو کوئی کفر کرے۔یعنی فرقہ بنائے۔تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔جو وہ کرتے تھے۔بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو جہالت کی وجہ سے آپ کے ساتھ جھگڑے۔تو اس کے لیے ایک ہی جواب ہے۔کہ اس کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔تو وہ کہتے ہیں۔کہ ہم تو اسی کی اطاعت کریں گے۔جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ اگرچہ شیطان انہیں جہنم کی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ان کے پاس نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہدایت ہوتی ہے اور نہ روشن کتاب ہوتی ہے۔یہ تینوں قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔یعنی ان لوگوں کے پاس قرآن پاک کا علم تو ہوتا نہیں۔جبکہ صرف باپ دادا کے راستے کی خاطر اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے ایک احسان کرنے والے انسان کو دیکھا۔جو قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا ہے۔جس نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکایا ہوا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہو تو اُس نے ایک مظبوط رسی تھام لی۔اور اس کے مقابلے میں ایک فرقہ پرست کو دیکھا۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتا ہے۔جو باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والا ہے۔اس کے لیے اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔اور جو کوئی کفر کرے۔یعنی فرقہ بنائے۔تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔جو وہ کرتے تھے۔بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

ان آیات میں انسان کے نام اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اطاعت اس کے راستے کی کرنا۔جو میری طرف رجوع کرے

سورہ لقمان آیات 13 تا 15 پارہ 21

اور بیشک ہم نے لقمانؑ کو حکمت دی۔کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرو۔اور جو شکر کرتا ہے۔تو اپنے بھلے کے لیے شکر کرتا ہے۔اور جو کفر کرتا ہے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔تعریف کے لائق ہے۔اور جب لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہا تھا۔اے میرے بیٹے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔اور ہم نے انسان کو اُس کے والدین کے متعلق وصیت کی۔کہ اس کی ماں نے تکلیف پر تکلیف جھیل کر اس کو پیٹ میں اُٹھائے رکھا۔اور دو سال میں اس کا دودھ چھڑانا ہے۔اور یہ کہ شکر کر میرا اور اپنے والدیں کا۔میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔اور اگر وہ دونوں زور ڈالیں۔کہ تو شرک کرے میرا جس کا تجھے علم نہیں ہے۔تو پھر تو ان کی اطاعت نہ کرنا اور دنیا میں ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو۔اور اطاعت اس کے راستے کی کی کرنا۔جو میری طرف رجوع کرے۔پھر تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔پھر میں تم کو بتاؤں گا۔جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں شرک کی وضاحت کی گئی ہے۔پہلے حضرت لقمانؑ اپنے بیٹے کو شرک کے بارے میں وصیت کرتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ انسان کو وصیت کرتے ہیں۔لقمان جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت یعنی کتاب دی تھی۔

لقمانؑ اپنے بیٹے سے فرماتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرو۔اور جو شکر کرتا ہے۔تو اپنے بھلے کے لیے شکر کرتا ہے۔اور جو کفر کرتا ہے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔تعریف کے لائق ہے۔اور جب لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہا تھا۔اے میرے بیٹے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

اور ہم نے انسان کو اُس کے والدین کے متعلق وصیت کی۔کہ اس کی ماں نے تکلیف پر تکلیف جھیل کر اس کو پیٹ میں اُٹھائے رکھا۔اور دو سال میں اس کا دودھ چھڑانا ہے۔اور یہ کہ شکر کر میرا اور اپنے والدیں کا۔میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔اور اگر وہ دونوں زور ڈالیں۔کہ تو شرے کرے میرا جس کا تجھے علم نہیں ہے۔تو پھر تو ان کی اطاعت نہ کرنا اور دنیا میں ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو۔اور اطاعت اس کے راستے کی کی کرنا۔جو میری طرف رجوع کرے۔پھر تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔پھر میں تم کو بتاؤں گا۔جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔پھر اللہ تعالیٰ انسان کو وصیت کرتے ہیں۔اور ہم نے انسان کو اُس کے والدین کے متعلق وصیت کی۔کہ اس کی ماں نے تکلیف پر تکلیف جھیل کر اس کو پیٹ میں اُٹھائے رکھا۔اور دو سال میں اس کا دودھ چھڑانا ہے۔اور یہ کہ شکر کر میرا اور اپنے والدیں کا۔میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔اور اگر وہ دونوں زور ڈالیں۔کہ تو شریک کرے میرا جس کا تجھے علم نہیں ہے۔تو پھر تو ان کی اطاعت نہ کرنا اور دنیا میں ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہنا۔اور اطاعت اُس کے راستے کی کی کرنا۔جو میری طرف رجوع کرے۔پھر تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔پھر میں تم کو بتاؤں گا۔جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو والدین کے بارے میں ان کا خیال رکھنے کی وصیت کی مگر اگر وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک بنائیں۔تو پھر ان کے مقابلے میں اُس کے راستے کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والا ہو۔

خواتین وحضرات!

انسان کو شرک سے بچاؤ کرنے کا طریقہ بتایا گیا۔کہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والا ہو۔اس کے راستے کی اطاعت کرنا۔

خواتین وحضرات!اب رسول ﷺ کا ایک خطاب دیکھتے ہیں۔جس میں جنات کے ایک گروہ کا ذکر ہے۔جنات کی بات اللہ تعالیٰ کو اس قدر پسند آئی ہے کہ رسول ﷺ کو وحی کر کے اس بات سے آگاہ کیا۔آئیں جنات کا پیغام دیکھتے ہیں۔کہ وہ شرک سے بچنے کے لیے کیا کہتے ہیں۔

قرآن پاک کے ساتھ احادیث کی کسی کتاب کی طرف رجوع کرنے والا اللہ تعالیٰ کا شریک بناتا ہے۔

سورہ جن آیت 1 پارہ

آپ ﷺ کہہ دو کہ میرے پاس وحی آئی ہے۔کہ جنات کے ایک گروہ نے قرآن کو سنا۔پھر وہ کہنے لگے۔کہ بیشک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔تو ہم اس پر ایمان لے آئے۔اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب موجود ہے۔وہ فرماتے ہیں۔کہ میرے پاس وحی آئی ہے۔کہ جنات کے ایک گروہ نے قرآن کو سنا۔پھر وہ کہنے لگے کہ بیشک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔تو ہم اس پر ایمان لے آئے۔اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔

خواتین وحضرات!ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن پاک کے ہوتے ہوئے اپنے فرقوں کی طرف رجوع نہ کریں۔قرآن پاک پر ایمان لے آئیں۔ اس طرح ہم شرک سے بچ جائیں گے اور سیدھے راستے کی ہدایت کی صحیح رہنمائی حاصل کرلیں گے۔۔۔

(باب نمبر 2)

شرک سے بچانے کے لیے اور رجوع اور یکسو یعنی حنیفا کو سمجھانے کے لیے اللہ تعالی نے حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں یعنی ملت یعنی قوم کا انتخاب کیا ہے۔اور اسی کو نمونہ بنا کر پیش کیا ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

رجوع اور یکسو

خواتین وحضرات!

رجوع کے بارے میں باب نمبر ایک میں وضاحت کر دی گئی ہے۔اور اب باب نمبر تین میں یکسو کے ساتھ ساتھ رجوع کے بارے میں بھی بات ہو گی. تاکہ رجوع اور یکسو آسانی سے سمجھ میں آسکیں

یکسو یعنی حنیفا کا کیا مطلب ہے۔۔

رسول ﷺ سمیت تمام رسول اللہ تعالیٰ سے رجوع رہتے تھے۔یعنی یکسو تھے۔یعنی حنیفا تھے۔ یعنی ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔یعنی سب سے منہ موڑ کر اپنا چہرہ ایک رب کی طرف کرلیا تھا۔ یعنی سب کو چھوڑ کر اپنا رُخ ایک رب کی طرف کرلیا تھا اور ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے تھے۔اور اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں زندگی بسر کرتے تھے۔اور یہ طریقہ ایمان والوں کا بھی ہوتا ہے۔اس طریقے کو سکھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کا انتخاب کیا۔ان کے ساتھی

یعنی ان کی قوم یعنی ان کی ملت یعنی ان کی امت بھی ان کے طریقے پر تھے۔۔۔۔۔۔۔
اسی طریقے پر تمام رسول تھے اور رسول ﷺ بھی اسی طریقے پر تھے۔اور قیامت تک آنے والے لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے یہی سکھایا گیا ہے۔اور ایسے لوگوں کو ہی ابراہیم کا پیروکار کہا جاتا ہے۔جو بھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ رہنمائی کے لیے کسی اور طرف رجوع کرتا ہے۔تو وہ مشرک بن جاتا ہے۔۔اور وہ ابراہیمؑ کا پیروکار نہیں ہے۔رسول ﷺ نے یہی بات لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پیغام کے ذریعے سکھائی۔کہ یکسو ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو۔اور یہ بات بھی سکھائی کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے پاس ہی جانا ہے۔لہذا اللہ تعالیٰ سے رجوع کرو۔للہ تعالیٰ کو مظبوطی سے پکڑ لو۔اور مسلم بن کر جیو اور مسلم بن کر ہی مرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سورہ الحج۔آیت 31 تا 32۔پارہ 1

یکسو ہو کر صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھراؤ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھراتا ہے وہ ایسا ہے جیسے کوئی آسمان سے گر گیا اب یا تو اسے پرندے اٹھا کر لے جائیں یا ہوا اسے اٹھا کر کسی دور دراز جگہ میں پھینک دے۔یہ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے۔تو بے شک یہ دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں انسان کو طرز عمل سکھایا گیا ہے کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو کوئی اس کے ساتھ شریک ٹھراتا ہے وہ ایسا ہے کہ اس کا کوئی والی وارث نہیں ہے وہ ایسا ہے کہ جیسے آسمان سے گر گیا ہو اب یا تو اسے پرندے اٹھا کر لے جائیں یا ہوا اٹھا کر کسی دور دراز جگہ میں پھینک دے یعنی اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے۔تو بے شک یہ دلوں کی پرہیزگاری ہے۔

سورہ روم۔آیت 30 تا 32۔پارہ 21

بس تم یکسو ہو کر اپنا چہرہ اس دین کی سمت میں قائم کردو۔یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی ۔یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔اس کی طرف رجوع کرو اور پرہیزگار بنو اور نماز قائم کرو۔اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور کئی فرقے بن گئے۔اور ہر فرقہ اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرقہ بنانے والوں کو شرک کرنے والا کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ نماز قائم کرو اور اسی کی طرف رجوع کرو یعنی قرآن پاک سے رجوع کرو اور پرہیزگار بنو۔اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں اور فرقہ فرقہ ہو گئے ہیں یعنی کئی فرقے بن گئے ہیں اور ہر ایک فرقہ کے پاس جو کچھ ہے اس میں مگن ہیں ہمیں ان آیات میں دین سکھایا گیا ہے۔بس ایک اللہ تعالیٰ کے ہو کر اپنا رخ اس دین کی سمت میں جما دو یہ دین اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے۔جس پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔اور اللہ تعالیٰ شرک کرنے یعنی فرقہ بنانے سے منع کر رہے ہیں۔اور ابراہیم کے طرز عمل پر قائم رہنے کا حکم دے رہے ہیں۔جو یکسو تھے۔یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کرتے تھے۔اور مشرک نہ تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی غلامی نہیں کرتے تھے۔اگر آپ فرقوں کی غلامی کرتے ہیں۔تو مشرک ہیں۔اور ابرہیمؑ کے دین پر نہیں ہیں۔اور نہ رسول ﷺ کے دین پر ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ ابراہیمؑ کے دین پر تھے۔اگر ہم ابراہیمؑ کے دین پر ہوں گے۔تو درست دین پر ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

سورہ روم۔آیات 43 تا 45۔پارہ 21

آپ ﷺ کہہ دو کہ تم زمین میں سیر کرو۔پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ان کا جو پہلے گزر چکے ہیں اکثر ان میں سے مشرک تھے۔

پس تم اپنا چہرہ درست دین کی طرف قائم رکھو۔جو درست ہے۔اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہٹایا نہیں جائے گا اس دن لوگ الگ الگ ہو جائیں گے اور جس نے کفر کیا ہو گا تو اس کے کفر کا نقصان اسی کو ہو گا اور جس نے اچھے عمل کیے تو ایسے لوگ اپنے لیے ہی تیاری کر رہے ہیں تاکہ وہ بدلہ دے ان لوگوں کو جو

ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ان پر فضل کرے گا بے شک وہ کافروں کو یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں طرز عمل سکھایا جا رہا ہے ۔یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ تم اپنا چہرہ دین کی طرف رکھو یہ درست دین ہے۔اس سے پہلے کہ قیامت آجائے لوگ اس دن الگ الگ ہو جائیں گے۔

جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔یعنی فرقے بنائے ہوں گے تو ان کی نافرمانی کا نقصان انہی کو ہے اور جو ایمان لائے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانا اور ان کی اطاعت کی۔یعنی جس نے قرآن پاک کی روشنی میں صالح عمل کیے ہونگے تو ایسے ہی لوگ اپنے لیے تیاری کر رہے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بدلہ دے ان پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا بے شک وہ کافروں یعنی نافرمانوں یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا۔

ابراہیم علیہ اسلام کا طرز عمل دیکھیں۔کہ وہ سوچ بچار تحقیق جستجو کے مالک تھے

سورہ البقرہ آیت نمبر 260۔

اردو ترجمہ

اور جب ابراہیمؑ نے کہا: اے میرے رب! مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔اللہ نے فرمایا: کیا تم ایمان نہیں رکھتے؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! لیکن اس لیے کہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔اللہ نے فرمایا: پس چار پرندے لو، انہیں اپنے ساتھ مانوس کرلو، پھر ان میں سے ہر ایک کا ایک حصہ کسی پہاڑ پر رکھ دو، پھر انہیں بلاؤ، وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آجائیں گے۔اور جان لو کہ اللہ زبردست، حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

اپ نے دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام سوچ بچار کرنے والے. ایسے نبی تھے جن کو اللہ تعالی نے ہمارا امام بنایا ہے. انہوں نے اللہ تعالی سے پوچھا کہ آپ کیسے زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں۔ تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ کیا تجھے مجھ پہ یقین نہیں ہے. انہوں نے کہا نہیں ایسی کوئی بات نہیں ۔یقین ہے۔مگر میں اپنے دل کی تسلی چاہتا ہوں

اللہ تعالی نے فرمایا کہ اچھا تم چار پرندے لے لو پھر. پھر ان کو اپنے ساتھ عادی کرلو۔۔ پھر ان میں سے ہر ایک کا ایک ٹکڑا پہاڑ پر رکھ دو. اور پھر انہیں بلاؤ تو وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آجائیں گے اور بے شک اللہ تعالی سے بڑی حکمت والا ہے۔

ابراہیم علیہ اسلام کا طرز عمل دیکھیں۔کہ ابراہیم علیہ السلام نے ایک بادشاہ سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر کس طرح بحث کی۔۔۔۔۔

سورہ البقرہ آیت 258

ترجمہ

کیا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو ابراہیم علیہ السلام سے ان کے رب کے بارے میں جھگڑ رہا تھا، اس وجہ سے کہ اللہ نے اسے بادشاہی دے رکھی تھی؟ جب ابراہیمؑ نے کہا: میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔وہ کہنے لگا: میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں۔ابراہیمؑ نے فرمایا: بے شک اللہ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، تو تم اسے مغرب سے نکال کر دکھاؤ۔پس وہ کافر دنگ رہ گیا، اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام ایک بادشاہ سے اللہ تعالی کی وحدانیت پر بحث کر رہے ہیں۔. ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا کہ میرا رب تو وہ ہے. جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے. اس نے کہا میں بھی مارتا ہوں اور زندہ کرتا ہوں اس کے جواب میں ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ

اللہ تعالی سورج کو مشرق سے نکالتا ہے. تو اسے مغرب سے نکال کر دکھا دے. بادشاہ لاجواب ہو گیا.. اور اللہ تعالی ظالم کو ہدایت نہیں دیتا

سورہ البقرہ (آیت 135)

ترجمہ:

اور انہوں نے کہا: تم یہودی یا نصرانی ہو جاؤ تو ہدایت پا جاؤ گے۔کہہ دو: بلکہ ہم تو ابراہیمؑ کے ملت پر ہیں جو یکسو یعنی حنیفا تھے، اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں رسول ﷺ کے زریعے قرآن پاک میں بتایا کہ ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے۔رسول ﷺ نے فرمایا۔کہ کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی گواہی کو چھپائے جو اس کے پاس ہو؟ اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔

سورہ البقرہ آیت 140

ترجمہ:

کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور ان کی اولاد سب یہودی یا نصرانی تھے؟ کہہ دو: کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی گواہی کو چھپائے جو اس کے پاس ہو؟ اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں. کہ تم ابراہیم اسماعیل اسحاق یعقوب علیہ السلام اوران کی اولاد کے بارے میں کہتے ہو کہ وہ یہودی تھے یا نصرانی تھے.. اپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دو کہ تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ زیادہ جانتے ہیں. رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی گواہی کو چھپائے. جو اس کے پاس ہو. اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بےخبر نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں گواہی دی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام یکسو یعنی حنیفا مسلم تھے،

سورہ آل عمران آیت 67

ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے .. بلکہ وہ تو یکسو یعنی حنیفا مسلم تھے،اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات

اپ نے دیکھا کہ اس ایت میں اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو بتا رہے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے بلکہ وہ یکسو مسلم تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے

خواتین وحضرات

جب میں نے چند گروپ میں ابراہیم علیہ السلام کے دین کی تبلیغ کی۔تو لوگ اس بات پر جھگڑ رہے تھے۔کوئی یہ دیکھنا ہی نہیں چاہتا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں کیا کہہ رہے ہیں۔ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس بارے میں کیا کہتے ہیں،

سور ہ آل عمران آیت نمبر 65

اردو ترجمہ:

اے اہلِ کتاب! تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو؟ حالانکہ تورات اور انجیل تو اُن کے بعد نازل کی گئیں۔کیا تم عقل نہیں رکھتے؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔تم وہ لوگ ہو کہ جس بات کا تمہیں کچھ علم تھا اس میں تو تم جھگڑ چکے، پھر جس بات کا تمہیں کوئی علم ہی نہیں اس میں کیوں جھگڑتے ہو؟ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اسورہ آل عمرن آیت نمبر 66

اردو ترجمہ:

!تم وہ لوگ ہو کہ جس بات کا تمہیں کچھ علم تھا اس میں تو تم جھگڑ چکے، پھر جس بات کا تمہیں کوئی علم ہی نہیں اس میں کیوں جھگڑتے ہو؟ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ابراہیم نہ یہودی تھے نہ نصرانی، بلکہ وہ تو ایک یکسو مسلم تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

سورہ آل عمران آیت 67

ترجمہ

ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے .. بلکہ وہ تو یکسو یعنی حنیفا مسلم تھے،اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی اُمت کو سیدھے راستے یعنی صراطِ مُستقیم کی ہدایت دی تھی۔اور انہیں منتخب کرلیا تھا۔یہ امت فرمابردار یکسو یعنی حنیفا تھی۔۔۔

۱۰ **سورہ نحل۔آیات 120 تا 122۔پارہ 14**

بے شک ابراہیمؑ کی امت اللہ تعالیٰ کی فرمابردار یکسو یعنی حنیفا تھی۔اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکرگزار تھی۔اللہ تعالیٰ نے اسے منتخب کرلیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔اور ہم نے دنیا میں ان کو بھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔بے شک ابراہیمؑ کی امت اللہ تعالیٰ کی فرمابردار اور حنیفا تھی۔یعنی ان کا طریقہ یہ تھا کہ یکسو تھے یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے

تھے۔اورمشرکوں میں سے نہ تھے۔اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکرگزار تھے۔اللہ تعالیٰ نے انہیں منتخب کرلیااور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔اور ہم نے دنیامیں ان کو بھلائی دی اور بیشک وہ آخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بتایا گیاہے۔کہ اللہ تعالیٰ ہر دور میں سیدھے راستے کی ہدایت کے لیے اپنی کتاب دی۔اور پھراللہ تعالیٰ جسے چاہتاہے اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتاہے۔

سورہ انعام آیات 84 تا92 پارہ7

اورہم نے اس کواسحاق اور یعقوب عطاکیے۔ہم نے ان سب کو ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اوران سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی تھی۔یعنی کتاب دی تھی۔اورانکی اُولاد میں داؤاورسلیمان اورایوب اور یوسف اورموسیٰ اور ہارون کو بھی ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اوراس طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔اورزکریااوریحیٰ اورعیسیٰ اورالیاس اورلوط کو ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اوران سب کو ہم نے تمام جہان والوں پرفضیلت دی۔اوران کے باپ دادااوراولاداور بھائیوں میں سے بعض کو ہم نے چن لیا۔اوران کوسیدھے راستے کی ہدایت دی۔یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔وہ جسے چاہے اس کے زریعے ہدایت دیتاہے۔اوراگر یہ لوگ شرک کرتے توان کے اعمال ضائع ہوجاتے یہی وہ لوگ ہیں۔جن کو ہم نے کتاب حکمت اورنبوت عطاکی۔بس اگر یہ اس کا کفرکریں۔تو ہم نے ان پرایسے لوگ مقرر کردیے ہیں جواس سے کفرنہیں کرتے ہیں۔
تو یہی لوگ ہیں۔جن کواللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو آپ ﷺ بھی ان کی ہدایت اختیار کیجیے۔کہہ دوکہ میں تم سے اس پرکوئی اجرنہیں مانگتا۔یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرنہ کی جس طرح قدر کرنے کاحق ہے۔جب انہوں نے کہاکہ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پر کچھ نازل کیا۔تو کہہ دو۔کہ کس نے وہ کتاب نازل کی تھی جوموسیٰ پرنازل کی گئی تھی۔جوموسیٰ لے کرآئے تھے۔جولوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی۔جس کوتم نے الگ الگ ورق بنادیاہے۔تم انہیں ظاہر کرتے ہو۔اوراس کا بہت سا حصہ چھپاجاتے ہو۔اورتمھیں بہت سی باتوں کاعلم سکھایاگیاہے۔جوتم نہ جانتے تھے۔ اورنہ تمھارے باپ دادا۔کہہ دو۔اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی۔پھرانہیں چھوڑدیں کہ وہ اپنے مشغلوں میں میں کھیلتے رہیں۔اوریہ قرآن پاک ایک بڑی برکت والی کتاب ہے۔تاکہ آپ مکہ والوں اورآس پاس کے رہنے والوں کوخبردارکریں۔اوروہ لوگ جواس پرایمان لاتے ہیں۔اوراپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں بہت سے رسولوں کازکرکیاگیا۔جن کوہدایت یعنی کتاب دی گئی۔حضورﷺ کوبھی ان کے راستے پرچلنے کاحکم دیاگیا۔اوراللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کوحکم دیا۔کہ کہہ دوکہ یہ قرآن پاک تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔
اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ لوگوں نے میری اس طرح قدرنہیں کی جس طرح کرناچاہیے تھی۔موسیٰ کی کتاب کوکچھ دکھایاجاتاہے۔اورزیادہ چھپایاجاتاہے۔
پھراللہ تعالیٰ قرآن پاک کی بات کرتے ہیں۔کہ آپ ﷺ اس قرآن پاک کے زریعے لوگوں کوخبردارکریں۔

سورہ صافات۔آیات83 تا111۔پارہ23

اوربے شک نوحؑ کے گروہ میں سے ابراہیمؑ تھا۔جب وہ اپنے رب کے سامنے فرمابرداردل لے کرآیا۔جب اس نے اپنے باپ اوراپنی قوم سے کہا۔کہ تم کس کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔کیااللہ تعالیٰ کوچھوڑکرجھوٹے معبودوں کوچاہتے ہو۔تمام جہانوں کے رب کے بارے میں تمہاراکیاخیال ہے۔پھراُس نے ایک نظرستاروں کودیکھاپھرکہاکہ بے شک میں توبیمارہوں چنانچہ وہ اس سے پیٹھ پھیرکرچلے گئے۔پھروہ چپکے سے ان کے معبودوں کے پاس گئے اورکہاکیاتم کھاتے نہیں۔تمھیں کیاہواہے۔کہ تم بولتے نہیں ہو۔پھردائیں ہاتھ سے ان کو مارنے لگاتب وہ لوگ اس کے پاس دوڑتے ہوئے آئے اُس نے کہاکیاتم اس کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔جن کوتراشتے ہو۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اورجوتم بناتے ہوسب کوپیداکیاہے۔انہوں نے کہا۔اس کے لیے ایک مکان یعنی بھٹی بناؤ پھراسے اس آگ میں ڈال د۔انہوں نے اس کیخلاف ایک داؤ کاارادہ کرناچاہامگرہم نے ان کونیچادکھادیا۔ابراہیمؑ نے کہامیں اپنے رب کی طرف جاتاہوں وہی میری رہنمائی کرے گا۔اے میرے رب مجھے صالحین میں سے کر۔ پھرہم نے اس کوایک بردبارغلام کی خوشخبری دی۔پھرجب وہ اس کے ساتھ دوڑنے کے قابل ہوگیاتوابراہیمؑ نے اس سے کہا۔کہ اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھاہے۔کہ میں تجھے ذبح کررہاہوں بس تیری کیارائے ہےاس نے کہااے میرے اباجان آپ کوحکم ملا ہےاسے کرڈالیےاورآپ انشاءاللہ مجھے صبرکرنے والوں میں سے پائیں گے۔پھرجب دونوں نے مان لیا۔اورباپ نے اس کوپیشانی کے بل لٹایاتوہم نے اس کوپکارا۔کہ اے ابراہیمؑ تونے خواب سچ کردکھایابے شک ہم اسی طرح احسان کرنے والوں بدلہ دیاکرتے ہیں۔بیشک یہ ایک بہت واضح آزمائش تھی۔اورہم نے اس کے بدلے میں ایک بڑی قربانی دی۔اورپیچھے آنے والوں پراس کوباقی رکھا۔ابراہیمؑ پرسلام ہو۔اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کوبدلہ دیاکرتے ہیں۔بیشک وہ ہمارے

مومن بندوں یعنی غلاموں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت نوحؑ کا طرز عمل بتایا گیا ہے کہ وہ بھی حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر چلنے والا تھا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کی فرمابرداری وغلامی اپنی انتہا پر نظر آتی ہے اس لیے ان پر سلام بھیجا گیا ہے۔ ان کو احسان کرنے والا کہا گیا ہے۔

رجوع کے بارے میں ابراھیم علیہ السلام نے اپنی اولاد یعنی ہمارے درمیان یہ اصول چھوڑ رکھا ہے۔ کہ بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔ جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔

سورہ ذخرف۔ آیت 26 تا 28۔ پارہ نمبر 25

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ جن کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔ سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔ اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تا کہ وہ اُس کی طرف رجوع کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل دکھایا گیا ہے۔ اور وہ قیامت تک آنے والے لوگوں میں صرف ایک بات کو چھوڑ گیا ہے۔ کہ جن کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔ سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔ اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔

خواتین وحضرات!

اس بات کو نوٹ کریں یعنی اس کلمے کو نوٹ کریں۔ کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔ سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی میری رہنمائی کرے گا۔ یعنی وہی میری ہدایت کرے گا۔

اور قیامت تک آنے والے لوگ اس بات کی اطاعت کرنے والے لوگ ابراہیمؑ کے طرز عمل کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے والے ہوں گے۔ ہمارا رابطہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے کیونکہ یہ ہماری رہنمائی ہے۔ ہدایت ہے۔ لہذا ہمیں اس سے رجوع کرنا چاہیے۔ یاد رہے کہ یہی نبی ﷺ کا طرز عمل بھی تھا۔ کہ وہ بھی قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے رجوع رہتے تھے۔

سورہ البقرہ 124 کا پہلا حصہ پارہ 1

اور جب ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے کچھ باتوں میں آزمایا۔ اور انہوں نے اسے پورا کر کے دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تم کو سب لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ جب ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے چند باتوں میں آزمایا۔ اور انہوں نے اسے پورا کر کے دکھایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تم کو سب لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارا امام حضرت ابراہیمؑ کو بنایا۔ یعنی ہمارے امام ابراہیمؑ ہیں۔ یعنی ہمارے پیشوا ابراہیمؑ ہیں۔ جب آپ ابراہیمؑ اور ان کی ملت کو دیکھیں گے۔ تو آپ دیکھیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والے تھے۔ یکسو تھے۔ یعنی ایک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور طرف رخ نہیں کرتے تھے۔ یعنی ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رخ تھا۔ یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والے تھے۔ یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔ یہ ابراہیمؑ کا طرز عمل تھا۔ جس کی اطاعت ان کی ملت نے کی۔ یعنی ان کے ساتھیوں نے کی۔ ان کے طرز عمل کی مکمل تفصیل اب دیکھیں گے۔ آپ دیکھیں گے۔ کہ یہی طرز عمل رسول ﷺ کا بھی تھا۔ اور تمام رسولوں کا بھی تھا

۱۰ سورہ نحل۔ آیات 120 تا 122۔ پارہ 14

بے شک ابراہیمؑ کی امت اللہ تعالیٰ کی فرمابردار یکسو یعنی حنیفا تھی۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکر گزار تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے منتخب کر لیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ اور ہم نے دنیا میں ان کو بھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ بے شک ابراہیمؑ کی امت اللہ تعالیٰ کی فرمابردار اور حنیفا تھی۔ یعنی ان کا طریقہ یہ تھا کہ یکسو تھے یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکر گزار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں منتخب کر لیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ اور ہم نے دنیا میں ان کو بھلائی دی اور بیشک

وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے اسوہ حسنہ یعنی طرز زندگی کے بارے میں کیا حکم دیا ہے،

اللہ تعالیٰ سورہ احزاب آیت 21 پارہ نمبر 21 میں فرماتے ہیں۔

بے شک تمہارے لیے نبی ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔اس کے لیے جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے جو اللہ تعالیٰ کا اور یوم آخرت کا امیدوار ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کا امیدوار ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنے والا ہو۔اس کیلئے نبی ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔

خواتین وحضرات!

یہ ایک سوال ہے اس آیت میں ہمیں طرز عمل کو سمجھنے کی دعوت دی جارہی ہے۔یعنی رسول ﷺ کے اسوہ حسنہ کے طریقے کو سمجھنے کا حکم دیا جارہا ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان میں یہ بات دو دفعہ آئی ہے۔یعنی یہ سوال دو دفعہ آیا ہے۔پہلی دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔

بیشک تمھارے لیے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔اور دوسری دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔

بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔اس آیات میں قیامت تک آنے والوں کو اسوہ حسنہ کے بارے میں مکمل جواب دیا گیا ہے۔

سورہ الممتحنہ۔آیت 4 تا 6۔پارہ نمبر 28

بیشک تمھارے لیے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہہ دیا کہ بیشک ہم تم سے اور ان سے جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا غلامی کرتے ہو بیزار ہیں۔ہم نے تمہارا انکار کر دیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کیلئے دشمنی اور بغض ظاہر ہو گیا ہے۔جب تک کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لے آؤ۔جو ایک ہے۔مگر ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں آپ کیلئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگوں گا۔اور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے لیے کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا۔اے ہمارے رب ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں۔اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔اے ہمارے رب ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنا اور ہمارے رب ہمیں معاف کر دے بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔ بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرز عمل کو کھول کھول کر بیان کیا گیا ہے اور نبی ﷺ اور قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے ان لوگوں کے طرز عمل میں بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ایسے لوگوں کے لیے جو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کریں اور اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے امیدوار ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرز عمل میں ہمارے لیے اور نبی کریمؐ کیلئے بہترین نمونہ ہے۔آئیں ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرز عمل کو دیکھتے ہیں ان کا طرز عمل یہ تھا کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کی غلامی کرتے ہو ہم تم سے اور ان سے بیزار ہیں۔ ہماری اور تمہاری دشمنی کی یہی وجہ ہے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔اور ابراہیمؑ نے اپنے والد سے کہا کہ میرے پاس کوئی اختیار نہیں البتہ میں اللہ تعالیٰ سے آپ کی بخشش کی دعا کروں گا۔اے اللہ ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں اور ہمیں تمہاری طرف ہی لوٹنا ہے اور ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنانا اور ہمارے رب ہمیں معاف کر دے۔۔۔۔

خواتین وحضرات

ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کا طرز عمل یہ تھا۔یعنی اسوہ حسنہ یہ تھا۔کہ وہ ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرتے تھے۔اسی پر بھروسہ کرتے تھے۔اور اسی سے رجوع رہتے تھے۔اور اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانے کا مکمل یقین تھا۔ یہ اسوہ حسنہ یعنی طرز عمل نبی کا بھی تھا اور اللہ تعالیٰ ہم سے اس اسوہ حسنہ یعنی طرز عمل کے نمونے کی ڈیمانڈ کرتا ہے کیا ہم اس طرز عمل سے واقف ہیں۔یا ہم اس طرز عمل سے پھر چکے ہیں۔یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔یاد رہے کہ فرقہ پرست اس طرز عمل سے پھر چکے ہیں۔یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔ اور وہ اپنے نام نہاد مفسروں کے بتائے ہوئے طریقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرز عمل یعنی اسوہ حسنہ کو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ مِلتِ ابراہیمی کے نام سے پکارتا ہے۔یعنی ابراہیم کی ملت۔یعنی ابراہیم کے ساتھی۔ابراہیم کی قوم یا گروہ۔یعنی ابراہیمؑ کے

ساتھی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں یہ بات دو دفعہ آئی ہے۔بیشک تمھارے لیے ابراہیمؑ اوراس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔اور دوسری دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیےاور ہراس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جواللہ تعالیٰ اور روز آخرت کا امیدوار ہواور جو کوئی اس سے پھرجائے ۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔اس سوال نامے میں قیامت تک آنے والوں کو مکمل جواب دیا گیا ہے۔یعنی ابراہیمؑ اوران کے ساتھیوں کے اسوہ حسنہ کو بیان کیا گیاہے۔پھراللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جواس سے پھرجائے۔یعنی مرتد ہوجائے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔یعنی تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کوکسی کی پرواہ نہیں ہے۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کررہی ہوں۔ان آیات میں ابراہیمؑ اوران کے ساتھیوں یعنی ان کی ملت کے بارے میں اللہ تعالیٰ مکمل بات چیت کررہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والےلوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔

سورہ آل عمران۔آیات 67 تا68۔پارہ3

ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے بلکہ وہ تو یکسو فرمابردار تھے یعنی مسلم تھے۔اور وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھے۔بے شک سب لوگوں سے قریب تر ابراہیمؑ سے وہ لوگ ہیں۔جنہوں نے اس کی اطاعت کی اور یہ نبی ﷺ اور جولوگ ایمان لائے۔اللہ تعالیٰ مومنوں کا ولی ہے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے طرزعمل کی وضاحت کررہے ہیں۔کہ وہ نہ یہودی تھے نہ عیسائی تھے۔بلکہ وہ تو یکسو یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والا یعنی ایک اللہ تعالیٰ کا ہوگیا تھا۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والا تھا۔اور اللہ تعالیٰ کا فرمابردار تھا یعنی مسلم تھا۔اور وہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا۔ابراہیمؑ سے تعلق رکھنے کا حق ان کو پہنچتا ہے۔جنہوں نے اُس کی اطاعت کی۔اب یہ نبی ﷺ اوراس کے ماننے والے اس نسبت کے حق دار ہیں اللہ تعالیٰ صرف اس کا ولی ہے جومومن ہیں یعنی جواللہ کی آیات کوسچ مانتے ہیں اوراس کی اطاعت کرتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔بے شک ابراہیمؑ سے قریب تر وہ لوگ ہیں۔جنہوں نے اس کی اطاعت کی اور یہ نبی ﷺ اور جولوگ ایمان لائے۔یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بات مان لیں گے۔اور اللہ تعالیٰ ماننے والوں کا ولی ہے۔یعنی دوست ہے۔

خواتین وحضرآت!

رسول ﷺ تو ابراہیمؑ کی اطاعت کرنے والے تھے۔کیا ہم لوگ بھی ابراہیمؑ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اگر ہم ابراہیم کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔تو ہم ایمان والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ہمارا بھی ولی ہوگا۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کررہی ہوں۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کووحی بھیجی کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کریں۔

سورہ نحل۔آیت 123۔پارہ14

پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔جو یک سو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کووحی کے ذریعے حکم بھیجا کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں ان کا طریقہ یہ تھا کہ صرف اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہتے تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جوآیت پیش کررہی ہوں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت پر ہیں۔اور یہ سیدھے راستے کی ہدایت ہے۔یعنی اھدِ ناالصراط المستقیم ہے۔

سورہ انعام آیت 161 پارہ8

آپ ﷺ کہہ دو۔بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔ابراہیم کی ملت جو یکسو تھے یعنی ایک اللہ تعالیٰ کے ہوگئے تھے۔اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم پر ہوں۔جو بالکل ٹھیک دین ہے۔ابراہیمؑ نے سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کر لیا تھا۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والے تھے۔وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔

خواتین وحضرآت!

آئیں اس آیت کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ انعام آیات 161 تا 164 پارہ 8

کہہ دو بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔ابراہیم کی ملت جو یکسو تھے۔اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔جو تمام جہانوں کا رب ہے۔اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔اور میں سب سے پہلے خود فرمابردار ہوں یعنی مسلم ہوں۔آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں۔حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔اور جو انسان عمل کرتا ہے تو اسی کے زمے ہے۔اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔پھر تم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔پھر وہ تمھیں بتا دے گا۔جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم پر ہوں۔جو بالکل ٹھیک دین ہے۔ابراہیمؑ نے سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کر لیا تھا۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع کر رہنے والے تھے۔وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔

اس قرآن پاک میں ابراہیمؑ کی ملت کا طریقہ موجود ہے۔جس کی اطاعت رسول ﷺ اور ایمان والے کرتے ہیں۔یہ صراطِ مستقیم ہے۔جو رسول ﷺ کا ہے۔اور رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔یعنی مسلم تھے۔

جوانہوں نے ہمیں قرآن پاک کے زریعے سکھایا۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں۔حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔اور انسان جو عمل کرتا ہے تو اسی کے زمے ہے۔اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔پھر تمھیں اپنے رب کی طرف جانا ہے۔پھر وہ تمھیں بتا دے گا۔جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

جو لوگ بھی رسول ﷺ کے لائے دین یعنی ابراہیم کی ملتؑ کے طریقے میں اختلاف کریں گے۔اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ان کو سب بتا دے گا۔جو وہ کرتے تھے

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔قیامت تک آنے والے لوگوں سے رسول ﷺ خطاب کر رہے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا حکم سنا رہے ہیں۔کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔اور یہ اللہ تعالیٰ کا سچا حکم ہے۔

سورہ آل عمران۔آیت 95۔پارہ نمبر 4

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔جو یکسو تھے۔اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔جو یکسو تھے یعنی جو ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

یہ طرز عمل نبی ﷺ کا بھی تھا اور حضرت ابراہیمؑ کے ساتھیوں کا بھی تھا اور اب ہمیں اس طریقے کی اطاعت کا حکم دیا جا رہا ہے۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں کو

ابراہیم کی ملت کی اطاعت کا حکم دیا جا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

سورۃ البقرہ۔آیت 130۔پارہ نمبر 1

اب کون ہے جو ابراہیمؑ کی ملت سے منہ موڑے سوائے اُس کے جو خود ہی احمق ہو اور بے شک ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں منتخب کر لیا ہے اور آخرت میں اس کا شمار صالحین میں سے ہو گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اب ایسا کون بیوقوف ہوگا جو حضرت ابراہیمؑ کی ملت سے منہ موڑے۔ بے شک ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں منتخب کر لیا تھا۔اور آخرت میں ان کا شمار صالح لوگوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم اس طرز عمل کے طریقے کی اطاعت کریں گے۔تو ہمارا بھی شمار صالح لوگوں میں ہوگا یاد رہے کہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت رسول ﷺ بھی کرتے تھے اور ہمیں بھی حکم دیا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیت پیش کر رہی ہوں۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ اُس انسان کے دین کو سب سے بہتر کہہ رہے ہیں۔یعنی تعریف کر رہے ہیں۔ جو ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کرنے والا ہوگا۔

سورۃ النساء۔آیت 125۔پارہ نمبر 5

اُس سے بہتر اور کس کا دین ہوسکتا ہے۔جس نے اللہ تعالیٰ کے آگے فرمابرداری سے اپنا چہرہ جھکا دیا ہو۔اور وہ احسان کرنے والا بھی ہو۔اور ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرے۔جو یکسو تھا۔جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنا لیا تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی تعریف کی جا رہی ہے۔اور اس انسان کے طرز عمل کی بھی تعریف ہو رہی ہے جو ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرے۔اللہ تعالیٰ اس کو اپنا دوست بنا لیں گے۔اور وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابرداروں میں شامل ہو جائے گا۔اور اُس سے بہتر دین کسی اور کا نہیں ہوسکتا۔یہ احسان کرنے والا انسان ہے۔

خواتین وحضرات!

یہی طرز عمل یعنی اسوہ حسنہ نبی کریمؐ کا تھا۔اور ہمیں اس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ جو اس طرز عمل کو اختیار کرے گا۔وہ احسان کرنے والے لوگ ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ کے دین کو دکھایا گیا ہے۔یعنی وہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔یعنی مسلم تھے۔یہ ابراہیمؑ کا طرز عمل تھا۔

سورہ البقرہ۔آیت 131 تا 132۔پارہ نمبر 1

جب ابراہیمؑ سے اس کے رب نے کہا کہ فرمابردار ہو جا یعنی اسلام لے آ تو اس نے کہا کہ میں رب العالمین کا فرمابردار ہوں۔یعنی اسلام لایا۔اس بات کی وصیت ابراہیمؑ اور یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کی۔کہ اے میرے بیٹو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اسی دین کو منتخب کیا ہے۔بس تم مرتے دم تک فرمابردار رہنا یعنی مسلم رہنا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کو دکھا رہے ہیں۔وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس سے کہا کہ فرمابردار ہو جا تو اس نے کہا کہ میں رب العالمین کا فرمابردار ہو گیا یعنی اسلام لایا۔اسی طریقے پر چلنے کی وصیت حضرت ابراہیمؑ نے اور حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کی تھی۔

کہ بیٹوں بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے فرمابرداری والے دین کو منتخب کیا ہے لہٰذا تم مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنا۔یعنی مسلم رہنا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں ہمیں سمجھانے کے لیے رسولوں کا دین دکھایا گیا۔کہ وہ مرتے دم تک صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے تھے۔

یاد رہے کہ یہی طرز عمل حضور نبی کریم ﷺ کا بھی تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے یعنی مسلم تھے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں حضرت یعقوب کی وصیت قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام موجود ہے

۔ان میں ابراہیمؑ کے دین کو بتایا گیا ہے۔یعنی وہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔یعنی مسلم تھے۔یہ ابراہیمؑ کا طرزِعمل تھا۔ان آیات میں ہمیں وضاحت سے دین سکھایا گیا ہے۔

سورہ البقرہ۔آیات 133 تا 134۔پارہ1

پھر کیا آپ اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کو موت آئی جب اس نے بیٹوں سے کہا کہ میرے بعد تم کس کی غلامی کرو گے انہوں نے کہا کہ ہم اُسی ایک معبود کی غلامی کریں گے جس کی غلامی آپ نے اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کرتے رہے جو ایک معبود ہے۔اور ہم اسی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں۔یہ ایک جماعت تھی جو گزر گئی ان کے اعمال ان کے کام آئیں گے اور تمہارے اعمال تمہارے کام اور تم سے ان کے اعمال کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرزِعمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حضرت یعقوبؑ کا آخری وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے مرنے کے بعد تم کسی کی بندگی یعنی غلامی کرو گے انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس ایک معبود کی بندگی یعنی غلامی کریں گے جس کی بندگی یعنی غلامی آپ اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اسماعیلؑ اور اسحاقؑ نے کی تھی اور ہم بھی اسی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔یعنی مسلم ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنے لیے اعمال کیے تھے اور تم اپنے لیے اعمال کرو گے آپ لوگوں سے ایک دوسرے کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔البتہ ہم نے ان کے طریقے کی اطاعت کرنی ہے جس کی اطاعت آپ ﷺ نے بھی کی ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے پیغمبر یعقوبؑ کی وصیت موجود ہے۔تاکہ وہ اس وصیت سے دین سیکھ سکیں۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار رہیں یعنی مسلم بن کر رہیں۔یعنی کسی فرقے پر نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم سے رسولوں کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ان کے دین کو سکھایا گیا ہے ۔اس دین کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا۔یعنی ہم مسلم تھے یا نہیں۔ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے یا نہیں تھے۔یاد رہے کہ مسلم اور غلامی کا ایک ہی مطلب ہے۔

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ نے بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہی پیغام پہنچایا۔آئیں دیکھتے ہیں۔

سورہ آل عمران۔آیت 102 تا 103 کا پہلا حصہ۔پارہ4

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک فرمابردار یعنی مسلم رہنا سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنا اور اس کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا اور فرقے نہ بنانا۔اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے باوجود اگر ہم فرقے بناتے ہیں۔تو مسلم نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔ ہم جب بھی زندگی میں فرقہ بنائیں گے۔تو کافر ہو جائیں گے ۔اور مسلم نہیں رہیں گے۔مسلم بننے کا یہ طریقہ ہے۔کہ فرقہ نہ بنایا جائے۔اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیا جائے۔

اس بات کو ہم اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں۔کہ رسول ﷺ نے قیامت تک آنے والے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچایا۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار یعنی مسلم رہنا۔اور سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک جو انسان بھی فرقہ بنائے گا۔اس کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہ ہو گا یعنی اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا ہے۔

سورہ انعام۔آیت 159۔پارہ8

بیشک جنھوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کا تعلق دین میں فرقے بنانے والوں سے ختم کر رہے ہیں کہ جنھوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں نبی ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔یعنی دین کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرآت !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نافرمانی کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں سے رسولؐ کا تعلق ختم کر دیا ہے کیا یہ لوگ فرقے بنانے والے خود کفر کر کے شرک کر کے مرتد ہو کر جن کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہمیں کس اسلام یعنی کس کی فرمابرداری کی طرف بلاتے ہیں کاش کہ یہ خود فرمابردار ہوتے یعنی مسلم ہوتے ۔قرآن سے اسلام سیکھا ہوتا۔یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے اسلام سیکھا ہوتا۔

خواتین وحضرات !

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو رسول ﷺ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔ اور اسلام لا رہے ہیں۔ یہ صراط مستقیم ہے۔

سورہ انعام۔آیات 161 تا 163۔پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دیجئے میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے جو بلکل درست دین ہے۔ابراہیمؑ کی ملت جو یکسو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔کہہ دیجئے کہ میری نماز میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں فرمابردار ہوں یعنی مسلم ہوں۔

خواتین وحضرآت !

ان آیات میں رسول ﷺ اسلام لا رہے ہیں یعنی اسلام لانے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔

ان آیات میں رسول ﷺ ابراہیمؑ کے دین کے طریقے کی وضاحت کر رہے ہیں رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ ابراہیمؑ کی ملت جو ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت دے دی ہے جو بلکل درست دین ہے۔

میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہوں۔یعنی مسلم ہوں۔

آپ لوگوں نے نبی ﷺ کا پیغام سن لیا کہ وہ حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر تھے کیا آپ بھی حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر ہیں۔

ن آیات میں بھی ہمیں دین سکھایا گیا ہے۔رسول ﷺ نے اپنا دین سکھایا۔اگر ہم اس طرح اسلام لائیں گے اور اسی طرح کہیں گے تو ہم بھی مسلم ہوں گے۔ورنہ مسلم نہیں ہوں گے۔

خواتین وحضرات !

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو رسول ﷺ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔اور اسلام لا رہے ہیں۔اور قیامت تک آنے والے لوگوں کو بھی خبردار کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات !

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں غلامی اور فرمابرداری دونوں الفاظ کا اللہ تعالیٰ نے استعمال کیا ہے۔یعنی دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔

خواتین وحضرات !

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو رسول ﷺ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔اور پوچھتے ہیں۔کہ قرآن پاک جو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے نازل کیا ہے کیا تم اس کی فرمابرداری کرتے ہو۔یعنی کیا تم مسلم بنتے ہو۔

سورہ ہود۔آیات 12 تا 14۔پارہ نمبر 12

ایسا نہ ہو کہ آپ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے آپ اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیں اور اس وجہ سے آپ کا سینہ تنگ ہو کہ وہ کہیں گے کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہ اتارا گیا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا۔بیشک آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں اور ہر چیز کا وکیل تو اللہ تعالیٰ ہے۔یا وہ کہیں کہ اس نے یہ قرآن خود بنا لیا ہے آپ ﷺ کہیے اگر تم اس دعویٰ میں سچے ہو تو تم بھی اس جیسی دس سورتیں بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کو تم بلا سکو بلا لو پھر اگر وہ تمھیں اس کا جواب نہ دے سکیں۔تو جان لو کہ بیشک یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کے علم سے اتارا گیا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر کیا تم اس کی فرمابرداری کرتے ہو۔یعنی مسلم بنتے ہو۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے اتارا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔یعنی مسلم بنتے ہو۔یعنی قرآن پاک کے علم کی فرمابرداری اختیار کرتے ہو۔ان آیات میں ہمیں پتہ چلتا ہے اگر ہم قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے۔تو ہم مسلم نہیں

ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے پوچھ رہے ہیں۔ کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔ یعنی کیا تم مسلم بنتے ہو۔

خواتین وحضرات!

سب کچھ آپ کے سامنے ہے۔ کہ لوگ مسلم نہ بنے۔ اور فرقے بنا کر کافر بن گئے۔ اور قیامت والے دن یہ لوگ پچھتائیں گے اور بہت آرزو کریں گے۔ کہ کاش وہ مسلم ہوتے

سورہ حجر آیت 2 پارہ 14

وہ لوگ جو کافر ہیں۔ بہت آرزو کریں گے۔ کہ کاش وہ مسلم ہوتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ کافر یعنی نافرمان لوگ یعنی فرقہ پرست بہت آرزو کریں گے۔ کہ کاش وہ مسلم ہوتے یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہوتے۔ یعنی قرآن پاک کے علم کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ کیا میں مسلم اور مجرم کو برابر کروں گا۔ تمھیں کیا ہو گیا ہے۔ تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

سورہ قلم آیت 35 تا 36 پارہ 29

کیا ہم مسلم کو مجرم کے برابر کر دیں گے۔ تمھیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مسلم یعنی اپنے فرمابردار انسان اور مجرم انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔ اپنا حکم سنا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کیا میں ان دونوں کو برابر کر دوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ تمھیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

جو اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہوگا یعنی مسلم ہوگا۔ اور جو نافرمان ہوگا وہ مجرم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز برابر نہیں کریں گے۔

ان آیات میں بھی ہمیں دین سکھایا گیا ہے۔

سورہ آل عمران۔ آیت 73۔ پارہ 3

اور صرف اس کی مانو جو تمہارے دین کی اطاعت کرے آپ کہہ دیجئے کہ بیشک ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ اور یہ کہ دیا جائے کسی اور کو۔ جیسا کہ تم کو دیا گیا تھا۔ یا یہ کہ تم پر مسلم تمھارے رب کے ہاں غالب آجائیں گے آپ کہہ دیجئے کہ بیشک فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑے وسیع علم والا ہے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں رسول ﷺ دنیا کے تمام فرقہ پرستوں کو جواب دے رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ اصل میں ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ اور یہ اس کا قرآن ہے۔ یہ کہ دیا جائے کسی اور کو۔ جیسا کہ تم کو دیا گیا تھا۔ یا یہ کہ تم پر مسلم تمھارے رب کے ہاں غالب آجائیں گے آپ کہہ دیجئے کہ فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑا وسیع علم والا ہے۔

خواتین وحضرآت!

یاد رہے کہ قرآن کا ایک صفاتی نام ہدایت ہے۔ اور پہلی تمام کتابوں کا بھی صفاتی نام ہدایت تھا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں قیامت تک آنے والے ایمان والوں سے اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ تم مکمل میری فرمابرداری کرو۔

سورہ البقرہ۔ آیات 208 تا 209۔ پارہ 2

اے ایمان والو تم پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں پورے آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا واضح دشمن ہے اگر اس کے بعد بھی تمہارے پاؤں پھسل گئے جب کہ تمہارے پاس واضح دلائل آچکے ہیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تم پورے اسلام میں داخل جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا بے شک وہ تمہارا

کھلا دشمن ہے جب تمہارے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک آ گیا ہے اس کے بعد بھی تم ڈگمگائے تو اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ہمارا المیہ ہے۔کہ ہم لوگ واضح دلائل یعنی قرآن پاک پانے کے باوجود ڈگمگا گئے۔پھسل گئے۔آج ہمارے سامنے قرآن پاک اور فرقہ آجائے۔تو لوگ قرآن پاک کی بات کو چھوڑ کر فرقے کی بات مان لیتے ہیں۔ہمیں یاد رکھنا چاہیے۔اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔فرقوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔نہ اوقات ہے۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ کی دعا ہے۔ابراہیمؑ مسلم تھے۔اور ایک مسلم امت کی دعا مانگی۔اور رسول ﷺ کی دعا مانگی۔جو لوگوں کی اصلاح آیات کے زریعے کرے۔یعنی پاک کرے۔تاکہ وہ مسلم امت بن جائیں۔

سورہ البقرہ۔آیات 128 تا 129۔پارہ 1

اے ہمارے رب ہم دونوں کو مسلم بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت ہو جو مسلم ہو اور ہم کو عبادت کے طریقے بتا۔اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ہمارے رب ان لوگوں میں خود انہی میں سے رسول بھیج جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک کرے بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہے ہیں۔کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم دونوں کو مسلم یعنی اپنا فرمابردار بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت ہو جو مسلم ہو یعنی تیری فرمابردار ہو اور ہم کو عبادت کے طریقے بتا۔اور ہماری توبہ قبول فرما۔بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ سے حضرت ابراہیمؑ دعا کے زریعے رسول ﷺ کو مانگ رہے ہیں۔کہ لوگوں میں سے انہی میں سے رسول بھیج جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک کرے یعنی گمراہی سے نکالے بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلے اور اپنی اصلاح کر لی۔اور اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے۔تو ہم ایک مسلم امت ہوں گے۔جس کی دعا ابراہیمؑ نے مانگی تھی۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کریں گے۔وہ قیامت والے دن لوگوں پر گواہی دیں گے۔کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کی تھی یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کی تھی اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑا تھا۔اور سب لوگوں پر رسول ﷺ گواہی دیں گے۔

سورہ الحج۔آیت 78۔پارہ 17

اللہ تعالیٰ کے لیے جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے اُس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی وہ تمھارے باپ ابراہیمؑ کی ملت ہے۔ ۔اُس نے تمھارا نام فرمابردار رکھا ہے۔یعنی مسلم رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمابردار رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی یہی ہے تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو نماز قائم کرو اور زکوہ دو اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو وہی تمہارا مالک ہے اور بہت ہی اچھا مالک اور بہت ہی اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے دین کی وضاحت فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں اپنے کام کے لیے چن لیا ہے اور دین میں تم اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر قائم ہو جاؤ جس میں کوئی تنگی نہیں رکھی اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمابردار رکھا تھا اور اس میں بھی فرمابردار رکھا ہے تاکہ رسول تم پر گواہ بنے اور تم لوگوں پر گواہ بنو یعنی جو اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرتا ہے تو وہ قیامت والے دن لوگوں پر گواہ بنے گا پھر فرمابردار بننے کا طریقہ بتایا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو نماز پڑھو زکوۃ دو اللہ تعالیٰ تمہارا مالک ہے اور بہت اچھا مددگار ہے ۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کی۔یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔اب جو بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرے گا یعنی قرآن پاک کے لیے کام

کرے گا۔ وہ بھی قیامت والے دن لوگوں پر گواہ ہوگا۔ یہی کام رسول ﷺ نے بھی کیا ہے۔ پہلے رسولوں پر ایمان لانے والوں کا نام بھی مسلم تھا۔ اگر ہم فرقے چھوڑ کر رسول ﷺ پر ایمان لے آئیں اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیں تو ہمارا نام بھی مسلم ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں ابراہیمؑ کے دین کی اطاعت کرنے والا ابراہیمؑ کا ہے۔ یعنی ابراہیمؑ سے ہے۔ ابراہیمؑ کا خطاب دیکھتے ہیں۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔

سورہ ابراہیم۔ آیت 35۔ پارہ 13

وہ وقت جب ابراہیمؑ نے دعا کی تھی کہ پروردگار اس شہر کو امن کا شہر بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا بے شک اے میرے رب ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ لہٰذا جس نے میری اطاعت کی بیشک وہ مجھ سے ہے۔ اور جس نے میری نافرمانی کی۔ تو بے شک تو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی بات کر رہے ہیں جو حضرت ابراہیمؑ کے اسوہ حسنہ کی اطاعت کرے گا تو وہ حضرت ابراہیمؑ کا ہے اور جس نے ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی اطاعت نہ کی تو وہ ابرہیمؑ کا نافرمان ہے۔ بے شک اللہ ہی کے ہاتھ میں بخشنا ہے۔ بڑا مہربان ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں یوسفؑ اپنا دین پیش کر رہے ہیں۔ اور اپنا درست دین قیامت تک آنے والے لوگوں کو سکھا رہے ہیں۔ یعنی وہ بھی ابراہیمؑ کی ملت پر تھے۔

سورہ یوسف۔ آیات 37 تا 40۔ پارہ نمبر 12

یوسفؑ نے کہا یہاں جو کھانا ملا کرتا ہے اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا یہ اس میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے۔ بیشک میں نے اس قوم کا طریقہ چھوڑ دیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔ اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوب کے ملت کی اطاعت کرتا ہوں۔ ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہم پر اور تمام انسانوں پر لیکن اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر نہیں کرتے۔ اے میرے قید کے ساتھیو۔ کیا بہت سے مختلف معبود بہتر ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ۔ جو ایک ہے۔ زبردست غالب ہے۔ اس کو چھوڑ کر تم جن کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں بس چند نام ہیں جو تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم نہیں ہے۔ اُسی کا حکم ہے کہ اس کے سوا تم کسی کی غلامی نہ کرو۔ یہی درست دین ہے۔ مگر اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت یوسفؑ کا خطاب ہے۔ جو اپنے باپ ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ کی ملت کی اطاعت کرنے والے تھے۔ جو ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی پر تھے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ یہی درست دین ہے۔ مگر اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔ حضرت یوسفؑ بھی اپنے باپ دادا کی ملت کی اطاعت کرنے والے تھے۔ یعنی وہ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں ابراہیمؑ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ جو رسول ﷺ ہمیں پڑھ کر سنا رہے ہیں۔

سورہ شعراء۔ آیات 69 تا 85۔ پارہ 19

اور انہیں ابراہیمؑ کا حال پڑھ کر سناؤ۔ جب اُس نے اپنے باپ آزر سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو انہوں نے کہا۔ ہم بتوں کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔ اور ان کے پاس جمے بیٹھے رہتے ہیں۔ اس نے کہا۔ کیا وہ تمہاری سنتے ہیں جب تم انہیں پکارتے ہو یا تمہیں نفع یا نقصان پہنچاتے ہیں انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم نے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا ہے۔ ابرہیمؑ نے کہا پھر کیا کبھی تم نے ان کو دیکھا ہے جن کی بندگی یعنی غلامی تم اور تمھارے باپ دادا کرتے رہے۔ بیشک میرے تو وہ سب دشمن ہیں سوائے ایک رب العالمین کے جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری ہدایت کرتا ہے۔ جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفاء دیتا ہے جو مجھے موت دے گا اور پھر مجھے زندگی دے گا اور جس سے میں امید رکھتا ہوں۔ کہ روز جزا وہ میری خطاؤں کو معاف کر دے گا۔

اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھے صالحوں کے ساتھ شامل کر دے۔ اور بعد کے آنے والوں میں میرا سچا ذکر کر دے۔ اور مجھے نعمتوں بھری جنت کے وارثوں میں شامل فرما۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کے طرز عمل کو کھول کھول کر دکھا رہے ہیں یہی طرز عمل حضور نبی کریم ﷺ کا تھا۔

حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل نوٹ کیجئے۔

ایک اللہ کے سوا سب میرے دشمن ہیں کہ میں ان کی بندگی یعنی غلامی کروں بندگی یعنی غلامی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری رہنمائی فرماتا ہے وہی مجھے کھلاتا ہے اور وہی مجھے شفا دیتا ہے جو مجھے موت دے گا اور پھر دوبارہ زندگی بخشے گا اور جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت والے دن وہ میری خطاؤں کو معاف کرے گا

اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھے صالحوں کے ساتھ ملا اور بعد کے آنے والوں میں مجھے سچی ناموری عطا کر اور مجھے جنت کے وارثوں میں شامل کر۔

خواتین وحضرات!

یاد رہے کہ یہی طرز عمل تمام انبیاء کا تھا اور رسول ﷺ نے بھی اسی طرز عمل کی اطاعت کی اور یہی طرز عمل آپ ﷺ کا بھی تھا۔اور ہم نے بھی اسی دین کی اطاعت کرنی ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں۔

سورہ عنکبوت۔آیات 16 تا 18۔پارہ 20

اور جب ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو اور پرہیز گار بنو۔یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن بتوں کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو اور جھوٹ بناتے ہو۔بیشک تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو وہ یقیناً تمہیں روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔پس رزق تم اللہ تعالیٰ کے پاس ہی تلاش کرو اور اسی کی بندگی یعنی غلامی کرو اور اس کا شکر بجالاؤ اسی کی طرف تمھیں لوٹنا ہے اور اگر تم جھٹلاؤ گے تو تم سے پہلے بھی کئی امتیں جھٹلا چکی ہیں اور رسول کے ذمہ تو واضح طور پر مبین پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کا طرز عمل یعنی اسوہ حسنہ وضاحت سے بیان کر رہے ہیں بلکہ یہی طرز عمل تمام انبیاء کا تھا اور یہی طرز عمل رسولؐ کا بھی تھا کہ رسول کی ذمہ داری تو بس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دینا ہوتا ہے۔یعنی پیغام پہنچانے والے کی زمہ داری تو مبین پہنچا دینا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب پہنچا دینا ہوتی ہے۔اس کے سوا ان کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی مگر لوگ اس پیغام کو جھٹلا دیتے ہیں۔

جس طرح آج بھی قرآن پاک کی آیات کو جھٹلا کر فرقے بنائے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کو چھوڑ کر رسول کی اطاعت کی آڑ میں فرقے نکالے گئے ہیں اور رسولؐ کی اطاعت کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں گیا رسول صرف ایک خدا کی بندگی یعنی غلامی کرنے والا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام تعلیمات کی صورت میں ایک کتاب کے ذریعے دیتا ہے مگر لوگ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے کی بجائے کتاب کی اطاعت کرنے کے بجائے فرقوں کی آڑ میں نئے نئے دین ایجاد کرتے ہیں جن کا کوئی ایک بانی ہوتا ہے اور اس کی اطاعت کرنے والے اس دین کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں بغیر اللہ کی کتاب سے اصلاح کیے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل دکھایا گیا ہے یاد رہے کہ یہی طرز عمل آپؐ کا بھی تھا اور ہمارا بھی یہی طرز عمل ہونا چاہیے ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا خطاب ہے جو اپنی قوم کے علاوہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے نام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے رہو اور جھوٹ نا بناؤ اور تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی غلامی کرتے ہو۔وہ وہ یقیناً تمھیں روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے روزی تم اللہ تعالیٰ کے پاس تلاش کرو اُس کی غلامی کرو اور اس کا شکر بجالاؤ اسی کی طرف تمہیں واپس جانا ہے۔

سورہ شوریٰ۔آیت 21۔پارہ نمبر 25

کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے ان کی دین کی نوعیت رکھنے والا ایسی شرع یعنی طریقہ مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی ہے اگر فیصلے کی بات طے نہ ہوگی ہوتی تو ان کا فیصلہ کر دیا جاتا اور بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے کہ کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ تعالیٰ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے دین کا ایسا طریقہ مقرر کیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔اگر قیامت والا دن مقرر نہ ہوتا تو ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقے بنانے کی اجازت دی ہے۔آپ کا جواب ہے۔کہ اللہ تعالیٰ نے ہرگز اجازت نہیں دی ہے۔تو پھر میرا سوال ہے۔کہ پھر ہم فرقوں میں کیوں بٹے ہوئے ہیں۔کیا جن لوگوں نے فرقے بنائے ہیں۔وہ اللہ تعالیٰ کے شریک رکھتے ہیں۔جن کی بات وہ مان رہے ہیں۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ سے رجوع رہے۔انہی کیلئے خوشخبری ہے. میرے بندوں یعنی غلاموں کوخوشخبری سنا دیجئے جو کلام الٰہی کوتوجہ سے سنتے ہیں پھراس کی اعلیٰ باتوں کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں۔جو عقلمند ہیں۔

سورہ زمر۔آیات 11 تا 20۔پارہ نمبر 23

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کیلیئے دین کو خالص رکھتے ہوئے صرف اُس کی بندگی یعنی غلامی کروں۔اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں خود فرمابردار بنوں۔آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔آپ کہہ دیجئے کہ میں تو دین کو خالص رکھتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کروں گا تم اس کے سوا جس کی چاہو بندگی یعنی غلامی کرو۔آپ کہہ دیجئے کہ نقصان میں تو وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیا سنو یہ بہت واضح نقصان ہے۔ان کے اوپر بھی آگ کے بادل ہونگے اور نیچے بھی آگ کے بادل ہونگے۔یہ وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں یعنی غلاموں کو ڈراتا ہے۔اے میرے بندوں یعنی غلاموں تم مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ اور جو لوگ طاغوت کی بندگی یعنی غلامی کرنے سے بچتے رہے۔اور اللہ تعالیٰ سے رجوع رہے۔انہی کیلئے خوشخبری ہے میرے بندوں یعنی غلاموں کوخوشخبری سنا دیجئے جو کلام الٰہی کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی اعلیٰ باتوں کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں۔جو عقلمند ہیں۔پھر کیا جس پر عذاب سچا ثابت ہو جائے۔پھر کیا آپ ﷺ اُسے آگ سے نکال سکتے ہیں۔لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے۔ان کے لیے ایسے بالاخانے ہیں جن کے اوپر منزلیں بنی ہوئی ہیں۔ان کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی۔یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنیوالے لوگوں کے نام ہے۔

ان آیات میں نبی کریمؐ اپنا طرزِ عمل بتا رہے ہیں۔ان آیات کو غور سے بار بار پڑھیں ان میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کا حکم ہے جو صرف قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے۔طاغوت اس چیز کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کسی اور کی غلامی کی جائے چاہے وہ فرقے ہوں بت ہوں یا لوگ ہوں۔

جب اللہ تعالیٰ کو رب مان لیا گیا ہے پھر جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو مان لیا گیا ہے۔ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضول ہے۔

سورہ شوریٰ۔آیت 13 تا 18۔پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین کا طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اس نے نوحؑ کو کی تھی۔اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہ بنانا یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور ہر انسان جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت دیتا ہے۔انہوں نے اس کے بعد فرقے بنائے جب ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا۔ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا۔اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی طرف سے شک میں اور تذبذب میں پڑے ہیں بس آپ ﷺ اس کی یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔اور اس طرح قائم رہیے۔ جیسا کہ آپ کو حکم ملا اور ان کے خواہشوں کی اطاعت نہ کیجئے اور کہہ دیجیے کہ میں تو ہر کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے ایمان رکھتا ہوں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال تمہارے لیے تمہارے اعمال۔ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو مان لیا گیا ہے۔ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضول ہے۔اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی اور میزان بھی۔ اور تجھے کیا معلوم کہ شاید قیامت قریب ہی ہو۔اور جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے اس کیلیئے جلدی مچاتے ہیں اور وہ لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ بیشک وہ سچ ہے یاد رکھو جو لوگ قیامت کے آنے میں جھگڑتے ہیں وہ بڑی دور کی گمراہی میں پڑے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ یعنی شرع قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کرو اور فرقہ نہیں بنانا۔ یہی دین پہلے تمام رسولوں کو بھی وحی کے ذریعے بھیجا گیا مگر جو لوگ مشرک ہوتے ہیں ان کو یہ کام بڑا مشکل لگتا ہے۔ جس کی طرف رسول ﷺ انہیں بلاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں لوگوں کا رویہ دکھایا گیا ہے جیسے لوگ پہلے تھے آج بھی لوگ قرآن پاک کی طرف سے شک اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔ آپ ؐ کو حکم دیا گیا ہے کہ بس لوگوں کو قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ رسول ﷺ اور ان کی اطاعت کرنے والے صرف اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہوتے ہیں۔

سورہ آل عمران۔آیات 19 تا 20۔ پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اور ان لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی۔علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپ ؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپ ؐ کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔آپ ؐ کتاب والوں اور ان پڑھوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپ ؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔ نبی کریم ؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے۔آپ ؐ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کر لی۔ تو انہوں نے بھی ہدایت پالی، اگر وہ پھر جائیں تو آپ ؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے ۔رسول ﷺ کے اطاعت گزار ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے ہیں۔ کیونکہ رسول ﷺ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرتے ہیں۔ جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہو کر فرقے بنالیں۔تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے ہیں وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔اور اطیع اللہ اور اطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔ جو اسلام لانے والے ہیں۔یعنی جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرداری کی۔ یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔یہی دین رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا بھی ہے۔یعنی اسلام لانا یعنی مسلم بننا۔۔۔۔۔ اسے کہتے ہیں اطیعو اللہ واطیعو الرسول ان آیات میں قرآن پاک کی فرمابرداری کرنے والے کو ہدایت حاصل کرنے والا کہا گیا۔

سورہ نحل۔آیت 98 تا 100۔ پارہ نمبر 14

بس جب تم قرآن پاک پڑھو تو شیطان نافرمان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بیشک اس کا کوئی زور ان لوگوں پر نہیں چلتا جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اس کا زور صرف ان لوگوں پر چلتا ہے جو شیطان کو دوست بناتے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہراتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک پڑھنے لگو تو شیطان نافرمان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لے لیا کرو۔ کیونکہ جو لوگ ایمان لائے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں شیطان کا اس پر کوئی بس نہیں چلتا جو اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست قرآن پاک کے ذریعے بناتے ہیں۔شیطان کا زور تو

ان لوگوں پر چلتا ہے جو شیطان کو دوست بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔ ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر فرقہ پرستوں کو اپنا دوست بناتے ہیں۔ جب قرآن پڑھتے ہیں تو ساری توجہ مفسر کو دیتے ہیں۔ قرآن پاک پڑھتے وقت ہمیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی تحریر یعنی کلام پر بھروسہ کرنا چاہے۔ شیطان شریک نہیں بنانا چاہیے

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور طرف بلانا شرک ہے۔

سورہ القصص۔ آیات 85 تا 86۔ پارہ نمبر 20

بے شک جس نے آپ پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپ کو ایک انجام کو پہچانے والا ہے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون واضح گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔ آپ کو ہرگز توقع نہ تھی کہ یہ کتاب آپ پر نازل کی جائیگی یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے لہٰذا آپ کافروں کے مددگار نہ بنیے اور ایسا نہ ہونا چاہیے کہ آپ کی طرف اللہ تعالیٰ کی آیات نازل ہونے کے بعد کافر آپ کو ان پر عمل کرنے سے روک دیں۔ آپ ؐ انہیں اپنے رب کی طرف بلائیں۔ اور مشرکوں میں شامل نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک اپنے دوستوں کے نام ہے کہ جس نے تم پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپ کو ایک انجام کو پہنچانے والا ہے۔ ان آیات میں نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ کی طرف وحی نازل ہونے کے بعد کافر یعنی فرقہ پرست آپ کو اس پر عمل کرنے سے روک نہ دیں آپ ﷺ ان کو قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہوں یعنی قرآن کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت شرک ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اگر رسول بھی شرک کرتے۔ تو ان کے اعمال بھی برباد ہو جاتے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کی بندگی ہمیں مشرک بنا دے گی۔۔

سورہ زمر۔ آیات 65 تا 67۔ پارہ 24

اور بے شک آپ ﷺ کی طرف اور آپ سے پہلے جو رسول گزرے ہیں۔ ان پر یہی وحی بھیجی گئی۔ کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے اعمال برباد ہو جائیں گے۔ اور تم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو اور شکرگزار بندوں یعنی غلاموں میں شامل ہو جاؤ۔ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے قیامت والے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہونگے وہ ان باتوں سے پاک اور بالاتر ہے جو یہ لوگ اس کے شریک ٹھہراتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

یہ آیات فرقہ پرست لوگ بار بار پڑھیں جنہوں نے شفاعت کے عجیب وغریب طریقے لوگوں تک پہنچا رہے ہیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی حکومت قیامت والے دن ہوگی۔

آئیں اللہ تعالیٰ کی قدر اس طرح کریں کہ قرآن پاک کو اردو میں سمجھیں اللہ تعالیٰ کی باتوں پر غور کریں اس کو سچا سمجھیں اور اطاعت کریں۔ یہی آسان دین ہے سیدھا دین ہے اور دین فطرت ہے۔ فرقہ والوں نے تو عجیب وغریب دین لوگوں تک پہنچا کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیا ہے اور ایسے عجیب وغریب دین سے لوگوں کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔

سورہ البینہ۔ آیات 4 تا 8۔ پارہ 30

اور وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی تھی۔ یعنی قرآن پاک دیا گیا تھا۔ انہوں نے نے واضح دلیل آجانے کے بعد فرقے بنائے اور انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اس کی بندگی یعنی غلامی کریں یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی درست دین ہے۔ بے شک جو لوگ کتاب والوں میں سے اور مشرکوں میں سے کافر ہوئے۔ وہ مشرکین دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔

بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے یہ لوگ بہترین مخلوق ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوئے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائیں گے یہ بدلہ ہے اس کے لیے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو بہترین مخلوق ہے دوسری قسم بدترین مخلوق کی ہے۔

بہترین مخلوق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں فرقہ نہیں بناتے جو خالص اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔ نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں یہ ایمان والے یعنی

اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ ماننے اوران کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں یہ جنت والے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے ۔اور بدترین مخلوق وہ ہیں جنہیں واضح دلیل یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب ملی مگرانہوں نے فرقے بنا لیے یہ بدترین مخلوق ہے جوجہنم میں ہمیشہ رہیں گے ۔یعنی مشرک اور کافر بن گئے ۔

قرآن پاک میں پہلے لوگوں کے راستے دکھائے گئے ہیں۔

سورہ نساء۔آیات 26 تا 28۔پارہ 5

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے لیے ان راستوں کو واضح کرے اوران لوگوں کے طریقے دکھا دے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں ۔اور تمہاری توبہ قبول کریں ۔اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے اور وہ لوگ جو اپنی خواہشات کی اطاعت کرتے ہیں ۔
چاہتے ہیں کہ تم بھی مرتد ہو کر دور جا پڑو۔اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ کو ہلکا کرے اور انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے ۔
خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں پیغمبروں کے طریقوں اور راستوں کو واضح کر کے ہمیں راستہ دکھا دیا ہے ۔کیونکہ اللہ تعالیٰ ہماری توبہ قبول کرنا چاہتا ہے مگر جو لوگ اپنی خواہشات کی اطاعت کرتے ہیں اور فرقے بناتے ہیں وہ ہمیں قرآن پاک سے مرتد کرنا چاہتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے ذریعے انسان سے بوجھ کم کرتے ہیں ۔
حقیقت یہ ہے کہ آج فرقہ پرستوں نے ہماری کمر بوجھ سے توڑ دی ہے وہ اپنی خواہشات کی اطاعت چاہتے ہیں اور ہم ایک دوسرے کے دشمن بن چکے ہیں اس کی وجہ قرآن پاک سے دوری ہے ۔

سورہ مریم آیات 42 تا 45 پارہ 16

جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا۔اے میرے ابا آپ ایسی چیزوں کی بندگی یعنی غلامی کیوں کرتے ہیں ۔جو نہ دیکھتی ہیں ۔نہ سنتی ہیں ۔اور نہ تمھارے کچھ کام آسکتی ہیں ۔اے میرے ابا بیشک میرے پاس وہ علم آیا ہے ۔جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے ۔بس تم میری اطاعت کرو۔میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔اے میرے ابا شیطان کی بندگی یعنی غلامی نہ کرو۔بیشک شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے ۔اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں ۔کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہو جائے ۔پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے ۔
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا۔کہ ابراہیمؑ اپنے والد سے کہتے ہیں ۔کہ آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں ۔جو آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی ۔میرے پاس وہ علم آیا ہے ۔جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے ۔بس تم میری اطاعت کرو۔میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔اے میرے ابا شیطان کی غلامی نہ کرو۔بیشک شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے ۔اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں ۔کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہو جائے ۔پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے ۔

سورہ انعام آیات 74 تا 83 پارہ 7

اور اس طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی حکومت دکھا رہے تھے ۔تا کہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے ۔پھر جب اس پر رات کی تاریکی چھا گئی ۔تو اس نے ایک چمکتا ہوا ستارہ دیکھا۔تو کہا۔یہ میرا رب ہے ۔پھر جب وہ غائب ہوا تو کہا میں زوال پا جانے والوں کو پسند نہیں کرتا پھر جب اُس نے چاند کو چمکتا دیکھا۔تو کہا یہ میرا رب ہے ۔پھر جب وہ غائب ہو گیا تو کہا اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ کی تو میں گمراہ لوگوں میں سے ہو جاؤں گا۔پھر جب اُس نے جگمگاتا ہوا سورج دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے ۔یہ سب سے بڑا ہے ۔پھر جب وہ غروب ہو گیا۔تو کہا۔اے میری قوم میں بے زار ہوں ۔جنہیں تم شریک کرتے ہو۔
میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کر لیا ہے ۔جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے ۔اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں ۔اور اسکی قوم اس سے جھگڑنے لگی ۔تو اُسنے کہا۔کیا تم مجھ سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو۔حالانکہ وہ مجھے ہدایت دے چکا ہے ۔اور میں ان چیزوں سے نہیں ڈرتا۔جن کو تم اسکا شریک ٹھہراتے ہو۔مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کچھ چاہے ۔میرے رب کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے ۔پھر کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے ۔اور میں اُنسے کیسے ڈروں جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے ۔کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنکو شریک ٹھہراتے ہو۔۔جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تم پر کوئی دلیل نہیں نازل کی ۔
بس دونوں فریقوں میں سے زیادہ امن کا کون حقدار ہے ۔اگر تم علم رکھتے ہو۔وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کو شامل نہیں کیا۔انہی کے لیے امن ہے ۔اور یہی ہدایت پر ہیں ۔یہ ہماری دلیل تھی ۔جو ہم نے ابراہیم کو ان کے قوم کے خلاف دی تھی ۔ہم جس کو چاہیں اسکے درجات بلند کر دیتے ہیں ۔بیشک تمھارا رب حکمت والا علم والا ہے ۔
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیم کی اُن کیفیات کو بیان کیا گیا ہے ۔جب وہ کتاب سے نہیں نوازے گئے تھے ۔بعد والی گفتگو کتاب کی ہدایت حاصل کرنے کے بعد

کی ہے۔
پہلے وہ جس بہترین چیز کو دیکھتے۔اس کے بارے میں گمان کرتے کہ شائد وہ خدا ہے۔اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ اس طرح اللہ تعالیٰ انکو اپنی بادشاہی کی طرف متوجہ کرتے تھے۔ہر چیز غائب ہوجاتی۔تو وہ بے چین ہوجاتے۔اور کہنے لگے۔کہ اگر میرے رب نے میری ہدایت نہ کی۔تو میں گمراہ ہوجاؤں گا۔یعنی بے خبر رہ جاؤں گا۔یہ تھی وہ بے چین کیفیت۔جس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح چین دیا۔کہ ان کو ہدایت یعنی کتاب دی۔اوران کو دلیل دی کہ کیا میں تمھارے اُن خود ساختہ خداؤں سے ڈروں۔جنکے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔
اللہ تعالیٰ کی بات دلیل ہوتی ہے۔کیونکہ وہ ہمارا مالک ہے۔لوگوں کی باتیں دلیل اور حجت نہیں ہوتی۔کیونکہ وہ خدا نہیں ہوتے۔نہ خدا کے شریک ہوتے ہیں۔شریک کا مطلب ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے جیسی کوئی چیز نہیں بنائی ہوتی۔نہ ان میں اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی کوالٹی ہوتی ہے۔اور جو لوگ اپنے ایمان میں ظلم یعنی نافرمانی کی ملاوٹ نہ کریں۔تو ان کے لیے امن ہے۔
خواتین وحضرات
ایمان کا مطلب سورہ محمد کی دو تا تین آیات کے مطابق یہ ہے ۔جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا۔اسکو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔اگر ہم قرآن پاک کیساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کریں گے۔تو یہ ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش ہوگی۔
اسی طرح اگر وہ لوگ ابرہیم پر نازل ہونے والی کتاب کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کرتے۔تو یہ اُن کے ایمان میں ظلم یعنی فرمانی کی آمیزش ہوتی۔اگر وہ ظلم کی آمیزش نہ کرتے۔تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی سلامت رہنے والے لوگ ہیں۔

خواتین وحضرات
اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ ہر دور میں سیدھے راستے کی ہدایت کے لیے اپنی کتاب دیتے ہیں۔
سورہ انعام آیات 84 تا 92 پارہ 7
اور ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب عطا کیے۔ہم نے ان سب کو ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اوران سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی تھی۔یعنی کتاب دی تھی۔اور انکی اُولاد میں داؤاور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اور اس طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس اور لوط کو ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اور ان سب کو ہم نے تمام جہان والوں پر فضیلت دی۔اور ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو ہم نے چن لیا۔اور ان کو سیدھے راستے کی ہدایت دی۔یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔وہ جسے چاہے اس کے زریعے ہدایت دیتا ہے۔اور اگر یہ لوگ شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہوجاتے یہی وہ لوگ ہیں۔جن کو ہم نے کتاب حکمت اور نبوت عطا کی۔بس اگر یہ اس کا کفر کریں۔تو ہم نے ان پر ایسے لوگ مقرر کردیے ہیں جو اس سے کفر نہیں کرتے ہیں۔
تو یہی لوگ ہیں۔جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو آپ ﷺ بھی ان کی ہدایت اختیار کیجیے۔کہہ دو کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ کی جس طرح قدر کرنے کا حق ہے۔جب انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پر کچھ نازل کیا۔تو کہہ دو۔کہ کس نے وہ کتاب نازل کی تھی جو موسیٰ پر نازل کی گئی تھی۔جو موسیٰ لے کر آئے تھے۔جو لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی۔جس کو تم نے الگ الگ ورق بنادیا ہے۔تم انہیں ظاہر کرتے ہو۔اور اس کا بہت سا حصہ چھپا جاتے ہو۔اور تمھیں بہت سی باتوں کا علم سکھایا گیا ہے۔جو تم نہ جانتے تھے۔ اور نہ تمھارے باپ دادا۔کہہ دو۔اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی۔پھر انہیں چھوڑ دیں کہ وہ اپنے مشغلوں میں میں کھیلتے رہیں۔اور یہ قرآن پاک ایک بڑی برکت والی کتاب ہے۔تاکہ آپ مکہ والوں اور آس پاس کے رہنے والوں کو خبردار کریں ۔اور وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔
خواتین وحضرات
ان آیات میں بہت سے رسولوں کا زکر کیا گیا۔جن کو ہدایت یعنی کتاب دی گئی۔حضور ﷺ کو بھی ان کے راستے پر چلنے کا حکم دیا گیا۔اور اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو حکم دیا۔کہ کہہ دو کہ یہ قرآن پاک تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔
اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ لوگوں نے میری اس طرح قدر نہیں کی جس طرح کرنا چاہیے تھی۔موسیٰ کی کتاب کو کچھ دکھایا جاتا ہے۔اور زیادہ چھپایا جاتا ہے۔
پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی بات کرتے ہیں۔کہ آپ ﷺ اس قرآن پاک کے زریعے لوگوں کو خبردار کریں ۔
خواتین وحضرات
اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ ہر دور میں سیدھے راستے کی ہدایت کے لیے اپنی کتاب دی۔اور پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔
سورہ البقرہ۔آیت 213۔پارہ 2
سب لوگ ایک ہی امت تھے۔پھر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا جو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے ان انبیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سچی کتابیں بھی نازل کیں تاکہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کردیں جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور یہ اختلاف کرنے والے صرف وہی لوگ تھے جنہیں کتاب ملی تھی اور

انہیں واضح دلائل مل چکے تھے انہوں نے صرف آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا۔پس اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی اُس سچ میں ہدایت کی جس میں وہ اختلاف کررہے تھے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں میں اختلاف حد سے بڑھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوشخبری والے اور ڈرانے والے یعنی رسول بھیجتے ہیں ۔جو اللہ تعالیٰ کی کتاب لوگوں کو پہنچاتے ہیں اور اس سچی کتاب کے ذریعے وہ لوگوں کے اختلاف دور کرتے ہیں اور اس سچی کتاب کے ذریعے ایمان والوں کو راہنمائی مل جاتی ہے سیدھا راستہ مل جاتا ہے جن باتوں میں وہ اختلاف کررہے ہوتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ صرف قرآن پاک کے زریعے سیدھے راستے کی ہدایت کی اجازت دیتا ہے

سورہ مائدہ۔آیات 15 تا 16۔پارہ 6

اے کتاب والو! تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا ہے جو تمہاری ان بہت سی باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے جن کو تم کتاب میں سے چھپا جاتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھوڑ بھی دیتا ہے اب تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آچکی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دیتا ہے۔ جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں انہیں سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔اور اپنی اجازت سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی اور واضح کتاب کہا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو سلامتی کے راستے دکھاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی روشنی دکھاتا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کی اجازت سے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آکر اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کی ہدایت حاصل کر لیتے ہیں۔

آپ نے دیکھا

کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت یہ ہے۔کہ قرآن پاک کے زریعے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آکر اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کی ہدایت حاصل کریں۔

سورہ انبیاء آیت 48 تا 70 پارہ 17

اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی روشنی دی تھی۔ جو پرہیز گاروں کے لیے نصیحت تھی۔جو لوگ اپنے رب کو بن دیکھے ڈرتے تھے۔اور وہ قیامت سے بھی ڈرتے تھے۔اور یہ نصیحت یعنی قرآن بڑا بابرکت ہے۔جس کو ہم نے نازل کیا ہے۔پھر کیا تم اس کے نافرمان بنتے ہو۔اور ہم نے ابرہیمؑ کو ہدایت دی تھی۔اور ہم اس سے خوب واقف تھے۔اور جب اس نے اپنے باپ آذر سے کہا۔کہ یہ کیا بت ہیں۔جنکی پرستش کے لیے تم بیٹھے ہو۔انہوں نے کہا۔کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی غلامی کرتے دیکھا ہے ابراہیمؑ نے کہا۔کہ تم اور تمھارے باپ دادا واضح گمراہی میں ہیں۔وہ بولے۔کیا تم ہمارے پاس سچ لائے ہو۔یا مذاق کررہے ہو۔ابرہیمؑ نے کہا۔ بلکہ تمھارا رب وہی ہے جو آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے۔اور میں اس بات پر گواہوں میں سے ہوں۔اور اللہ تعالیٰ کی قسم جب تم چلے جاؤ گے۔تو میں ان کے ساتھ ایک چال چلوں گا۔پھر اس نے ان کے تمام بتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔سوائے بڑے بت کے۔تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں۔انہوں نے کہا کہ کس نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کام کیا ہے۔بیشک وہ بڑا ظالم ہے۔وہ بولے۔کہ ہم نے ایک نوجوان کو ان کا ذکر کرتے سنا ہے۔جسے ابراہیمؑ کہتے ہیں۔انہوں نے کہا۔اسے لوگوں کے سامنے لاؤ ۔تاکہ لوگ اس کی گواہی دیں۔وہ بولے۔اے ابراہیمؑ کیا یہ کام تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ کیا ہے۔تو اسنے کہا بلکہ ان کے اس بڑے بت نے کیا ہوگا۔پھر اگر یہ بولتے ہیں۔تو ان سے پوچھ لو۔پھر انہوں نے آپس میں رجوع کیا۔پھر کہنے لگے۔کہ بیشک تم ہی ظالم ہو۔پھر انہوں نے اپنے سروں کو جھکا لیا۔کہ تم جانتے ہو۔کہ یہ باتیں نہیں کرتے۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا۔پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انکی غلامی کرتے ہو۔جو تم کو نہ نفع دے سکتے ہیں۔اور نہ نقصان دے سکتے ہیں۔

افسوس ہے۔تم پر ان کی جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔انہوں نے کہا اسے آگ میں جلا دو۔ اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔اگر تمھیں کچھ کرنا ہے۔اور ہم نے کہا۔اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا۔اور انہوں نے اسے نقصان دینا چاہا۔مگر ہم نے ان کو نقصان میں ڈال دیا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ بت پرست لوگ حضرت ابراہیم کو ظالم کہہ رہے ہیں۔ یعنی نافرمان۔مگر اُن کے کہنے سے وہ ظالم نہیں بن جائیں گے بلکہ ظالم وہ ہی ہوگا جسے اللہ تعالیٰ ظالم کہیں گے۔وہ تو اللہ تعالیٰ کے بہت پیارے رسول ہیں۔ظالم تو وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کی غلامی کرتے ہیں۔اور واضح گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔

سورہ آل عمران۔آیات 19 تا 20۔پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اوران لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی۔علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی صند تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔آپؐ کتاب والوں اور اُمیوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے۔آپؐ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی اسلام لے آئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کر لی۔تو انہوں نے بھی ہدایت پالی،اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے ۔رسول ﷺ کے اطاعت گزار ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرتے ہیں۔جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہو کر فرقے بنالیں۔تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔اور اطیع اللہ اور اطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جو اسلام لانے والے ہیں۔یعنی جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی۔یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔یہی دین رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا بھی ہے۔یعنی اسلام لانا یعنی مسلم بننا۔

اور فرقے بنانا رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا دین ہرگز نہیں ہے۔فرقہ پرست رسول ﷺ کے دین سے پھر چکے ہیں یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔اور قرآن پاک میں اختلاف کر کے فرقے بنا کر للہ تعالیٰ کے دین اسلام سے مرتد ہو چکے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا کوئی دین قبول نہیں کریں گے۔کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والوں پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 85 تا 91 پارہ 3

اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیوں ہدایت دے سکتا ہے۔جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں۔کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہے۔اوران کے پاس واضح دلائل بھی آچکی ہیں۔یعنی قرآن پاک۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ایسے لوگوں کا بدلہ یہی ہے۔کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اور نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں اس کے بعد جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مر گئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آ گیا۔پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی

۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ بے بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔ پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہی لوگ گمراہ ہیں ۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مر گئے۔ اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔ تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔ کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔ کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آ گیا۔ پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی ۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔ یعنی فرقے بنائے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ یعنی فرقہ واریت میں بڑھتے چلے گئے تو اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہی لوگ گمراہ ہیں ۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور اسی حالت میں مر گئے۔ اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔ تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا ۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقے بنانے والے رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔ اور ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقہ بنانے والے گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

اسلام یا مسلم کا مطلب ہے۔ فرمابرداری یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری۔ فرقے بنانے والے تو اپنے مفسروں اور فرقہ پرستوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں کرتے۔ یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے۔ اس طرح وہ کافر یعنی نافرمان بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔ مگر فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن کر فرقے بناتے ہیں۔ اور کافر بن جاتے ہیں۔ جو ان فرقوں کی اطاعت کرے گا۔ وہ بھی کافر ہوگا۔ اور کافر جنت میں نہیں جا سکتا۔ یعنی ایمان لانے کے بعد کفر ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ رسول ﷺ مسلم تھے۔ اور اس بات کی گواہی دی۔ قیامت تک ان لوگوں کے سامنے جو قرآن پاک کے علم میں جھگڑا کرتے ہیں۔

سورہ آل عمرآن آیات 60 تا 64 پارہ 3

یہ (قرآن) تمھارے رب کی طرف سچ ہے۔ پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ پس آپ کے پاس علم آ جانے کے بعد بھی لوگ اس کے بارے میں آپ سے جھگڑیں۔ تو کہہ دو کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔ اور ہم خود بھی موجود رہیں اور تم بھی موجود رہو۔ پھر اللہ تعالیٰ سے التجا کریں۔ اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ بے شک یہی بیان سچا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو بے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کو جانتا ہے۔ کہہ دو اے کتاب والو۔ ایک بات کی طرف آؤ۔ جو تمھارے اور ہمارے درمیان یکساں ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی سوا کسی کی غلامی نہ کریں۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا رب بنائیں۔ اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو کہہ دیں۔ کہ گواہ رہو۔ کہ ہم تو فرمابردار ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں رسول ﷺ کی گواہی قیامت تک آنے والے دنیا بھر کے اُن لوگوں کے نام موجود ہے۔ جو قرآن پاک کے علم میں شک کرتے ہیں۔ اور قرآن پاک سے پھر کر فرقے بنا لیتے ہیں۔ رسول ﷺ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے اور اُسی ایک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ اگر لوگ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو ایسے تمام لوگوں کے نام رسول ﷺ کا پیغام اور گواہی موجود ہے۔ کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔

خواتین وحضرات

ہم بھی کتاب والے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کا دعویٰ کرنے والے لوگ ہیں۔ لہذا ہم بھی کتاب والے ہوئے۔ قرآن پاک کی تعلیمات دنیا بھر کے تمام کتاب والوں اور بغیر کتاب والوں سب کے لیے ہیں۔ ہماری بدقسمتی ہے۔ کہ ہم خود کو کتاب والا نہیں سمجھتے۔ اگر کتاب والا سمجھتے۔ تو کیا ہر طرف اس طرح کی فرقہ واریت ہوتی۔ اس طرح کفر اور شرک ہوتا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں پوچھ رہے ہیں کہ کیا تم مسلم بنتے ہو۔ یعنی کیا تم اللہ تعالیٰ کا

فرمابردار بنتے ہو۔

سورہ انبیاء آیات 105 تا 109 پارہ 17

اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔ کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔ بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ پھر تم کیا مسلم بنتے ہو۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ پھر رسول ﷺ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔ کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔ بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پھر اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔ پھر اگر لوگ پھر جائیں۔ یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم سب کو برابر آگاہ کر دیا ہے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ صرف قرآن پاک کی آیات پر ایمان لانے اور مسلم یعنی فرمابرداری کرنے والے پر قیامت والے دن کوئی غم اور خوف نہیں ہوگا۔

سورہ زخرف آیات 66 تا 69 پارہ 25

جو لوگ قیامت کے انتظار میں ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اور ان کو خبر تک نہ ہو۔ اس دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔ سوائے پرہیزگاروں کے۔ اے میرے غلاموں آج تمھیں کوئی خوف نہیں ہے اور نہ تم غمگین ہو گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور مسلم بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن پرہیزگاروں سے کہے گا اے میرے غلاموں آج تمھیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ پریشانی ہوگی یہ وہ لوگ ہیں۔ جو ایمان لائے یعنی جنھوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی اور فرمانبردار بن کر رہے۔

آپ نے غور کیا کہ قرآن پاک کے فرمابردار کو مسلم کہا جاتا ہے۔ بس ثابت ہوا کہ قرآن پاک کی اطاعت اور فرمابرداری کرنے والے کو ایمان والا کہا جاتا ہے۔ اور پرہیزگار بھی کہا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ فرعون مرتے وقت اسلام لایا۔ مگر اس کا مرتے وقت کا اسلام قبول نہ ہوا۔ کیونکہ اس سے پہلے وہ مسلسل فساد کرتا رہا۔ اور اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا۔

سورہ یونس آیات 90 تا 91 پارہ 11

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا۔ پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور زیادتی سے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ فرعون ڈوبنے لگا۔ تو اس نے کہا۔ کہ میں ایمان لاتا ہوں۔ کہ اُس زات کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اور میں فرمابرداروں میں سے ہوں یعنی مسلم ہوں۔ اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانوں میں سے تھا۔ اور فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون ڈوبتے وقت اسلام لا رہا ہے یعنی مسلم بن رہا ہے۔ مگر اس کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں کیا۔ کیونکہ وہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ فرعون کے دربار میں جادوگر اسلام قبول کر رہے ہیں۔ آئیں اب اصلی ایمان لانے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔

سورہ اعراف آیت 126 پارہ 9

اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔ کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔ جب وہ ہمارے پاس آئیں۔ اے ہمارے رب ہمیں صبر دے۔ اور ہمیں مسلم کی حالت میں موت دے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون کے دربار میں جادوگر اسلام قبول کر رہے ہیں۔یعنی مسلم بن رہے ہیں۔وہ کہتے ہیں۔اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہمیں صبر دے دے۔اور ہمیں فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔ یعنی ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔

اسلام لانے کا طریقہ دیکھیں۔یا مسلم بننے کا طریقہ دیکھیں۔اور رسول کی اطاعت کا طریقہ دیکھیں۔ایک مسلم ایسا ہوتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 50 تا53 پارہ3

اور میں تصدیق کرتا ہوں۔اُس کی جو مجھ سے پہلے تورات آچکی ہے۔اور تا کہ میں حلال کروں۔تمھارے لیے وہ چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں۔تمھارے لیے حلال کر دوں۔اور میں تمھارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔بے شک بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے۔اُسی کی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔پھر جب عیسیٰ ؑ نے ان کے کفر کو محسوس کیا۔تو کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں میرا مددگار کون ہوگا۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلم ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان لانے کا مکمل طریقہ موجود ہے۔رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانا ہوتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت ہوتا ہے۔ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا یعنی مسلم بن جانا رسول کی اطاعت ہوتا ہے۔ان آیات میں غور کریں۔کیا ہم لوگ بھی اس طرح ایمان لائے ہوئے ہیں اور اسی طرح کی گواہی دیتے ہیں۔یا اطیع الرسول کی آڑ میں مختلف فرقوں پر ایمان رکھنے والے ہیں۔
پھر جب عیسیٰ ؑ نے ان کے کفر یعنی نافرمانی کو محسوس کیا۔تو عیسیٰ نے کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں یعنی انجیل کے لیے میرا مددگار کون ہوگا۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلم ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

سورہ یونس آیت 84 پارہ11

اور موسیٰ ؑ نے کہا۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم مسلم ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ موسیٰ ؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانتی ہو اور اس کی اطاعت کرتی ہو تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم مسلم ہو۔یعنی اگر اللہ تعالیٰ کی فرمابردار ہو۔

۔آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی اطاعت ہمیں مسلم بناتی ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ یوسفؑ نے اسلام کی حالت میں موت مانگی۔

سورہ یوسف آیات 101 تا104 پارہ13

اے میرے رب تو نے مجھے حکومت کا ایک بڑا حصہ عطا فرمایا۔اور باتوں کی تعبیر سکھائی۔اے زمین اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے۔تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہے۔مجھے مسلم کی حالت میں موت دے۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔

یہ غیب کی خبریں ہیں۔جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔اور آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے۔جب وہ جمع ہوئے تھے اور اپنے کام کی چال چل رہے تھے۔اگر تم کتنا ہی چاہو لوگ اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔اور تم ان سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں یوسفؑ کا اسلام دکھایا گیا ہے۔جس کی وہ دعا مانگ رہے ہیں۔کہ مجھے مسلم کی حالت میں موت دے۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔

خواتین وحضرات!

اگر ہمیں بھی مسلم کی حالت میں موت آئی تو ہم بھی صالحین کے ساتھ شامل ہوں گے۔اگر فرقے کی حالت میں موت آئی تو ایک مشرک اور کافر کی موت ہوگی۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی آیات صرف ایمان والوں کو سنا سکتے ہیں۔کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی فرمابرداری کرتے ہیں۔

سورہ نمل آیات 79 تا 81 پارہ 20

بس اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔اور نہ آپؐ اندھوں کو ہدایت دے کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔بس وہی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔کہ آپؐ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔پھر فرمابردار یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔اور جو فرمابردار نہیں بنتے۔وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے نا آشنا ہیں۔

سورہ انبیاء آیات 92 تا 93 پارہ 17

بیشک تمھاری اُمت ایک ہی اُمت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔صرف تم میری غلامی کرو۔اور ان لوگوں نے اپنے کام کے آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیے۔ہر ایک کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔اور جو صالح عمل کرے گا۔اور وہ مومن بھی ہوگا۔تو اسکا عمل ضائع نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کہ بیشک تمھاری امت ایک ہی امت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔صرف میری غلامی کرو۔کیا ہم ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کر رہے ہیں۔کیا ہم ایک اُمت ہیں یا فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔اور اختلاف کا شکار ہیں۔ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی فرقوں سے نجات پا کر ہی ممکن ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے تو ایک اُمت بن جائیں۔۔۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں مومنوں میں سے رہوں۔اور یہ کہ اپنا منہ یکسو ہو کر سیدھا رکھوں اور مشرکوں میں سے نہ بنوں۔

سورہ یونس آیات 104 تا 109 پارہ 11

کہہ دو اے لوگو۔اگر تم میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو۔تو میں اُس کی بندگی یعنی غلامی نہیں کرتا۔جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔اور بلکہ میں تو صرف اُس کی بندگی یعنی غلامی کرتا ہوں۔جس کے قبضے میں تمھاری موت ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں مومنوں میں سے رہوں۔اور یہ کہ اپنا منہ یکسو ہو کر سیدھا رکھوں اور مشرکوں میں سے نہ بنوں۔اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُسے نہ پکار جو تجھے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پھر اگر تم نے ایسا کیا تو بیشک ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔اور اگر اللہ تعالیٰ تمھیں کوئی تکلیف دینا چاہے۔تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔اور اگر آپ کو فائدہ دینا چاہے۔تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔اس فضل کو پہنچا تا ہے جسے وہ اپنے غلاموں میں سے چاہتا ہے۔اور وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

کہہ دو اے لوگو تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس سچ یعنی قرآن پاک آ چکا ہے۔پھر جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے۔تو وہ اپنے بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ یعنی بے خبر رہتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔اس کی اطاعت کرتے رہو۔جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔اور صبر کرو یہاں تک اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے۔اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

یہ رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔رسول ﷺ اپنے دین کے بارے میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو آگاہ کر رہیں ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

اے لوگو۔اگر تم میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو۔تو میں اُس کی غلامی نہیں کرتا۔جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔اور بلکہ میں تو صرف اُس کی غلامی کرتا ہوں۔جس کے قبضے میں تمھاری موت ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں مومنوں میں سے رہوں۔اور یہ کہ اپنا منہ سب سے موڑ کر یکسو ہو کر سیدھا رکھوں اور مشرکوں میں سے نہ بنوں۔اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُسے نہ پکار جو تجھے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پھر اگر تم نے ایسا کیا تو بیشک ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔اور اگر اللہ تعالیٰ تمھیں کوئی تکلیف دینا چاہے۔تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔اور اگر آپ کو فائدہ دینا چاہے۔تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔اس فضل کو پہنچاتا ہے جسے وہ اپنے غلاموں میں سے چاہتا ہے۔اور وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اے لوگو تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس سچ یعنی قرآن پاک آ چکا ہے۔پھر جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے۔تو وہ اپنے بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ یعنی بے خبر رہتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔اس کی اطاعت کرتے رہو۔جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔اور صبر کرو یہاں تک اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے۔اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب

سورہ انعام 56 تا 58 پارہ 7

کہہ دو کہ مجھے اُن کی بندگی یعنی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔ کہہ دو کہ میں تمہاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا۔ بیشک اس طرح میں گمراہ ہو جاؤں گا۔ اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اور میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے آپ کہہ دیجئے اگر میرے پاس وہ عذاب ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نبی ﷺ ظالموں سے خطاب کر رہے ہیں۔ جو قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں پر ہیں یہ ان کے نام نبی کا پیغام ہے اور یہ فرقہ پرستوں کو دو ٹوک جواب ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

کہ مجھے اُن کی بندگی یعنی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔ کہہ دو کہ میں تمہاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا۔ بیشک اس طرح میں گمراہ ہو جاؤں گا۔ اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ رہے ہیں کہ میں تو واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر قائم ہوں۔ جیسے تم نے جھٹلا دیا ہے۔ اگر میرے ہاتھ میں عذاب کا فیصلہ ہوتا تو میں تمھیں اس عذاب سے دوچار کر دیتا۔ مگر میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے۔ جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ زمر آیات 64 تا 66 پارہ 24

کہہ دو۔ اے جاہلو۔ کیا تم مجھے کہتے ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی بندگی یعنی غلامی کروں۔ اور بیشک آپ ﷺ اور اُن کی طرف اور آپ سے پہلے جو رسول ہو گزرے ہیں۔ اُن کی طرف وحی کی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارے تمام اعمال برباد ہو جائیں گے۔ اور تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب سنا۔ وہ کہہ رہے ہیں اے جاہلو تم مجھے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی غلامی کرنے کو کہتے ہو۔ آپ ﷺ اور پہلے آنے والے تمام رسولوں کو وحی کی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ اسلیے صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔

مگر ہم لوگوں نے رسول کے خطاب کو نظر انداز کر دیا ہے اور اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں۔ ہمارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی رسول ﷺ کا دین تھا۔

دین کے بارے میں حضرت صالحؑ کا خطاب

سورہ ھود۔ آیات 58 تا 63۔ پارہ نمبر 12

اور جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے ہودؑ اور انکے جو ساتھ ایمان لائے تھے۔ ان کو نجات دی۔ اور انہیں سخت عذاب سے بچالیا۔

اور یہ قوم عاد تھی انہوں نے اپنے رب کی آیات اور اُس کے رسولوں کی نافرمانی کی۔ اور ہر مغرور اور سرکش کے حکم کی اطاعت کرتے رہے۔ اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی لگا دی جائے گی یاد رکھو کہ قوم عاد نے اپنے رب کا کفر کیا تھا۔ یاد رکھو کہ عاد کیلئے جو ہود کی قوم تھی۔ اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے۔ اور ثمود کی قوم کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے اور تمہیں اس میں بسایا پس تم اس سے بخشش طلب کرو پھر توبہ کرو بے شک میرا رب قریب ہے قبول کرنے والا ہے۔ انہوں نے کہا اے صالحؑ ہمیں اس سے پہلے تجھ سے بڑی امیدیں تھیں۔ کیا تم ہمیں ان کی بندگی یعنی غلامی سے روکتا ہے جن کی بندگی یعنی غلامی ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں۔ اور جس بات کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے۔ اس میں ہمیں بڑا شک ہے۔ اس نے کہا کہ اے میری قوم بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوں۔ اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت دی ہو تو پھر اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں تو مجھے اس سے کون بچائے گا۔ تم تو میرا نقصان ہی کرو گے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت صالحؑ کا خطاب دکھایا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔ اس کے سوا کوئی غلامی کے لائق نہیں۔ لوگوں نے جواب دیا کہ اے صالح پہلے تو ہمیں تم سے بہت سی اُمیدیں تھیں۔ تم ان کی بندگی یعنی غلامی سے روکتے ہو۔ جن کی بندگی یعنی غلامی ہمارے باپ دادا نے کی تھی۔ صالح نے جواب دیا۔ کہ میں اپنے رب کی واضح دلیل بھی رکھتا ہوں اور رحمت یعنی کتاب بھی اللہ تعالیٰ نے دی ہو۔ تو کیا اس کے باوجود میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں۔

ان آیات میں واضح دلیل اور رحمت اللہ تعالیٰ کی آیات کو کہا گیا ہے۔ یعنی کتاب کو کہا گیا ہے۔ اور معجزہ بھی واضح دلیل میں آئے گا۔ کیونکہ وہ بھی آیات کی طرح سچا ہوتا ہے۔ ان آیات میں آپ لوگوں نے حضرت صالح کا دین دیکھا وہ ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے تھے۔

سورہ البقرہ، آیات 256 تا 257، پارہ 3

دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ یقیناً ہدایت گمراہی سے واضح طور پر الگ ہوگئی ہے۔ جوانسان طاغوت کا کفر دے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔ اس نے درحقیقت ایک مضبوط سہارا تھام لیا۔ جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سب سننے والا جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے وہ ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور وہ جنھوں نے کفر کیا ہے طاغوت ان کے ولی ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں۔ یہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔

ہدایت یعنی قرآن پاک چھانٹ کر گمراہی سے الگ کر دیا گیا ہے۔ جو طاغوت کی نافرمانی کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔ ایمان کا مطلب ہے۔ قرآن کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا لہٰذا جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اس نے حقیقت میں ایک مضبوط سہارے کو پکڑ لیا جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے۔ یعنی قرآن کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو کافر۔ کافر کہتے ہیں۔ فرقہ بنانے والے کو۔ طاغوت ان کے دوست ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔ یہی لوگ دوزخی ہیں۔ یہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والوں کا ولی اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور کفر کرنے والے یعنی رفرقوں کی اطاعت کرنے والوں کا ولی طاغوت ہیں۔ جو روشنی یعنی قرآن پاک سے دور کر کے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔ جو دوزخ کا راستہ ہے۔

سورہ النحل آیات 51 تا 52 پارہ 14

اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ دو معبود نہ بنالو بیشک معبود تو بس ایک ہی ہے۔ لہٰذا مجھ ہی سے ڈرو۔ اُسی کا ہے۔ جو سب کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔ اور خالص اُسی کا دین چل رہا ہے۔ پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے ڈرتے ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ دو معبود نہ بنالو۔ معبود تو صرف ایک ہے۔ یعنی غلامی کے لائق تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ تو پھر سوال یہ ہے کہ پھر رسول کی اطاعت کا غلط انداز ہے۔ کہ رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ اس طرح تو دو خدا بن گئے۔ زمین اور آسمانوں میں صرف اُس کا دین یعنی حکم چل رہا ہے۔ کسی اور کا حکم چلتا تو اُس کا بھی دین چلتا اور وہ بھی خدا ہوتا۔ اگر ہم احادیث کی اطاعت وحی کی طرح کرتے ہیں۔ تو گویا دو خدا ہیں۔ اور خالص غلامی نہیں کر رہے۔ شرک کر رہے ہیں۔

سورہ ذمر آیات 1 تا 3 پارہ 23

یہ کتاب بڑے غالب حکمت والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ بیشک ہم نے اس کتاب کو آپ ﷺ کی طرف سچ کے ساتھ نازل کیا ہے۔ صرف دین کو خالص اللہ تعالیٰ کیلیے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ سنو خالص دین اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ اور جنھوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے اولیاء بنا رکھے ہیں۔ کہ ہم انکی غلامی صرف اس لیے کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں للہ تعالیٰ کے بہت قریب کر دیں۔ بیشک جن باتوں میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیتے۔ جو جھوٹا اور کافر ہو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ کیونکہ ہم نے یہ کتاب آپ کی طرف سچائی کے ساتھ نازل کی ہے۔ غلامی صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اور جو دوسروں کی غلامی اس لیے کرتے ہیں۔ کہ وہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کر دیں۔ ایسی باتوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کرے گا۔ کیونکہ یہ لوگ کافر ہیں۔ یعنی فرقہ پرست ہیں۔ جھوٹے اور کافر اس طرح ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی غلامی کا حکم دیا تھا۔ اور یہ جھوٹ بول کر اور کافر بن کر کسی دوسرے کی اطاعت کر رہے ہیں۔

ان آیات میں وہ لوگ بھی آتے ہیں۔ جو اپنے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ اس طرح ان کو قرآن پاک سمجھنا چاہیے۔ اس طرح وہ نام نہاد مفسر اس کو اپنے فرقے کا حصہ بنا لیتے ہیں۔ اور ایک انسان ایک فرقے کا غلام بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا غلام بننے کے بجائے انسان ایک نام نہاد مفسر کا غلام بن جاتا ہے۔ یہ شرک ہے اور یہ جھوٹے لوگ ہیں۔۔ ایسے کافروں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔

آپ نے دیکھا کہ مرتد کی سزا ہرگز موت نہیں ہے۔ اور نہ وہ کسی کا مجرم ہے کہ وہ اس کو سزا دیتا پھرے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا مجرم ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے خود سزا دے گا۔

سورہ حج آیات 71 تا 72 پارہ 17

اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُن کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔ جن کے لیے نہ تو اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل اُتاری ہے۔ اور نہ ہی انہیں کچھ علم ہے۔ ان ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔ اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں۔ تو آپ ان کے چہروں پر ناگواری دیکھتے ہیں۔ کہ ابھی یہ ان لوگوں پر جھپٹ پڑیں۔ جو انہیں ہماری آیات سناتے

ہیں۔آپ ﷺ کہ دیجیے۔کہ میں آپ کو اس سے ناگوار چیز کیا ہے بتاؤں۔''آگ'' جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات۔

۔آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ظالم یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔یاد رہے کہ قرآن پاک میں کافر بھی فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے اور ظالم بھی فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ان آیات میں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں بات کی جا رہی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے فرقے کی غلامی کرتے ہیں۔ایسے لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ کی آیات سے کوئی بات سمجھائی جاتی ہے۔تو ایسے ظالم یعنی فرقہ پرست آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔کہ ابھی یہ ان لوگوں پر جھپٹ پڑیں گے۔جو انہیں ہماری آیات سناتے ہیں۔ایسے ظالموں اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو رسول ﷺ جواب دے رہے ہیں۔کہ میں آپ کو اس سے ناگوار چیز کیا ہے بتاؤں۔''آگ'' جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو ظالم کہہ رہے ہیں۔یعنی انتہائی نافرمان کہہ رہے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر غصے میں آجاتے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور اپنے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں جس کا قرآن پاک نے کوئی حکم نہیں دیا ہے۔ایسے لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ کی آیات سے کوئی بات سمجھائی جاتی ہے۔تو ایسے ظالم یعنی فرقہ پرست آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔ان کافروں سے اللہ تعالیٰ کا ایک ہی وعدہ ہے۔آگ کا۔قرآن پاک میں کہاں لکھا ہے۔کہ ان نام نہاد مفسروں کی مدد سے قرآن پاک سیکھو۔یا اپنے اپنے فرقے کے مطابق سیکھو۔یا آیات کی تاریخ میں بیٹھ کر غور کرو۔اور فرقے بناتے پھرو۔

سورہ مریم۔آیت 65 پارہ 16

وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جو ان کے درمیان ہے پس اس کی بندگی یعنی غلامی کرو اور اس کی بندگی یعنی غلامی پر ثابت قدم رہو۔کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں کو اپنی غلامی کا حکم دے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جو ان کے درمیان ہے پس اس کی غلامی کرو اور اس کی غلامی پر ثابت قدم رہو۔کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ اپنی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دے رہے ہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی غلامی کرتے ہیں تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کا کوئی دوسرا خدا ہے کیونکہ خدا کی تو یہ نشانی ہے کہ وہ زمین اور آسمانوں میں تمام موجود چیزوں کا رب ہے۔

جس طرح لوگ قرآن پاک پڑھتے ہوئے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں۔تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی دوسرا خدا ہوتا ہے جس کی لوگ غلامی کرتے ہیں۔اُس نے زمین اور آسمانوں میں کیا پیدا کیا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیتے ہیں۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی دوسرا ہم نام نہیں ہے۔

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو ساری دنیا کے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے نام ہے۔ایک اللہ تعالیٰ کا غلام ہونا رسول ﷺ کا دین تھا۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور غلام ہوتا ہے۔وہ رسول ﷺ کا دین ہرگز نہیں ہے۔کیونکہ وہ مشرک ہوتا ہے۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب پکھتے ہیں۔

سورہ کافروں آیات 1 تا 306

کہہ دو اے کافرو۔میں اُس کی بندگی یعنی غلامی نہیں کرتا۔۔جس کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔اور نہ تم اسکی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہو۔جس کی بندگی یعنی غلامی میں کرتا ہوں۔اور نہ ہی میں اُس کی بندگی یعنی غلامی کرنے والا ہوں۔جس کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔اور نہ ہی تم اُس کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہو۔جس کی میں بندگی یعنی غلامی کرتا ہوں۔تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ کا دین ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی تھا۔اب جو رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔۔ وہ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہوں گے۔اگر وہ رسول ﷺ کے دین پر ہونگے۔تو رسول ﷺ کے اطاعت گزار ہوئے۔ورنہ کافر ہونگے۔رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے صرف وہی لوگ ہونگے۔جو ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہونگے ۔

سورہ نحل۔آیات 86 تا 89۔پارہ نمبر 14

جب مشرک لوگ دنیا میں اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پروردگار یہی ہیں وہ ہمارے شریک جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اس پر وہ ان کو جواب دیں گے کہ بیشک تم جھوٹے ہو۔اُس دن یہ سب اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کریں گے اور وہ جو جھوٹ بناتے تھے۔وہ انہیں بھول جائیں گے۔جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے اس فساد کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔اور جس دن ہم ہر امت سے انہیں میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ ﷺ کو گواہ لائیں گے اور ہم نے آپ ﷺ پر ایسی کتاب نازل کی

ہے جس پر ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے اور یہ ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے ان لوگوں کیلئے جنہوں نے فرمابرداری کی ہے۔یعنی مسلم بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر کرنے والے یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔جن لوگوں نے اپنے فرقوں کو معبود بنا رکھا ہے۔اور مشرک بن چکے ہیں ان آیات میں اُن کا حال بیان کیا گیا ہے۔جو قیامت والے دن ان کا ہونے والا ہے۔جب مشرک لوگ دنیا میں اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پروردگار یہی ہیں وہ ہمارے شریک جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اس پر وہ ان کو جواب دیں گے کہ بیشک تم جھوٹے ہو۔اُس دن یہ سب اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کریں گے اور وہ جو جھوٹ بناتے تھے۔وہ انہیں بھول جائیں گے۔جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے اس فساد کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔اور جس دن ہم ہر امت سے انہیں میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپؐ کو گواہ لائیں گے اور ہم نے آپؐ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جس پر ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے اور یہ ہدایت

اور رحمت اور خوشخبری ہے ان لوگوں کیلئے جنہوں نے فرمابرداری کی ہے۔یعنی مسلم بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا اور دوسروں کو قرآن پاک سے روکا ہوگا انہیں اس فساد کے بدلے عذاب پر عذاب دیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ہم ہر امت میں گواہ کھڑا کر کے گواہی لیں گے۔پھر کسی کو بے قصور ہونے کا اور توبہ استغفار کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا ظالم لوگ ایک دوسرے پر الزام لگائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے آگے فرمابرداری سے جھک جائیں گے اور جو کہانیاں وہ بناتے تھے وہ سب بھول جائیں گے۔

(باب نمبر 3)

ہر دور میں انسان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے زریعے ہی اللہ تعالیٰ کو مظبوطی سے پکڑ سکتا ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک میں دیکھتے ہیں۔

رسول خود بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں۔اوراسی کی تعلیم سکھاتے ہیں۔جو قرآن پاک میں لکھا ہوا نہ ہو۔وہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہے۔وہ فراڈ ہے۔کیونکہ رسول کبھی اپنی بندگی کا حکم نہیں دیتے۔وہ صرف ایک رب کی بندگی اور مسلم ہونے کا حکم یعنی ایک رب کی فرمابرداری کا حکم دیتے ہیں۔۔

سورہ آل عمرآن آیات 77 تا 80 پارہ 3

بیشک جولوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اوراپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔اور نہ ان کو پاک کرے گا۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔اور بے شک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اس طرح الجھا دیتے ہیں کہ تم سمجھو گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے نہیں ہوتا اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے یعنی غلام بن جاؤ بلکہ وہ کہے گا کہ تم اللہ تعالیٰ کے بندے یعنی غلام بن جاؤ اس لیے کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور تم اس کو خود بھی پڑھتے ہو اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاءؑ کو اپنا رب بنا لو کیا وہ تمہیں نافرمانی کا حکم دے گا فرمابرداری کے بعد یعنی کیا وہ تمہیں مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ بیشک جولوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اوراپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔اور نہ ان کو پاک کرے گا۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔یہ فرقہ پرست لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرقوں میں سے ایک فرقہ کے لوگوں کے رویے کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اس طرح الجھاتے ہیں کہ لوگ سمجھنے لگتے ہیں کہ شاید یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے۔اور وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں۔حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور دانائی اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ یہ کہے گا کہ تم اللہ کے غلام بن جاؤ۔اس کی وجہ یہ ہے کہ پیغمبرؑ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور وہ اس کو خود بھی پڑھتے ہیں اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنا لو کیا وہ تمہیں مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

بہت سے فرقہ پرست لوگوں کو قرآن پاک کی دعوت دیں تو وہ بہت تکبرانہ انداز میں کہتے ہیں کہ تمام فرقے رسولؐ کی اطاعت کر رہے ہیں اور رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے کاش لوگوں نے قرآن سے اس کو سمجھا ہوتا تو وہ سمجھ جاتے کہ اس کا مطلب قرآن پاک کی اطاعت ہے۔اور رسول کبھی اپنی غلامی کا حکم نہیں دیتے۔کیونکہ وہ خود اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں۔اوراسی کی تعلیم دیتے ہیں۔وہ یہ کبھی نہیں کہیں گے۔کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنا لو کیا وہ تمہیں مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا۔

اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنا۔یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑنا۔
اس کے لیے چند مثالیں دیکھتے ہیں۔

مثال

سورہ آل عمران۔آیت 102 تا 103 کا پہلا حصہ۔پارہ 4

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک فرمابردار یعنی مسلمان رہنا سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑلو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنا اور اس کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا اور فرقے نہ بنانا۔اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے باوجود اگر ہم فرقے بناتے ہیں۔تو مسلم نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔ ہم جب بھی زندگی میں فرقہ بنائیں گے۔تو کافر ہو جائیں گے ۔اور مسلم نہیں رہیں گے۔مسلم بننے کا یہ طریقہ ہے۔کہ فرقہ نہ بنایا جائے۔اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیا جائے۔

خواتین وحضرآت!

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔کہ سب مل کر قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑلو۔مگر ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کردی۔اور سب فرقہ فرقہ ہو گئے۔

قرآن پاک کو سمجھنا بھی گوارہ نہ کیا اور اپنے اپنے فرقوں کو مضبوطی سے پکڑلیا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اسی طرح کردی جس طرح شیطان نے آدمؑ کو سجدہ نہ کر کے نافرمانی کردی تھی ہم نے بھی شیطان کی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کردی۔شیطان بھی کافر اور ہم بھی کافر ہو چکے ہیں۔

کیونکہ ہم نے فرقوں کو مضبوطی سے پکڑلیا ہے اور اسے اسلام سمجھتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی اسلام سمجھتے ہیں حالانکہ یہ فرمابرداری نہیں ہے بلکہ کفر ہے۔ہم تو اسلام سے نکل چکے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب میں آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے لگی ہوں۔ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ ہے۔اور کافر بننے کا طریقہ بھی ہے۔جو قرآن پاک کے ساتھ فرقہ بنالے گا۔وہ کافر ہوگا اور جو فرقہ نہیں بنائیگا۔اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑیگا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔

مثال

ان آیات میں دونوں جملوں کا استعمال ہوا ہے۔جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور تفرقہ نہ ڈالنا۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوبارہ کافر بنادیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تمہیں مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔اور مسلم نہیں رہتا۔یعنی اسلام سے نکل جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے ۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنادیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے

درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔

ان آیات میں وہ قسم کے لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک مسلم رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے۔

خواتین وحضرات

ہم جب بھی زندگی میں فرقہ بنائیں گے۔تو کافر ہو جائیں گے ۔اور مسلم نہیں رہیں گے۔مسلم بننے کا یہ طریقہ ہے۔کہ فرقہ نہ بنایا جائے۔اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیا جائے۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں زندگی گزاری جائے۔

مثال

ان آیات میں وحی یعنی خالص قرآن پاک کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم ہے۔جس کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا۔اس کے علاوہ کسی حدیث کی کتاب کے بارے میں نہیں پوچھا جائیگا۔

سورہ زخرف۔آیات 43 تا 44۔پارہ 25

آپ اس کو جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔مضبوطی سے تھامے رکھیے ۔بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ (قرآن) آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور عن قریب آپ لوگوں سے پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ اس قرآن پاک کو مضبوطی سے تھامے رکھیے۔یہ آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے اللہ تعالیٰ کی نصیحت ہے ۔بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں۔اور عن قریب آپ لوگوں سے پوچھا جائے گا۔

سوال ہے کہ کیا ہم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مظبوطی سے پکڑا ہوا ہے۔آپ کا جواب ۔کہ نہیں ہم تو فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔اس کا مطلب ہے۔کہ بے شک ہم سیدھے راستے پر نہیں ہیں اور بے شک اس (قرآن) کو ہم نے اپنے لیے نصیحت نہیں سمجھا ہے اور عن قریب ہم لوگوں سے پوچھا جائے گا۔یعنی ہماری شامت آنے والی ہے۔

مثال

جو لوگ کتاب یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں تو یقیناً ہم ایسے اصلاح کرنے والوں کا آجر ضائع نہیں کرتے۔

سورہ اعراف۔آیت 170۔پارہ نمبر 9

جو لوگ کتاب کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں تو یقیناً ہم ایسے اصلاح کرنے والوں کا آجر ضائع نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔جو لوگ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے اصلاح کرنے والوں کا آجر ضائع نہیں کرتے۔نوٹ کریں۔ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے اصلاح کرنے والوں کا آجر ضائع نہیں کرتے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مظبوطی سے پکڑنے والے اصلاح کرنے والے ہوتے ہیں۔اور ان لوگوں کا اجر اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کریگا۔

اس ایت کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ اعراف۔آیت 168 تا 170۔پارہ نمبر 9

اور ہم نے انہیں کئی گروہ بنا کر زمین میں تقسیم کر رکھا ہے ان میں سے نیکو کار بھی ہیں اور ان میں سے برعکس بھی ہیں اور ہم نے ان کو اچھے اور بُرے حالات سے آزمایا کہ

شاید وہ لوٹ آئیں پھر ان کے بعد ان کے نالائق جانشین ہوئے جو کتاب کے وارث بنکر اس دنیا کی زندگی کا مال سمیٹنے لگے اور کہنے لگے کہ عن قریب ہمیں معاف کر دیا جائے گا اور اگر ویسا ہی مال دوبارہ ان کے پاس آئے اسے بھی قبول کر لیں گے۔کیا ان سے کتاب میں یہ عہد نہیں لیا گیا تھا۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق صرف وہ کہیں گے جو سچ ہو۔اور جو کچھ اس میں تھا۔وہ پڑھ بھی لیا اور آخرت کا گھر تو پرہیز گاروں کیلئے بہتر ہے۔کیا تمہیں اتنی سی بھی عقل نہیں ہے۔جو لوگ کتاب کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں تو بے شک ہم ایسے اصلاح کرنے والوں کا آجر ضائع نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایک مکمل پیکیج کامیابی کا دکھایا گیا ہے۔جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔ تو اس میں کوئی شک نہیں ہے۔کہ ایسے اصلاح کرنے والے لوگوں کا آجر ضائع نہیں ہوگا۔

اور جو لوگ قرآن پاک میں بتائے ہوئے سچ کو بیان نہیں کرتے ایسے لوگ ایسی کہانیاں گھڑتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر دے گا۔اور ایسے قصہ کہانیاں فرقے والے لوگوں نے بہت مشہور کر رکھی ہیں مگر ان کو ایک آیت بھی ایسی نہیں ملے گی جس میں فرقہ والے کو جنت کی بشارت ہو۔ بلکہ فرقہ بنانے والے کو قرآن پاک میں کافر اور مشرک منافق مرتد ظالم اور گمراہ کہا گیا ہے۔ان کو کہاں سے معافی ملے گی جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے خلاف ساری عمر جہاد کرتے ہیں۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے اصلاح کرنے والے لوگوں کا آجر ضائع نہیں کرتے۔

مثال

اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا مطلب ہے قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔یعنی اللہ تعالیٰ کی باتوں پر ایمان لانا یعنی ماننا۔

سورہ نساء۔آیات 145 تا 147۔پارہ نمبر 5

بے شک منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ڈالے جائیں گے۔اور تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔لیکن وہ لوگ جو توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اپنا دین اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کر لیں۔تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہونگے۔اور عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجر عظیم دے گا اگر تم شکر کرو اور ایمان رکھو تو اللہ تعالیٰ کو تمہیں عذاب دیکر کیا کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ شکر کا بدلہ دینے والا قدردان اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اس میں کوئی شک نہیں۔منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ڈالے جائیں گے۔اور تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔لیکن وہ لوگ جو توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اپنا دین اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کر لیں۔تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہونگے۔اور عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجر عظیم دے گا۔

منافق قرآن پاک میں اُن لوگوں کو کہا گیا ہے۔جو ایمان لانے کے بعد کفر کر لیتے ہیں۔یعنی فرقے بنا لیتے ہیں۔اگر ایسے لوگ توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اپنا دین اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کر لیں۔تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہونگے۔اور عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجر عظیم دے گا۔اگر تم شکر کرو اور ایمان رکھو تو اللہ تعالیٰ کو تمہیں عذاب دیکر کیا کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ شکر کا بدلہ دینے والا قدردان اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

مثال

سورہ نساء آیات 174 تا 175 پارہ 6

لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آگئی ہے۔اور ہم نے تمہاری طرف واضح روشنی نازل کی ہے۔اب جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اور اسے مضبوطی سے پکڑ لیا تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کر لے گا۔اور اپنی طرف آنے والے سیدھے راستے کی ہدایت کر دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ لوگو تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے دلیل آگئی ہے۔یعنی قرآن پاک۔اور اللہ تعالیٰ نے واضح روشنی نازل کی ہے۔اب جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھیں اور اس کی اطاعت کی اور اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنی رحمت اور فضل میں داخل کر لے گا اور اپنی طرف آنے والے سیدھے راستے کی ہدایت کر دے گا۔

مثال

سورہ فاطر آیت 5 کا پہلا حصہ پارہ 22

بے شک جو لوگ کتاب پڑھتے ہیں۔ اور نماز ادا کرتے ہیں۔اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے۔اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں۔وہ ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جو برباد نہیں ہوگی۔

خواتین وحضرات!

ہم نے مختلف آیات سے جانا کہ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا مطلب قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہے۔اگر ہم نے اس رسی کو مضبوطی سے پکڑا تو سیدھے اللہ تعالیٰ کے پاس اپنی جنت میں جائیں گے۔اور یہ تجارت ضائع نہیں ہوگی۔

مثال

اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔وہی تمہارا مالک ہے اور بہت ہی اچھا مالک اور بہت ہی اچھا مددگار ہے۔

سورہ الحج۔آیت 78۔پارہ 17

اللہ تعالیٰ کے لیے جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے اُس نے تمہیں منتخب کر لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی وہ تمھارے باپ ابراہیمؑ ملت ہے۔اُس نے تمھارا نام فرمابردار رکھا ہے۔یعنی مسلم رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمابردار رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی یہی ہے تاکہ رسولؐ تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔وہی تمہارا مالک ہے اور بہت ہی اچھا مالک اور بہت ہی اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے دین کی وضاحت فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں اپنے کام کے لیے چن لیا ہے اور دین میں تم اپنے باپ ابراہیمؑ کے طریقے پر قائم ہو جاؤ جس میں کوئی تنگی نہیں رکھی اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمابردار رکھا تھا اور اس میں بھی فرمابردار رکھا ہے تاکہ رسولؐ تم پر گواہ بنے اور تم لوگوں پر گواہ بنو یعنی جو اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرتا ہے تو وہ قیامت والے دن لوگوں پر گواہ بنے گا پھر فرمابردار بننے کا طریقہ بتایا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو نماز پڑھو زکوۃ دو اللہ تعالیٰ تمہارا مالک ہے اور بہت اچھا مددگار ہے۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کی۔یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔اب جو بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرے گا یعنی قرآن پاک کے لیے کام کرے گا۔وہ بھی قیامت والے دن لوگوں پر گواہ ہوگا۔یہی کام رسول ﷺ نے بھی کیا ہے۔پہلے رسولوں پر ایمان لانے والوں کا نام بھی مسلم تھا۔اگر ہم فرقے چھوڑ کر رسول ﷺ پر ایمان لے آئیں اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیں تو ہمارا نام بھی مسلم ہے۔

اللہ تعالیٰ کو مظبوطی سے پکڑنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا۔

سورہ لقمان آیات 20 کا دوسرا حصہ تا 24 پارہ 21

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ان کے پاس نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہدایت ہوتی ہے اور نہ روشن کتاب ہوتی ہے۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔کہ اس کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔تو وہ کہتے ہیں۔کہ ہم تو اسی کی اطاعت کریں گے۔جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا اگر شیطان انہیں جہنم کی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔اور جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دے۔اور وہ احسان کرنے والا ہو۔تو بیشک اس نے ایک مظبوط رسی تھام لی۔اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔اور جو کوئی کفر کرے۔تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔جو وہ کرتے تھے۔بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے کو دکھا رہے ہیں۔یہ وہ انسان ہوگا۔جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دے۔یعنی مسلم بن جائے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بن جائے۔ اور وہ احسان کرنے والا ہو۔ یعنی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دینے والا ہو۔تو بیشک اس نے ایک مظبوط رسی تھام لی۔اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔اور جو کوئی کفر کرے۔یعنی فرقہ بنائے۔تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔جو وہ کرتے تھے۔بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو جہالت کی وجہ سے آپ کے ساتھ جھگڑے۔تو اس کے لیے ایک ہی جواب ہے۔کہ اس کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔تو وہ کہتے ہیں۔کہ ہم تو اسی کی اطاعت کریں گے۔جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ اگر چہ شیطان انہیں جہنم کی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ان کے پاس نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہدایت ہوتی ہے اور نہ روشن کتاب ہوتی ہے۔یہ تینوں قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔یعنی ان لوگوں کے پاس قرآن پاک کا علم تو ہوتا نہیں۔جبکہ صرف باپ دادا کے راستے کی خاطر اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے ایک احسان کرنے والے انسان کو دیکھا۔جو قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا ہے۔جس نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکایا ہوا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہو تو اُس نے ایک مظبوط رسی تھام لی۔اور اس کے مقابلے میں ایک فرقہ پرست کو دیکھا۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتا ہے۔جو باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والا ہے

۔اس کے لیے اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔اور جو کوئی کفر کرے۔یعنی فرقہ بنائے۔تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔جو وہ کرتے تھے۔بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

سورہ انبیاء آیات 92 تا 93 پارہ 17

بیشک تمھاری اُمت ایک ہی اُمت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔صرف تم میری بندگی یعنی غلامی کرو۔اوران لوگوں نے اپنے کام میں اختلاف پیدا کر لیے۔ہر ایک کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔اور جو صالح عمل کرے گا۔اور اور وہ مومن بھی ہوگا۔تو اُسکی ناقدری نہیں کی جائے گی اور بے شک ہم اس کو لکھنے والے ہیں

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کہ بیشک تمھاری امت ایک ہی امت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔صرف میری غلامی کرو۔اختلاف کرنے والوں یعنی فرقہ پرستوں کو چھوڑ کر مومن جو عمل کرتے ہیں۔تو اُسکی ناقدری نہیں کی جائے گی اور بے شک اس کو لکھنے والے اللہ تعالیٰ ہیں۔

نوٹ کریں۔کہ اس بات کو اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے۔کہ مومن کے اعمال کی قدر کی جائے گی۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اوراس کی اطاعت کرنے والے کی قدر کی جائے گی

سورہ قصص آیت 70 پارہ 20

وہی اللہ تعالیٰ ہے۔جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اسی کے لیے دنیا اور آخرت میں تعریف ہے۔اُسی کا حکم چلتا ہے۔ اور اُسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وہی اللہ تعالیٰ ہے۔جس کے سوا کوئی زات ایسی نہیں ہے۔جس کی غلامی کی جاسکے۔اسی کے لیے تعریف ہے دنیا اور آخرت میں بھی۔اُسی کا حکم چلتا ہے۔اور اُسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

سورہ حج آیات 68 تا 72 پارہ 17

ہر اُمت کے لیے ہم نے ایک طریقہ مقرر کر دیا۔جس پر وہ چلتے ہیں بس وہ آپ سے اس حکم میں نہ جھگڑیں ۔اور آپ ﷺ اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں۔بیشک آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں۔اور اگر وہ آپ سے جھگڑا کریں۔تو کہہ دیجیے کہ جو کچھ تم کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھارے درمیان قیامت کے دن ان باتوں میں فیصلہ کر دے گا۔جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔کیا تم نہیں جانتے۔کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔یہ سب باتیں کتاب میں درج ہیں بیشک یہ اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے۔اور وہ بندگی کرتے ہیں اُس کے سوا دوسروں کی۔جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں نازل کی۔اور نہ ہی انہیں اس کا کوئی علم ہے۔اور ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے۔اوران کو جب ہماری واضح دلائل والی آیات پڑھ کر سنائی جاتیں ہیں۔تو آپ ان کے چہروں پر ناراضگی دیکھتے ہیں۔قریب ہوتے ہیں کہ ان لوگوں پر حملہ کر دیں۔جو ان کو ہماری آیات سناتے ہیں۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ کیا اس سے زیادہ ناگوار تمھیں بتاؤں۔وہ آگ ہے۔جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں یعنی نافرمانوں سے وعدہ کر رکھا ہے۔اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں کافروں یعنی نافرمانوں کا رویہ دکھایا گیا ہے۔جو قرآن پاک کی سچائی میں اختلاف کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں۔

ہر اُمت کے لیے ہم نے ایک طریقہ مقرر کر دیا۔جس پر وہ چلتے ہیں بس وہ آپ ﷺ سے اس حکم میں نہ جھگڑیں اور آپ ﷺ اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں۔بیشک آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں۔اور اگر وہ آپ سے جھگڑا کریں۔تو کہہ دیجیے کہ جو کچھ تم کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھارے درمیان قیامت کے دن ان باتوں میں فیصلہ کر دے گا۔جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔

خواتین وحضرات

ہر امت کے لیے ایک ہی شرع ہوتی ہے۔یعنی ایک ہی طریقہ ہوتا ہے۔جس پر وہ چلتے ہیں بس وہ آپ سے اس حکم میں نہ جھگڑیں۔صرف ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلائیں۔بیشک یہ رسول ﷺ کا سیدھا راستہ ہے۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کیا تم نہیں جانتے۔کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔یہ سب باتیں کتاب میں درج ہیں۔بیشک یہ اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے۔اور وہ بندگی کرتے ہیں اُس کے سوا دوسروں کی۔جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں نازل کی۔اور نہ ہی انہیں اس کا کوئی علم ہے۔اور ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے۔اوران کو جب ہماری واضح دلائل والی آیات پڑھ کر سنائی جاتیں ہیں۔تو آپ ﷺ ان کے چہروں پر ناراضگی دیکھتے ہیں۔قریب ہوتے ہیں کہ ان لوگوں پر حملہ کر دیں۔جو ان کو ہماری آیات سناتے ہیں۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ کیا اس سے زیادہ ناگوار تمھیں بتاؤں۔وہ آگ ہے۔جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

آج بھی فرقہ پرستوں کو قرآن پاک سے کوئی آیت دکھا جائے جو فرقہ واریت کے خلاف ہو۔تو ان کو بھی آگ لگ جاتی ہے۔ایسے ہی کافروں کے لیے رسول ﷺ کا جواب ہے آگ۔جس میں ان بدبختوں کی رہائش ہوگی۔

احاطہ کتاب

اس وقت دنیا میں امن کی ضرورت ہے۔آج ہم پر فرقہ پرستی کی وجہ سے عالمی جنگ کے خطرات منڈلا رہے ہیں جس کی وجہ قرآن پاک کی سچائی جھٹلانا ہے۔

اب جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے فرقہ پرستوں کے نام خطاب کررہے ہیں۔چونکہ انہوں نے قرآن پاک کے سچ کو تفسیر کی آڑ میں جھٹلایا ہے۔لوگ قیامت والے دن سب جان لیں گے ایسے آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

سورہ انعام آیات 65 تا 67 پارہ نمبر 7

آپ ﷺ کہہ دو۔کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھا دے۔دیکھیئے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں،تاکہ وہ سمجھ جائیں۔اور آپ کی قوم نے اس قرآن کو جھٹلا دیا۔حالانکہ وہ سچ ہے۔آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھا دے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں،تاکہ وہ سمجھ جائیں۔اور آپ کی قوم نے اسے قرآن کو جھٹلا دیا۔حالانکہ وہ سچ ہے۔آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرستی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔جو قرآن پاک کو جھٹلانے کی وجہ سے ہم پر آیا ہے۔کیونکہ قرآن پاک نے فرقے بنانے سے منع کیا تھا۔جبکہ فرقہ پرست قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر فرقوں پر قائم ہیں۔رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔میں تم پر وکیل نہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر امیدیں لگا رکھی ہیں۔کہ رسول ﷺ ہمیں بخشوائیں گے۔رسول ﷺ فرما رہیں ہیں کہ میں تم پر وکیل نہیں۔کیونکہ رسول ﷺ تو قرآن پاک لے کر آئے ہیں۔جسے فرقہ پرستوں نے جھٹلا دیا ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔یعنی قیامت والے دن سب جان لو گے۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ختم ہو۔تو ہمیں قرآن پاک سے رجوع کرنا ہوگا۔

ابراہیم علیہ السلام کی ملت بن کر یکسو ہونا پڑیگا۔ہمیں قرآن پاک کی سچائی کو تسلیم کرنا ہوگا۔اور فرقے چھوڑ کر رسول ﷺ کے دین اسلام پر آنا ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔

سورہ المائدہ آیت 3 کا پہلا حصہ پارہ 6

آج کے دن ہم نے تمھارے لیے دین کو مکمل کر دیا ہے۔اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمھارے لیے اسلام یعنی فرمابرداری کو تمھارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں قرآن پاک کی بات ہو رہی ہے۔اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ آج قرآن پاک مکمل ہو گیا ہے۔ قرآن پاک ہمارا دین ہے۔قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نعمت کہہ رہے ہیں۔قرآن پاک ہمارے لیے اس طرح نعمت ہے۔کہ اس میں موجود دین کو اللہ تعالیٰ نے قبول کر لیا ہے۔قرآن پاک میں موجود دین کو اسلام کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کی فرمابردای کرنا۔ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔۔اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی قبول کرتے ہیں۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔قرآن پاک ہمارا دین ہے اور یہ مکمل ہے۔اس کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت ہمیں مشرک بنا دے گی۔کیونکہ قرآن پاک میں مکمل دین موجود ہے۔اور نام نہاد مفسروں کی وجہ سے فرقے بنتے ہیں۔جب کہ مکمل دین قرآن پاک میں موجود ہے۔جس کا اعلان اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں۔لوگو اللہ تعالیٰ کے اعلان کو سن لو۔ہمارا دین مکمل ہے۔اور جو کہتا ہے ک قرآن پاک میں ہمارا دین مکمل نہیں ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔جو بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے گا۔وہی کافر ہے۔وہی مرتد ہے۔چاہے وہ ہم ہوں یا ہمارے نام نہاد مفسر ہوں۔

آج ہم پر فرقہ پرستی کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔۔۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ختم ہو۔تو ہمیں قرآن پاک سے رجوع کرنا ہوگا۔ابراہیم کی ملت بن کر یکسو ہونا پڑیگا۔ ہمیں فرقوں کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے تھامنا ہوگا۔کیونکہ نام نہاد ملت اسلامیہ آگ کے گڑھے کنارے کھڑی ہے۔اگر انہوں نے بھائی بھائی بننا ہے۔تو یہ قرآن پاک ایک ایسی نعمت ہے۔جس کی بدولت اللہ تعالیٰ سب کو بھائی بھائی بنا دیں گے۔اور قرآن پاک کی بدولت دشمنی محبت میں بدل جائے گی

سورہ آل عمران۔آیت 102 تا 103۔پارہ 4

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرتے دم تک مسلمان یعنی فرمابردار ہی رہنا اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا اور یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نعمت دی جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اس نے تمھارے دلوں میں محبت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی بن گئے اور تم تو آگ کے گڑھے کے کنارے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو بچا لیا اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات کو تمہارے لئے کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ مرتے دم تک مسلمان یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کا حکم دے رہیں ہیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیا جائے اور فرقہ نہ بنایا جائے پھر اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں کو خبردار کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یاد کرو جب تمہیں اللہ تعالیٰ نے نعمت دی نعمت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے نبیؐ کے زمانے میں فرقوں کی بہتات اور لڑائی کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے نعمت یعنی قرآن پاک نازل کیا جس کی وجہ سے جنگ وجدل کی کیفیت ختم ہو گئی سب لوگ آپس میں بھائی بھائی بن گئے حالانکہ قرآن پاک آنے سے پہلے وہ آگ کے کنارے اس طرح تھے جس طرح آج ہم ہیں۔قرآن پاک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا لیا اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی بات وضاحت سے بیان کرتا ہے آج بھی فرقہ واریت کی وجہ سے ہمارا ملک آگ کے گڑھے کے کنارے کھڑا ہے اس طرح جب قرآن آیا تو لوگ فساد اور جنگ و جدل کی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے اسی طرح جس طرح آج ہم فرقہ واریت کی جنگ کی لپیٹ میں آ چکے ہیں۔

اور سب صراط المستقیم کی تلاش میں فرقوں سے چمٹے ہوئے ہیں حالانکہ یہ قرآن صراط مستقیم ہے اگر ہم آج اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے لائے ہوئے سچ یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیں تو ہم آگ میں گرنے سے بچ جائیں گے پھر سے بھائی بھائی بن جائیں گے۔اگر ہم نے قرآن کو مضبوطی سے نہ پکڑا اور فرقوں پر ہی رہے تو ہم نے آگ میں گرنا ہی ہے۔۔

آئیں میری مدد کریں۔رسول ﷺ کے پیغام کو شیئر کریں آگے لوگوں تک پہنچائیں دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن پاک کو کون پہچانتا ہے

سورہ نحل۔آیات 82 تا 83۔پارہ 14

پھر اگر وہ پھر جائیں تو آپ ﷺ کا کام واضح طور پر پیغام پہنچا دینا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن پاک کے پہچانتے ہیں پھر بھی اس کا انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں ہمارا دوٹوک حال موجود ہے نبی کریم ﷺ نے تو وضاحت سے قرآن پاک پہنچا دیا ہے لوگ جانتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لیے نعمت ہے پھر بھی ہم اس کے نافرمان بنے ہوئے ہیں۔کیونکہ ہم نے فرقوں کی غلامی اختیار کر رکھی ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا اعلان۔کہ دین اسلام میں فرقے بنانے والوں کے ساتھ رسول ﷺ کا کوئی تعلق نہیں!

سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کررہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے دین اسلام پر آنا ہوگا۔